فہرست ابواب اور فصول کتاب میراث جنت کے جو مشتمل ہے اوپر دیباچہ اور بارہ ابواب اور اکسٹھ فصل اور ایک خاتمہ کے حسب شمار صفحون کے۔

مضمون	صفحہ	مضمون

فقط

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

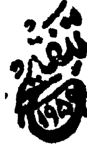
الحمد لله والمنة که رساله هادی راه طریقت و محتوی بر عقیده و سنت کتاب المسمی به

۱۲۹۶

جنت میراث

بتصحیح محمد عبد الصمد صاحب و بحسن اهتمام کارپردازان مطبع

در مطبع مجتبوی واقع حیدرآباد دکن طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر کرتے ہین ہم واسطے اللہ کے جو حمد لایق ہی واسطے اور تر
موافق شمار تمام معلومات اور مخلوقات اوسکے جو پیدا کیا دو جہان کے تما
مخلوقات کو بغیر مادہ کے اور بغیر مدد غیر کے جبکہ نہ تھا کسی چیز کو وجود کا
جانین خلق اسکو خالق دو جہان کا اور نہ شریک بناوین ساتھ اسکے کسی کو ا
بنایا ہمکو ایک قطرہ سے پانی کے اور بخشا ہمکو حیات اور علم اور عقل اور قدرت
اور سماعت اور بصارت وغیرہ تمام نعمتان ظاہر اور باطن کی کہ پہچانین ہم صفات
کمال کو اسکے اور بنایا زمین اور آسمان اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے اور بھیجتا
ابر بھرا ہوا پانی سے اور ٹھہراتا ہی اوسکو معلق درمیان زمین اور آسمان کے
دیکھین خلایق قدرت اسکی اور زندہ کرتا ہی اس پانی سے زمین خشک بیچار

نکالتا ہی اس سے رزق تمام خلایق کا اور میوے لذیذ اور پہول رنگین وخوشبو
اور تمام نعمتان اور زندہ کیا اسکو کہ پہچانین ہم اسکو زندہ کرنے والا اور روزی دینے والا
تمام خلایق کا اور بخشنے والا نعمتون کا اور قدرت والا سب کامون کا اور دکہلایا ہمکو
راست کہ بچین ہم عذاب دایمی سے آتش دوزخ کی اور پاوین ہم مدام راحت
بہشت مین کہ پہچانین ہم احسان کرنا اسکا سو ایمان لائے ہم ساتھہ اسکے
اور مدد اور مغفرت چاہتے ہین ہم اس سے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ نہین
کوئی معبود برحق مگر اللہ جو ایک ہی اور کوئی اسکا شریک نہین ہی اور گواہی دیتے
ہین ہم کہ تحقیق محمد بندے اسکے اور بہیجے ہوے اسکے ہین ایسی گواہی جو
نجات کی وسیلہ ہی اور مرتبون کی بلندی کے لیئے ضامن ہی اور افضل ترین
صلوات اور سلام اللہ کے ہووین اوپر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
محبوب اللہ کے اور افضل تمام مخلوقات کے ہین موافق شمار معلومات حق تعالی کے
ہمیشہ تک موافق ہمیشگی قدرت اللہ تعالی کے جنکے نور مبارک کو حق تعالی نے
سب سے اول پیدا کرکے ہزارون سال اپنی رحمت کی نظر مین رکھا بعد آپ کے
نور سے تمام انبیا اور اولیا اور ملائک اور عرش اور جنت اور لوح اور قلم اور عقل
وغیرہ تمام دوجہان کی مخلوقات کو پیدا کیا اور فرمایا کہ اگر پیدا نکرتا مین تمکو تو
پیدا نکرتا مین زمین اور آسمان کو اور فرمایا کہ بہیجا ہون مین تمکو رحمت واسطے
جہان کے اور فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اللہ کے نور سے

ہوں اور تمام چیزیں میرے نور سے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بدن ایسا نور تھا کہ اوسکو سایہ نہیں تھا اور جیسا کہ چشم مبارک سے دیکھتے تھے
ویسا ہی تمام بدن مبارک میں نور بینائی کا تھا کہ پس پشت کا حال آپ کو نظر آتا تھا
اور بدن مبارک مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور پسینا آپکا ایسا تھا کہ ایک دولھن کو
لگانے تو اوسمیں اور اوسکی باولاد میں ایسی خوشبو پیدا ہوتی رہی کہ وہ کوچہ
تمام محلۂ عطار مشہور ہوا جنکے ایک اشارہ سے آسمان پر چاند دو ٹکڑے ہوا کہ
ملکوں سے نظر آیا جنکی دعا سے آفتاب مغرب سے پلٹ کر آسمان پر آیا جنکی دعا سے
ملایک آسمان سے اترکے منکروں کو قتل اور قید کیئے اور جھاڑ اور جانور اور
اطفال بے زبان منکروں کے روبرو آپکی پیغمبری پر گواہی دیتے اور ابر دایم
آپ پر سایہ کرتا رہتا اور اللہ کے حکم سے آپ کے اشارے پر پانی برساتا رہتا
جنکے لیئے اللہ تعالیٰ جبرئیل اور براق کو بھیجکر معراج عطا فرمایا جنکے آنے کے
آگے اگلے پیغمبروں نے آنے کی خبر دی ہی اور اپنی اپنی امتوں کو آپ پر
ایمان لانے کی تاکید کی ہی جنکو حق تعالیٰ نے ایسی کتاب عطا فرمایا ہی کہ اوسکے
معجزے ابتک جاری ہیں اور قیامت تک جاری رہیں گے از انجملہ ایک معجزہ
یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اگر تمکو شک ہی اس کتاب میں تو تم ایک سورہ
مانند اسکے بناؤ اور اپنے مددگاروں کو واسطے مدد کے بلاؤ مگر تم نہیں بنا سکوگے
پھر جبکہ تم نہیں بنا سکوگے تو تب ایمان لاکے اپنے کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

اور فرمایا کہ اگر آدمی اور جنات جمع ہووین کہ مانند اس قرآن کے بناوین تو نہ
بنا سکین گے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین فقط غرض معجزات قرآن شریف کے
اور فضایل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیشمار ہین اور کرامات بھی آپ کی آل کے
اور اولیای امت کے بیحساب ہین جنکی شان مین حق تعالے نے فرمایا ہی کہ تحقیق
اللہ اور ملایک اسکی صلوات بھیجتے ہین اوپر نبی کے ای ایمان دارو صلوات بھیجو
اوپر آپکے اور سلام فقط سو جبکہ حق تعالی اور تمام ملایک اسکے آپ پر صلوات
بھیجتے ہین اور حق تعالے تمام مومنون پر صلوات اور سلام بھیجنا آپ پر واجب
فرمایا ہی تو آپکی تمام فضایل اور مراتب کا بیان کون کر سکی میت پہ تمہر کرین
سلام جنین اور شجر کرین + معلوم انکا مرتبہ کیا ہم بشر کرین + اور فضایل
اور کرامات آپکی اہل بیت طاہرین اور خلفای راشدین کی اور ائمہ دین کی
اور اولیاے کاملین کے بھی بیشمار ہین جیسا کہ حق تعالے نے آپکو تمام رسول
ختم رسالت کی بزرگی عطا فرمایا ہی آپکی اہل بیت طاہرین اور خلفای راشدین
اور ائمہ دین اور مومنین بھی اگلی امتون سے افضل ہین افضل ترین
و صلوات اور سلام روزی ہووے بارگاہ رب العالمین سے
اوپر آنحضرت رحمت للعالمین کی اور اہل آپکی اور خلفای راشدین اور
اہل بیت طاہرین کے اور تابعین اور طبع تابعین اور علمای دین اور تمام
مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات کے ہمیشہ تک بیت الہی

الہی بحق محمد رسول ✦ دعا مجھ گنہگار کی کر قبول ✦ پھر اول بیان ہے بری کا کام
✦ بخشش یا الہی نبی نام سے ✦ اما بعد فرمایا ہی حق تعالی نے یَا اَیُّھَا النَّاسُ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ یعنی ای لوگو تحقیق جانو کہ وعدہ اللہ کا سچا ہی فقط یہیج
وہ وعدہ ہرگز خلاف نہوگا اور نہ ٹلیگا کہ ایکدن تم مقرر دنیا سے آخرت کو جاؤ
اور نیک اعمالون کے بدلے مین بہشت کی لذتان اور بلند مرتبی کا اگو اور بد
اعمالون کے شامت سے دوزخ کے عذابان اوٹھاؤگے جیسا کہ ایمان والے
نیک کردار کے واسطے وقت موت کی ایمان کی سلامتی اور جان کندن کے
آسانی اور فرشتون کی بشارت اور اللہ کی رحمت اور قبر مین وسعت اور روشنی
اور خوش بوئی اور زینت اور منکر ونکیر کے جواب دینی کی ہدایت اور سیر جنت
اور خوبون کی مصاحبت اور سب طرح کی راحت نصیب ہوتی ہی اور حشر مین
بڑا مرتبہ اور بہت جمال اور نور اور عرش کا سایہ اور آب کوثر اور پیغمبر صللعم کی
شفاعت اور جلد حساب اعمال سے فراغت اور پل صراط سے جلد گذرنیکی
طاقت اور فرشتون کی تحسین اور حق تعالی کی رحمت نصیب ہوتی ہی اور
بہشت مین بی نہایت میوی اور کھانے اور شرابان اور جواہر کی محل
اور تخت اور زیور اور سواریان اور سیر اور راگ اور حوران اور غلمان اور
حور عین اور بی نہایت خوشیان اور دو جہان کی تمام نعمتان موجود اور سوای
انکی جو چیز کہ دل چاہی سو اس وقت حاضر ہووی اور وہ نعمت کہ کوئی شخص

نہین دیکھا اور نہین سنا اور کسی دل پر اسکا خطرا نا گذرا سو حق تعالی عطا فرماتا ہے
اور سب سے زیادہ سعادت لذت دیدار جیسا کہ سزاوار ہی نصیب ہوتی ہے
اور ہمیشہ کی زندگی اور ہر ایک ہفتہ مین درجون کی ترقی اور نعمتون کی افزونی
اور ایسی نہایت خوشی ہمیشہ نصیب ہوتی ہی لاکن نفاق اور کفر اور گناہون کے
بدلے مین جان کندن کا سخت عذاب اور فرشتون کا ڈرانا اور قبر کی نہایت
تنگی اور دہشت اور فرشتونکا پوچھنا اور لوہی کے گرزون سے مارنا اور آتش کا
بستر اور سانپون کا کاٹنا اور دوزخ کا دروازا قبر مین کھولا جانا اور حشر کے دن
تمام خلایق مین گناہون کی فضیحت پانا اور نہایت بدشکل اور ذلیل بنے
ہوئی محشر مین آنا اور آفتاب کی گرمی سے سر کا مغز پکتا ہوا اور پاؤن جلتے
ہوئی اور حقدارون کے سخت تقاضی اور ملامت اور طول حساب سے سخت
عذاب پانا اور ایسی نہایت پیاس اور بھوک اور کھانے پینے کو دوزخیون کا پیپ
اور لہو اور کانٹے اور گرم پانی جو انتڑیون کو کاٹ کے نکالتا ہی سو پلایا جانا اور
نہایت بیکسی اور شفاعت سے محرومی اور پل صراط کی سختیان اور غم کے
ساتھ دوزخ مین جانا اور دوزخ کی ایسی آنچ کہ بدن کو جلا کر فنا کرتی ہوئی
اور ہر دم بدن کی جلد نئی بنتی ہوئے اور سانپ اور بچھو کا عذاب اور فرشتون
کی مار اور ہر طرح کی ایسی نہایت سخت عذاب جنکا بیان دشوار ہی ہمیشہ اٹھانا
اور بعضی لوگ بعد ایک مدت کے خلاصی پاتے اور بعضی ہمیشہ وہی عذاب [illegible]

گرفتار رہتی جسکی مدت کو آخر نہین ہی اور غم کو نہایت نہین ہی سو یہہ وعدی اور
وعید حق تعالی کے ہین معاذ اللہ منہا کہ ہرگز خلاف نہون گے اور نہ ٹلینگی سو واسطے
آخرت کی درستی کرنا بہت ضرور ہی کہ اس سے زیادہ کوئی کام نہین ہے
لاکن زندگی کا بھروسا اور دنیا کا شغل آخرت کی کام سی غافل رکھتی ہین یہانتک
کہ اچانک موت آجاتی ہی اسوقت سی ہمیشہ عذاب مین گرفتار رہتا ہی اور پشیمانی
اور غم ہمیشہ اسکی رفیق رہتی لاکن وہ پشیمانی بیفائدہ ہی اسو اسطے حق تعالی
فرماتا ہی کہ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ
یعنی ہرگز دنیا کی زندگی کے بھروسی کا دغا مت کھاؤ اور وہ فریبی یعنی شیطان
جو خدا کے بخشش کے نام سے تمکو گناہو ن مین گرفتار کرتا ہی اس سے دغا مت
پاؤ فقط جبکہ حق تعالی ایسی نصیحت فرمایا اور یہہ حکم کیا ہی تو عاقلون کو ضرور
ہی کہ خدا سی ہدایت آخرت کی طلب کرین اور ایک دن کی زندگی کا بھروسا
ہرگز نا کرین اور اپنی رزق کا اور سب کامون کا ضامن خدا کو جانین اور سب
کام دنیا کی اسکو سونپین اور اسپر توکل کرین اور فی الحال تقوی اور عبادت
مین غرق ہوکر رہین اور ایسی راہ مستقیم در پیش لیوین کہ اسمین گمراہی
خلل نا رہی کہ آخرت مین محنت برباد اور پشیمانی ہمیشہ کی اور غم نا رہی سو
راہ درست پیروی کرنے سے احکامات کتاب خدا کی اور سنت حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی حق تعالی اس راہ

دین اسلام مقرر کیا، ور فرمایا وَمَن یَّبتَغِ غَیرَ الاِسلَامِ دِینًا فَلَن یُّقبَلَ مِنهُ
وَهُوَ فِی الآخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِینَ یعنی جو کوئی کہ اختیار کرے بغیر اسلام کے
دین ایک پھر نہین قبول ہوگا اسکا عمل اور وہ اخرت مین نقصان پائی ہوون سے
ہوگا فقط یہہ راہ بہت مستقیم ہی کہ اسکا ہادی خدا کا کلام ہی جسکی متابعت
کرنے سے خدا کی رضامندی اور دونو جہان کی بلند مرتبی اور تمام نعمتان نصیب
ہوتی ہین اور اسمین ایک دولت عظیم اور نعمت لی مثل ایسی ہی کہ جسکا شکر کسی سے
ادا ہونا محال ہی وہ نعمت یہہ ہی کہ حق تعالی اپنے لطف بی نہایت سے چند
کامون کا حکم فرماکے اسکی بدلے مین جنت فردوس کو اسکی میراث مقرر فرمایا ہی
سو اسکے برابر کوئی نعمت نہین ہی اور حق تعالی کے کلام مین اور اقرار مین کسکو
کچہ شک اور شبہہ نہین ہی جو حق تعالے قران شریف مین سورہ مومنون کے
پہلے رکوع مین فرمایا ہی کہ قَد اَفلَحَ المُؤمِنُونَ ۝ الَّذِینَ هُم
فِی صَلَاتِهِم خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِینَ هُم عَنِ اللَّغوِ مُعرِضُونَ
وَالَّذِینَ هُم لِلزَّکوٰةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِینَ هُم لِفُرُوجِهِم حَافِظُونَ
تا خالدون یعنے تحقیق کہ بلا سی نجات پائی اور مقصد کو پہونچے ایمان والے
جو اپنے نماز مین دلکو درگاہ مین حق تعالے کی حاضر رکہنے والے اور عاجزی
انکساری کرنیوالے ہین اور وہ لوگ کہ لغو سی یعنے بیفایدہ باتون سے اور
اور کامونسے کنارہ کرنے والے ہین یعنے جو چیز کہ آخرت مین فایدہ نہ دیوے

اس سے دور رہنے والے ہین اور وہ لوگ کہ زکات ادا کرنے والے ہین اور
وہ لوگ جو اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچانے والے ہین مگر اپنی زوجات سے
اور اپنے ہاتون کے ملک سے سو انکو ملامت نہین ہے پھر جو کوئے چاہی
سوا اسکے یعنی سواے اپنی زوجہ مملوکہ کی دوسری عورت سے
مباشرت کرے سو وہ حد شرع سے بڑہنے والے ہین اور جو اپنی عہد پیمان
اور امانتون پر ہدایت کرنے والے ہین اور جو اپنی نماز کو محافظت کرنے والے
ہین یعنے اول وقت پر تمام ادا بلکہ اچہی طرح سے ادا کرتے ہین سو وہ لوگ
وارث ہین ایسی کہ میراث لیجاوینگے جنت فردوس کو اور وہ اسمین ہمیشہ
رہنے والے ہین فقط تمام ہوا فرمان حق تعالی کا سو جبکہ یہہ چند احکام
بجالانے والون کو حق تعالی جنت فردوس میراث مقرر فرمایا ہی تو انمین
کچہہ شک وشبہہ باقی نرہا کہ صراط مستقیم یہی راہ ہی اسواسطے یہہ بندہ
گنہگار مسمی ابو الحسن خان ابن حسین علی خان عفی اللہ عنہما یہہ احکام کی
فضایل کو سات فضایل اور چند احکام کے کہ مانند اسکے ہین واسطے
برادران دینی کے لکہا بیچ سنہ یکہزار دو سو نود او ایک سال ہجری کے
بیچ ملک حیدرآباد فرخندہ بنیاد دکھن کے بیچ وقت سلطنت حضرت ظل
الہی بادشاہ ملکی صفات بلند اقبال جناب میر محبوب علی بادشاہ نظام الملک
آصف جاہ دراز کرے حق تعالی عمر وہ حضرت کے اور ہمیشہ رکہی سلطنت

انکی اور بیچ عہد مبارک مدالالمام سلطنت نواب مختار الملک بہادر کی جو کمال کو
پہونچانے والے ائین عدل و احسان اور پرورش اور اسایش خلایق کے
اور ترقی بخشنے والے ہنر اور علم اور حکمت اور اخلاق حمیدہ کی اور زینت بخشنے
والے ملک کے جنکی ذکر جمیل سے کتابان تاریخ کے بھری رہنگی انشاءاللہ
تعالی یہہ کتاب افضال سے حضرت ذو الجلال والاکرام کے اتمام کو پہونچے
اور سبب سے اسبات کی کہ عمل کرنیوالا اسکا وارث جنت کا ہوتا ہی نام اس
کتاب کا میراث جنت رکھا گیا اور سبب سے اس بات کے کہ احکام بین اسکے
کسی فرد کو کچہ تکرار اور شبہہ نہین ہی نام اسکا صراط مستقیم ہوا اور زبان
ہندی مین ترجمہ ہی کہ قریب فہم اہل ہند کے ہووے اور مذاہب کی تکرار
نہین ہی کہ تمام اہل اسلام خدا اور رسول کے احکام کو رغبت سے استماع
فرماوین حسب حال اسبات کے روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ فرمائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ
شرع کے حکم تین طرح کے ہین ایک حکم کہ ظاہر ہی راہ پر ہونا اسکا پھر
پیروی کر تو اسکی اور ایک حکم کہ ظاہر ہی گمراہی اسکے پھر بچ تو اس سے
اور ایک حکم کہ اختلاف کیا گیا ہی اسمین پھر سونپ تو اوسکو اللہ عز و جل
کیطرف فقط اور اس کتاب کی اکثر احادیث تمام اہل اسلام کے معتبر کتابون
موجود ہین اگر انکی سند چاہین تو کتاب مشکات شریف اور کیمیای سعادت

اور ذخیرۃ الملوک وغیرہ مین ملاحظہ فرماوین اور حضرت امام محمد مرشد غزالی رحمۃ
اللہ علیہ نے کتاب منہاج العابدین الی الجنت مین سلوک راہ دین مین عقبات کا
بیان بہت خوبی سے فرماتے ہین سو یہہ عاصی نے اوسکا خلاصہ یہہ چند ابیات مین
نظم کرکے گذارش مین لایا ہی قصیدہ حمد خدا کر وایما صلوات پر خیر الوری +
حق کی رضا مین ہو فنا اید وست تا پاوی بقا + گر دولت قرب خدا ہو اہل
دنیا پر عیان + غم سی وہ فوتکی کرین اپنے کو ایک پل مین فنا + ہین سات گہاٹان
راہ مین جب پار ہوگا اولنسی تو + حق جنت فردوس کو میراث فرماوی تیرا + صبر
توکل پیش لے غیر خدا کو چھوڑ دے + دنیا سے دل کو پھیر لے دو دن کی
دنیا بیوفا + ہی گہاٹ اول علم کا علم ضروری سیکھہ لے + روزہ نماز اور
خلق خوش اور علم توحید خدا + ہی گہاٹ توبہ کا دوم توبہ سے دلکو پاک کر +
مظلوم کو راضی تو کر ہو لائق قرب خدا + عقبہ موانع کا سوم مانع ہین اوسمین
چار شئی + دنیا و صحبت خلق کی اور نفس و شیطان بیوفا + زاہد ہو دنیا
ترک کر صحبت سے عزلت کر طلب + گر نفس تقوی سے زبون شیطان کے
اغوا پر نجا + تقوی خدا کا گنج ہی اور دولت پیغمبران + یہہ دولت بی انتہا
خاصونکو کرتے ہین عطا + ہی قلب مومن عرش حق جز عشق حق دلمین
نرکہہ + کر دفع خطرا غیر کا اور ذکر حق مین رہ سدا + چشم و زبان گوش و دہان
فرج شکم اور دست و پا تقوی کے رکہہ فرمان مین پی شرع کا ہو لنسی بجا +

کم خواب کر اور کم غذا کم گفت و گو کم اختلاط
رکھ شہوت و فرج و شکم سد رمق کی قید مین
کانونسی سن حکم خدا اور قول صدق اتقیا
جز فکر حق مت بانکر جز صدق کی اور خیر کی
خلق خدا کو دیکھکر و زینت و صنع خالق کی حیا
شیطان کی خصلت چار ہین پانچ سی اونکو دیکھ
طول عمل کو چھوڑ دی کچھ کام مین آہستگی
قسمت کی روزی کم نہو لازم نہین حرص تجو
عقبہ عوارض چار روان مانع ہوا ہمین جاہیے
قانع ہو اور تفویض کر صبر و رضا کر اختیار
عقبہ بواعث پانچوان مانع ہی اوسمین کاہلی
عقبہ قوادح ہی چھٹا عجب و ریا در پیش ہون
عقبہ ہے ہفتم قرب حق ہی فرض حمد و شکر حق
دل عشق نور حق رہی قرب تجلیا تمین

کم کبر و کینہ کم ہوا اور عشق حقیقی و سدا
وجہ حرام اور شبہ اور سیری سے توا و نکو بچا
غیبت و دروغ اور لغو کی سننے سے نقصان اونکا
غیبت و دروغ اور لغو سی پرہیز کر اسی باوفا
آنکھونکو محو دید کر نامحرمون سے بھی بچا
طول عمل غفلت حسد اور کبر مردود خدا
سب خلق کا ہو خیر خواہ اور رہ تواضع سے سدا
خدا سے غنی ہو سکا آپ با ہمہ حال مین نجا و بچا
حرص و تکلف انجام کو سوئ قضا ہو اور بلا
دکھ سکھ نہین پایم رہی جب با ملا تو سب ملا
خوف و رجا سی قطع کر ہمت کے تین مت ہار جا
عجب و ریا چھوڑیگا جب ہوگا تو مقبول خدا
نا شکر اگر تو ہویگا نعمت پہ آویگی بلا
مسرور رہ موی تا ابد ہو بندہ خاص خدا

یہہ کتاب مشتمل ہی اوپر بارہ باب کے اور اوپر ایک سطحہ فصل او ایک خاتمہ کے

باب اول بیان مین فضایل آداب ایمان کی مشتمل اوپر تین فصل کے

فصل پہلی بیان مین فضایل ایمان کے فصل دوسری بیان مین

صفت نماز کے فصل چوتھی بیانمین فضایل اصل و حقیقت نماز کی فصل
پانچوین بیان مین فضایل جماعت کے نماز کے فصل چھٹی بیانمین فضایل
جمعہ کے دن کے اور نماز جمعہ کے فصل ساتوین بیان مین وجب نماز
کے مانند نماز عیدین کے اور نماز چاندگہن و سورج گہن و طلب باران اور دفع بلا
کے اور نماز مقابلہ مین دشمن کے فصل آٹھوین بیانمین صفت نماز جنازہ
کے فصل نوین بیان مین فضایل نمازان سنت کے اشتباہ بیانمین فضایل
نماز تہجد کی فصل دسوین بیانمین فضایل نمازان نفل کے باب
پانچوان بیانمین فضایل اور آداب تلاوت قران مجید کے ملا ہوا اور یہ چار فصل ہے
فصل پہلی بیان مین فضایل تلاوت قران مجید کے فصل دوسری
بیانمین فضایل اور خواص قران مجید کے فصل تیسری بیانمین تاکید
واسطے یاد رکھنے قرآن مجید کے فصل چوتھی بیانمین آداب تلاوت قران
مجید کی باب چھٹوان بیانمین فضایل دعا اور ذکر اور رحمت الہی اور تعوذ
کرنے وقتون کے ملا ہوا اور یہ چھ فصل ہے فصل اول بیانمین فضایل
اور فوائد دعا کرنے کی فصل دوسری بیان مین فضایل مشہور دعاؤن
کی مانند فوائد کلمہ طیبہ اور درود شریف اور تسبیحات اربعہ اور استغفار اور
پناہ چاہنا اور متفرق دعاؤنکی فصل تیسری بیانمین وسعت رحمت
الہی کی فصل چوتھی بیانمین فضایل ذکر الہی کے فصل پانچوین

بیانمین فضایل درجات ذکر الہی کے اور فائدہ بیانمین اداب ذکر الہی کے اور
حاصل کرنے نسبت حضوری کے فصل چھٹی بیانمین مقرر کرنے وقتان واسطے
عبادتون کے باب ساتوان بیانمین فضایل اور اداب روزہ کے ملا
ہوا اوپر پانچ فصلونکی فصل پہلی بیانمین فضایل اور اداب روزہ کے
فصل دوسری بیانمین فرض اعمال روزہ کے فصل تیسری بیانمین
سنت اعمال روزہ کے فصل چوتھی بیانمین اصل اور حقیقت روزہ کے
فصل پانچوین بیانمین ثواب روزہ نفل کے باب آٹھوان بیانمین
فضایل زکات اور خیرات کے ملا ہوا اوپر تین فصل کے فصل پہلی
بیانمین فضایل زکوۃ اور خیرات کے فصل دوسری بیانمین فرض
ہونے زکوۃ اور تاکید واسطے دینے زکوۃ اور خیرات کے فصل تیسری
بیانمین شرطان واسطے واجب ہونے زکوۃ کے اور مقدار ہر یک مال کے
جسپر واجب زکوۃ ہوتی ہی باب نوان بیانمین فضایل اور فرض ہونے
حج بیت اللہ کے باب دسوان بیانمین آداب اور اخلاق کے ملا ہوا
اوپر دو فصل کے فصل پہلی بیانمین فضایل آداب اہل اسلام کے
فصل دوسری بیانمین اوصاف اور اخلاق بزرگان دین کے
باب گیارہوان بیانمین علامات آخری زمانی کی اور قیامت وغیرہ کے
ملا ہوا اوپر چھہ فصل کے فصل اول بیانمین علامات آخری زمانہ کے

 فصل اول بیان مین احکام
اور فضایل ایمان کے فرمایا حق تعالیٰ نے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۵
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ
ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۵ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵

یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین بن دیکھے پر یعنے اللہ پر اور اچھی طرح
سے نماز ادا کرتے اور ہمارے دیئے ہوے رزق سے حق دارون
اور محتاجون کو دیتے ہین اور قرآن شریف پر اور خدا کی اگلی تمام
کتابون پر ایمان لاتے اور قیامت پر یقین رکھتے ہین سو وہ
لوگ سیدھی راہ پر اپنے رب کے ہین اور وہ لوگ نجات
پانے والے اور مقصد کو پہچنے والے ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے
سو وہ جنت والے ہین وہ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہین فقط
جاننا چاہیئے کہ ایمان تصدیق کرنا دل کا ہی اوپر فرمان حق تعالی کے
اور فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن اسکی چار
شرطین ہین اول یہہ کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فرمانے پر ایسا تصدیق کرے کہ یقین ہووے اور ہرگز شک
دخل نہ رہے نعوذ باللہ منہا دوم زبان سے بھی تصدیق کا
اقرار کرے سوم بموجب حکم کے عمل کرے چہارم سنت حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پر لازم کرے اور تمام بد عتون
سے بچے اور بدعت کو اپنے حق مین زہر قاتل جانے اور روا یات

ہین معتبر کتابون مین کہ آیا ایک گنوار خدمت مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجھے ایک کام کہ جب کرلون او سے
داخل ہو جاؤن بہشت مین فقط فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ بندگی کر اللہ کی اور ساجھی یعنے شریک نہ بنا اس کا
کسی چیز کو اور پڑھ نماز اور دے زکات فرض اور رکھہ روزے
رمضان کے فقط کہا اسنے قسم ہی مجکو کہ نہ زیادہ کرون گا مین
اسپر کچھہ اور نہ کم کرون گا اس سے کچھہ پھر جب پیٹھہ پھیرا اسنے
فرمائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکو خوش آوے
بہشت والے کو دیکھنا سو چاہیئے کہ دیکھے اوسکو اور روایت ہی
کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے پڑھا ہماری
نماز اور موہنہ کیا ہمارے قبلے کی طرف اور کھایا ہمارے ذبح
کیئے جانور کو سو وہ مسلمان ہی اسکے لیئے ہی عہد اللہ کا اور اسکے
رسول کا سو عہد شکنی نکرو اللہ کی اسکے ذمے مین ہوکر
اور فرمائے کہ قسم ہی اس کی کہ محمد کی جان جسکی ہاتھہ
مین ہی کہ نہ سنا میری خبر کو کوئی اس امت مین سے یہودی
ہو یا نصرانی ہو پھر مرگیا اور ایمان نہ لایا اس پر جسکے
ساتھہ بھیجا گیا مین مگر ہوا وہ دوزخ والون سے۔

آور روایت ہی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ جسنے کہا کہ نہین کوئی معبود سواے اللہ کے پھر مرگیا اس کلام پر مگر داخل ہوگا وہ جنت مین فقط تب پوچھا مین نے اگر زنا کیا اس نے اور چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا اسنے اور چوری کیا پھر پوچھا مین نے اور اگر زنا کیا اسنے اور چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا اسنے اور چوری کیا پھر پوچھا مین نے اور اگر زنا کیا اسنے اور چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا اسنے اور چوری کیا خاک آلودہ ہونے پر ناک ابو ذر کے یعنے اگر تیرا جی چاہے یا نہ چاہے یہہ حکم ماننا لگے گا۔ آور روایت ہی کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کنجیان بہشت کی ہین یون کہنا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ آور فرمائے جب نیک کرے کوئی تم مین کا اپنے اسلام کو پھر جو نیکی کرتا ہی وہ لکھی جاتی ہین اسکے دس برابر سات سو تک بلکہ زیادہ نیکیان اور جو برائی کرتا ہی لکھی جاتی ہی مانند اسکے یعنے ایک ہی بدی لکھی جاتی ہی زیادہ نہین لکھی جاتی ہی یہان تک کہ ملاقات کرے اللہ سے ۔ آور روایت ہی کہ فرمانے تھے آنحضرت صلعم خطبون مین کہ جسکو امانت داری نہین ہی اسکو ایمان نہین ہی

اور جسکا عہد و پیمان پکا نہین ہے اسکو دین نہین ہے اور روایت ہے عبادہ بن
صامت رضہ سے کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بیعت کرو مجھسے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کے ساتھہ کسی کو اور نہ چوری
کرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اپنے اولاد کو اور نہ تہمت لگاؤ اور نافرمانی
نکرو شرع کے کام مین سو جو کوئے وفا کرے سو جزا اسکے اللہ پر ہے
اور جس نے کرلیا کوئی چیز اسمین سے اور عذاب کیا گیا بسبب اسکے دنیامین
سو اتارا اسکا ہے اور جسے چھپا دیا اللہ نے سو اگر چاہی معاف کرے اور
اگر چاہی سزا دیوے سو بیعت کی ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اس شرط پر اور روایت کیا ہی عمرو بن عبسہ کہا کہ عرض کیا مین کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہی ساتھہ تمہارے موافقت کرنیوالے
دین اسلام کی کوشش مین فرماے آزاد اور غلام یعنے ابوبکر صدیق اور
بلال رضی اللہ عنہما پھر پوچھا مین نے کیا ہی اسلام فرمائے کہ نرمی سے
بات کرنا اور لوگونکو کھانا کھلانا کہا مین نے کیا ہے ایمان فرمائے صبر کرنا
اور جوانمردی کرنا پوچھا مین نے کونسا اسلام افضل ہی فرمائے
وہ شخص کہ بچے رہین مسلمان اسکی زبان سے اور اس کے ہاتھہ سے کہا پوچھا
مین نے کون سا ایمان بہتر ہے فرمائے اچھے خصلت پوچھا مین نے
کون سہی نماز بہت اچھی ہے فرمائے دیر تک کھڑے رہنا پوچھا مین نے کونسی

ہجرت افضل ہے فرمائی چھوڑ دے تو اس چیز کو جسے برا جانتا تیرے
رب نے کہا پوچھا مین نے کون سا جہاد بہتر ہے فرمائے وہ
شخص کہ کو پہنچے کاٹا گیا جسکا گھوڑا اور بہایا گیا لہو اوسکا پوچھا مین نے
کون سی گھڑی بہت اچھی ہے فرمائے پچھلی رات کے اور روایت
ہے معاذ رض سے کہا پوچھا من نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ
بہت اچھا ایمان دار کون ہے فرمائے کہ جو دوستی رکھے اللہ کے
واسطے اور دشمنی رکھے اللہ کے واسطے اور جاری رکھے زبان کو اپنے
اللہ کے ذکر مین کہا مین نے اور کیا ہے یا رسول اللہ فرمائے دوست رکھے
تو لوگونکو واسطے جو دوست رکھتا ہے تو اپنے ذات کے واسطے
اور بد جانے انکی واسطے جو بد جانتا ہی اپنے ذات کے واسطے
اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ پوچھا مین نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یا رسول اللہ بتلاؤ
مجھے اسلام کے مقدمے مین ایک بات کہ نہ پوچھوں مین اس سے
کسی کو تمہارے بعد فرمائے کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اس
پر قایم رہ اور روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا حق تعالے نے کہ جھٹلایا مجکو آدم کے
بیٹے نے اور مناسب نتھا اسکو یہہ اور برا کہا مجکو اور لایق نہ تھا

اسکو یہہ سو جھٹلانا اسکا مجکو یہہ کلام اسکا کہ ہرگز نہ پھیر لاویگا وہ مجکو
جیسا کہ پہلے پیدا کیا مجکو حالانکہ پہلے پیدا کرنا آسان نہین ہے
اسکو پھر پیدا کرنے سے اور برا کہنا اسکا مجکو سو کلام اسکا کہ اختیار کیا
اللہ نے بیٹا اور مین اکیلا ہون بی لاگ ایسا کہ نہ مین نے جنا اور نہ
جنا گیا اور نہین میرے جوڑ کا کوئی اور روایت ہی کہ پوچھا ایک شخص
نے کہ یا رسول اللہ صلعم ایمان کیا ہی فرمائے جب کہ خوش کرے تجکو
تیرے نیکی اور ناخوش کرے تجکو تیری بدی تب تو مومن ہی پھر پوچھا
کہ کون سی چیز گناہ ہی فرمائی جب خدشے ڈالے دلین تیرے کوئی
چیز تب چھوڑ دے اسکو فقط موجود ہین یہہ احادیث کتابین مشکات
شریف کے **فصل دوم** بیان مین ایمان لانے اوپر تقدیر کے سبب سے
ایمان کامل اور صبر و توکل اور علم وغیرہ اکثر اخلاق حمیدہ جو موجب
رضامندی خالق کے اور موجب تحسین خلایق کے ہین حاصل
ہوتے ہین اور غم اور فکر اور غصہ اور پریشانی خاطر اور اکثر بد اخلاقی
دور ہوتے ہین فرمایا حق تعالے نے مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا الیٰ آخر
یعنے کوئی مصیبت نہین پڑی ملک مین اور نہ تم لوگون مین جو نہین لکھی گئی
ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اسکو دنیا مین بیشک یہہ

بات اللہ پر آسان ہے تاکہ تم غم نہ کھایا کرو اس چیز پر جو ہاتھ مین نہ آسکے اور
نہ فرحت کرو اس چیز پر جو تم کو اسنے عطا فرمائی اور تحقیق اللہ دوست نہین
رکھتا ہے کسی اترانے والے کو بڑائی کرنے والے کو فقط اور روایات مین
مشکات اور معتبر کتابون سے کہ فرمائے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ لکھا اللہ تعالے نے تقدیر خلایق کے پہلے پیدا کرنے آسمانون کے
اور زمین سے پچاس ہزار برس اور تھا عرش اسکا پانی پر اور فرمائے
کہ سب چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہانتک کہ دانا ہے اور دانائی اور فرمائے
کہ بیشک پیدایش ایک تمہارے کی جمع کرسے جاستے ہو اس کے
مانکے پیٹ مین چالیس دن بوند منی کا پھر ہوتا ہے خون جما ہوا
چالیس دن تک پھر ہوتا ہے گوشت کا ٹکڑا چالیس دن تک پھر بھیجتا
ہے اللہ تعالے اس کے پاس ایک فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے
سو لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل اسکا اور موت اس کی اور روزی اسکی
اور نیک بخت ہونا یا بد بخت ہونا اس کا پھر پھونکتا ہے روح او سمین
پھر قسم ہے اسکی کہ نہین معبود سوا اسکے ایک تم مین کا بیشک کرتا
ہے کام بہشتیون کے سے یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اس کے اور
درمیان بہشت کے مگر ایک ہاتھ پھر پھر غلبہ کرتے ہے اسپر سرنوشت
اسکی پھر کرتا ہے کام دوزخیون کے سے اور داخل ہوتا ہے دوزخ مین

اور تحقیق کہ ایک تم مین کا بیشک کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تک
کہ نہین ہوتا ہی میان اسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ایک ہات بھر بہر غلبہ
کرتی ہی اسپر سرنوشت اسکی پھر کرتا ہی کام بہشتیون کے سے اور داخل
ہوتا ہی بہشت مین اور فرمائی کہ تحقیق دلان بنی ادم کے درمیان دو انگلیون
مین رحمان کے مانند ایک دل کی پھیرتا ہی اسکو جسطرح چاہتا ہی پھر
فرمائی یاالہی پھیرنے والے دلونکی پھیر ہمارے دلونکو اپنی بندگی پر اور
فرمائی حق تعالی سوتا نہین اور نہین لایق ہی اسکو کہ سوی لپست کرتا ہے
ترازوکو اور بلند کرتا ہی اسکو یعنے ہر وقت بندون کے اعمال کو اور روزیکو
تولا کرتا ہی اور خلق سے غافل ایک لحظہ نہین ہوتا ہی اٹھائی جاتے ہین اسکے
طرف اعمال رات کے پہلے دن کی عمل کی اور عمل دنکی پہلی رات کی عمل کے پردہ اسکا نور کا ہی
اگر کھول دے اسکو بیشک جلادین نور اسکی ذات کے جہانتک کہ پہونچے
اسکے طرف نگاہ اللہ کی اسکی مخلوقات مین سے یعنی تمام مخلوقات
جل جاوینگے کیونکہ اللہ کے نگاہ سب جای پہونچتی ہی اور فرمائی ہاتھ
اللہ کا بھرا ہوا ہی نہین کم کرتا اسکو خرچ کرنا بہت دینے والا رات مین
اور دن مین خبر دو مجکو کس قدر خرچ کیا جب سے پیدا کیا آسمان اور زمین
پھر بیشک نہین کم ہوئی وہ چیز کہ اسکے ہات مین ہی اور تھا عرش اسکا
پانی پر اور روایت ہی کہ گھر سے نکلے آنحضرت صلعم نے اور انکی ہاتونمین

دو کتابین تھین سو فرمائی کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہہ دو کتابین عرض کی
صحابہ نے نہین یا رسول اللہ مگر جو آپ خبر دین ہمکو تب فرمائی اسکو جو سیدھے
ہاتھہ مین تھی انکی یہہ کتاب ہی پروردگار عالم کے پاس سے اسمین ہین
نام بہشتیون کے اور نام انکی باپ کے اور انکی قوم کے پھر ٹھیک دیا گیا ہی
انکی آخر پر پھر نہ زیادہ کیا جاتا ہی اسپر اور نہ کم کیا جاتا ہی انمین سے ہمیشہ کو
پھر فرمائی اس کتاب کے واسطے جو انکی بائین ہاتھہ مین تھی یہہ کتاب ہی
پاس سے پروردگار عالم کے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور نام ان کے
باپون کے اور انکی قوم کے پھر ٹھیک دیا گیا ہی انکی آخر پر پھر نہ زیادہ کیا
جاتا ہی انمین اور نہ کم کیا جاتا ہی انمین سے کبھی تب عرض کیا انکی اصحاب نے
پھر کسواسطے ہی عمل کرنا یا رسول اللہ اگر ہی یہی بات کہ فراغت ہو گئی
اس سے تب فرمائی حضرت صلعم نے کہ مضبوط کرو اپنے عمل کو اور نزدیکی
ڈھونڈو پھر بیشک بہشتی ختم کیا جاتا ہی اسکے واسطے کام بہشتیون کا
اگرچہ کام کرے وہ کسی طرح کی اور بیشک دوزخی ختم کیا جاتا ہی اسکے واسطے
کام دوزخیون کا اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کئے آنحضرت
صلعم نے اور پھینک ڈال دئی ان دونو کتابون کو پھر فرمائی فارغ ہوا پروردگار
تمہارا بندون کے کام سے ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت
دوزخ مین اور روایت ہی ایک اصحاب سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ

خبر دو مجکو منتروں کی کہ پڑھتے ہین ہم اسکو اور دوا کی کہ کروائی ہین ہم
اس کو اور بچاؤ کے جیسی ڈھال و نذرہ وغیرہ کی کہ بچتے ہین ہم اس سے
کیا پھیر دیتی ہین یہ چیزان اللہ کی تقدیر سے کچھہ یا نہین فرمائی کہ یہہ
چیزین بھی اللہ کی تقدیر سے ہین اور روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ
تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اور ہم
بحث کر رہی تھے تقدیر مین سو غصہ ہوے حضرت یہانتک کہ سرخ
ہوگیا چہرہ مبارک اپکا یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین آپکی رخسارونپر
دانی انار کے اور فرمائی کیا اس چیز کے لئے حکم کی گئے ہو تم یا اسکے لئے
بھیجا گیا ہون مین تمہاریطرف بیشک ہلاک ہوئی جو پہلے تم سے تھے
جب بحث کرنے لگی اس امر مین ف یعنے قضا و قدر کے معاملہ مین
فقط قسم دیتا ہون مین تمکو قسم دیتا ہو نہین تمکو کہ نہ بحث کیا کر فقط
اور روایت ہی ابن دیلمی سے کہا کہ آیا مین ابی بن کعب کے پاس اور کہا
مین نے اس سے تحقیق گذرا ہی میرے دلمین کچھ شبہہ تقدیر مین
سو حدیث بیان کر مجہ سے شاید کہ اللہ دور کرے اس شبہہ کو تب کہا
انہونکہ اگر تحقیق اللہ تعالے عذاب کرے آسمان والون کو اور زمین
والون کو تو عذاب کرے اور وہ نہین ظلم کرنے والا اور اگر رحمت کرے
انکو ہوگی رحمت اس کی بہتر واسطے انکی انکی عملون سے اور اگر خرچ

مانند کوہ احد کے اللہ کی راہ مین نہ قبول کریگا اللہ تجسے جب تک کہ ایمان
نہ لاوے تو ساتھ قدر کے اور جبتک کہ نجانے تو یہ کہ جو چیز کہ پہونچے
تجکو نہ تھی کہ خطا کرتے تجھ سے اور تحقیق جس چیز نے کہ خطا کرے تجھ سے
نہ تھی کہ پہونچتی تجکو اور اگر مرے تو سوا اسکے دوسرے اعتقاد پر
البتہ داخل ہوگا تو آگ مین فقط کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبد اللہ
ابن مسعود کی پاس اور کہا مانند اسکے سو کہا عبد اللہ ابن مسعود نے
ویسا ہی اور کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ ابن یمان کے پاس
سو کہا انہون نے ویسا ہی پھر آیا مین زید ابن ثابت کے پاس تب
انہون نے حدیث بیان کی میرے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ویسی ہی آئد روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھ شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین
انکو لعنت کرے ان پر اللہ اور جو نبی مستجاب الدعوات ہی پہلا وہ شخص
جو زیادہ کرے اللہ کی کتاب مین دوسرا وہ فرقہ کہ جھٹلاوے اللہ کی
تقدیر کو تیسرا وہ شخص کہ غالب آجاوے بسبب زبردستی کے تاکہ عزت
دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے
چوتھا وہ کہ حلال کرے اللہ کے حرام کو پانچوان وہ کہ حلال جانے
میری اولاد مین سے ف یعنے جس بات کا کرنا میری اولاد کے ساتھ

اللہ نے حرام فرمایا ہو سو وہ کام انکے ساتھ کرے ف یعنے انکو ایجاد
ہو سے اور انکی تعظیم ترک کرے اور انکے حق کی رعایت نکرے اور چھٹا
وہ کہ چھوڑ دے میرے سنت کو فقط یہ سب احادیث ہمراستا کرتے
مشکات مین مذکور ہین **فصل سوم** بیان مین ارکان ایمان کے
اور معرفت معبود ہی حق تعالے کے جو سبب نجات کا ہو عذاب دائمی سے
اور وسیلہ حاصل کرنے بہشت اور قرب منزلت درگاہ الہی کا سے
فرمایا حق سبحانہ تعالے نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ
الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ الی آخرہ ہو سیگا ۱۵
یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو ناقص بطور تقلید کے سو ایمان لاؤ
کامل بطور تحقیق اور یقین کے دل سے اور زبان سے ساتھ
اللہ کے اور رسول اسکے جو محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساتھ
اس کتاب کے جو اوتارا اوپر رسول اپنے کے اور ساتھ اس
کتاب کے جو اوتارا ہی پہلے قرآن سے یعنے ایمان لاؤ
ساتھ تمام اگلی کتابون کے مانند توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے
اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور ساتھ فرشتون اسکے کے
اور کتابون اسکی کے اور پیغمبرون اسکی کے اور ساتھ دن قیامت

پس تحقیق گمراہ ہوا اگر راہی نہایت دور مقصود سے فقط اور حضرت خواجہ خواجگان
جناب خواجہ بہاالدین اولیای نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین
دلفنا آمنو آمنو ہی سواشارہ ہو کہ ہر دل مین نفی اپنے وجود کی اور اثبات
واجب الوجود کی کیا چاہئے **نظم** اسکو نیست کرا سے کر ہست +
نفی و اثبات ہی یہی اے مست ہو کے بیخود براہ حق کر سیر +
کہ خودی سے ہی اور خدا سے بیر اور حضرت جنید قدس اللہ سرہ العزیز
نے فرمائی ہین **نظم**

ہونا مشغول آپ مین ہی کفر راہ	ایکدم بیحق گذرنا ہے گناہ
اپنی ہستی کو خدا سی مانت سمجھہ +	خود پرستی کفر ای واقت سمجھہ
خود نہ رہ تو حق کا ہی عرفان یہی	چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان یہی

اور روایت ہی حضرت عمر رض سے کہا کہ
تھے ہم ایک دن خدمت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ وسلم کے
کہ ظاہر ہوا ایک شخص جسکی نہایت سفید کپڑے اور سیاہ بال تھے
نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسافر ہی اور نہ کوئی اسے پہچانتا تھا اور بیٹھا
نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر لگا دیا اپنے زانو آنحضرت
کے زانو سے اور رکھا اپنے ہات زانو پر اور کہا یا محمد تبلاؤ مجھی اسلام کی
حقیقت فرمائی آنحضرت صلعم نے اسلام یہہ ہی کہ گواہی دے تو
اس بات پر کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالے اور محمد بھیجے ہوئے اللہ کے

اور دوستی سے پڑہی تو تما اور وے نوزکات اور روزے رکھی تو صفا
اسکے اور حج کرے اللہ کے گہر کا اگر مقدور ہو تو تجکو راہ کی ف یعنے
کہانے پینے کا اسباب اور خاطر جمعی راہ کی اگر میسر ہو کہا سچ فرمائی
آپ نے ف پہر تعجب کئی ہمنے کہ پوچہتا ہی حضرت کو اور تصدیق بہی آپہی
کرتا ہی پہر کہا اسنے بتلاؤ مجہو ایمان کی حقیقت فقط فرمائی حضرت نے
ایمان یہہ ہی کہ یقین کرے تو اللہ پر اور اسکے فرشتون پر اور اسکے
کتابون پر اور پچہلی دن پر اور یقین کرے تقدیر پر اسکے بہلائی اور
برائی کے سات ف یعنے حق تعالے نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ہو
روز ازل مین جانا اور تقدیر کیا جو کچہ کہ عالم مین ہوتا ہی اوسیکے قضا اور
ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندون کو امر اور نہی فرمایا اور
انکو فعل اور کسب مین دخل دیا ہی اور ثواب اور عقاب کو اسپر مرتب
فرمایا ہی اور حقیقت مین ثواب اسیکے فضل سے ہی اور عقاب اسی کے
عدل سے ہی اور درست ہونا اسباب کا اسیکی تقدیر سے ہی فقط کہا
سچ فرمائی آپ نے پوچہا بتلاؤ مجہی احسان کی حقیقت فرمائی حضرت نے
احسان یہہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی اسطرح کہ دیکہتا ہی تو اوسکو
سو اگر ایسا نہین ہو سکتا ہو تو تو یون جان کہ دیکہتا ہی وہ تجہے فقط ف
یعنے احسان کہتے ہین نیکی کر نیکو اور اپنے عمل کو نیک کرنا تو نیکی ہوگی

اپنے نفس پر جیسا کہ عبادت مین دل لگاتا ہو فقط پوچھا لخبر دو مجھے قیامت کی
فرمائی حضرت نے جس سے پوچھتے ہین سو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہین
جانتا ہو فقط پوچھا بتلاؤ مجھے قیامت کی نشانیان فقط فرمائی حضرت نے
یہہ کہ جنیگی لونڈی اپنے مالک کو ف یعنے لوگ لونڈیون سے صحبت کرینگے
اور ان سے اولاد ہوگی تو وہ باپ کے نسبت سے اپنی ماپر مالک کا حکم کریگا
فقط اور دیکھیگا تو ننگی پاؤن والونکو مفلسونکو بکریان چرانے والونکو بہائی
لڑتے آپس مین عمارات کے بنانے مین فقط کہی راوی نے پہر چلا گیا وہ
اور بیٹھا رہا مین نے پہر فرمائی مجھے حضرت صلعم نے ای عمر کیا جانتا ہو تو کون
تھا یہہ سایل کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہی فرمائی حضرت نے
وہ جبرئیل تھا آیا تمہارے پاس کہ سکھادے تمکو تمہارا دین فقط اب جاننا چاہئے کہ نام
اس حدیث کا حدیث جامعہ ہی جب اس حدیث کے ایمان کی چھہ اصل ہین اصل
اول ایمان لانا حق تعالے پر اور پہچاننا اسکا ہی اصل دویم ایمان لانا ہی فرشتون
کہ حق تعالی نے فرشتونکو پیدا کیا ہی سو فرشتو بندے حق تعالے کے ہین اسکناہ سے بچے ہوے
ہین اور پاک ہین اور ازاد ہین مرد ہونے سے اور عورت ہونے سی اور بے غرض ہین کہانے
پینے سے اور بعضی انکی اوٹھانے والے عرش کے اور بعضے لانے والے وحی کے اور ہر ایک
کام پر مقرر ہین سو ہمین خطا نہین کرتے اور اپنی خدمت مین ہمیشہ سرگرم رہتے ہین
اور فرشتو اور انبیا اشرف مخلوقات کے اور مقرب درگاہ الہی کے ہین اور

حق تعالی کے ذات اور صفات پر ایمان رکھتے ہین لاکن کنہہ ذات مین حق تعالی
کی ادراک سے عاجز ہین مانند مسلمانون کے اور ہمیشہ حق تعالی کی عبادت
مین اور تسبیح مین اور ذکر مین غرق رہتے ہین اور بعضے لوگ جو انکو پوجا کرتے
ہین اور خدا کے سات نسبت دیتے ہین سو وہ لوگ کافر ہین ایسا اعتقاد رکھنا چاہیے
اصل سوم ایمان لانا الله کی کتابون پر کہ جتنی کتابان حق تعالی نے بھیجی ہین
سو سب حق ہین جیسا کہ توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف اور صحیفے
جو حق تعالی نے ہر ایک نبی پر نازل کئے ہین ہر ایک پیغمبر پر نازل کئے ہین سب کے سب
سچ ہین لاکن انکی گنتی تعداد مقرر نکیا چاہیے کہ وہ بات منع ہی **اصل چہارم**
ایمان لانا خدا کے انبیاؤن پر اور رسولون پر کہ جتنی نبی اور رسول حق تعالی نے
بھیجے ہین سو سب برحق ہین اور سچے ہین اور سب چھوٹے بڑے گناہون سے
پاک ہین اور جو کچھ کہ پیغمبر صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہین وہ سب باتون پر
ایمان لانا چاہیے **اصل پنجم** ایمان لانا ان باتون پر کہ قرآن شریف سے اور حدیث شریف سے
ثابت ہوئی ہین جیسا کہ مرنا اور قبر مین جانا اور قبر مین دو فرشتے جنکا نام منکر
ونکیر ہی آتے ہین اور میت کو اٹھاتے ہین اور میت مین جان آتی ہی اور پوچھتے
ہین کہ تیرا رب کون ہی اور تیرا دین کیا ہی اور وہ شخص کون تھا جو تم مین آیا تھا
غرض ایسی باتان پوچھتے ہین جو مسلمان مومن پکا نیک عمل والا ہی وہ خدا کی
مدد سے جواب اچھا دیتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا خدا ہی اور دین میرا اسلام ہی

وہ شخص آیا تھا سو خدا کا بندہ او رنبی بھیجا ہوا اسکا تھا اور کہتا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تب پوچھتی ہین کہ یہہ بات کہاں سی معلوم کیا وہ کہتا ہی کہ مین نے قرآن پڑھا اور قرآن سے معلوم کیا یہہ بموجب حکم خداوند تعالی کے قبر مین اسکی وسعت اور نعمتان جنت کی قیامت تک موجود رہتی ہین اللہ اور اسکا فرشتون سے گھبرا کر کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون پھر خداوند تعالے کے حکم سی قبر مین اسکے عذاب ودوزخ کی قیامت تک موجود رہتی ہین اور دن قیامت کا حق ہی اور صور پھونکی جانا اسکے اور ہنے خلایق اور دوبارہ جلانا انکی حق ہی اور پھٹنا آسمان کا اور گرنا ستارونکا اور اڑنا پہاڑونکا اور اڑتا زمین کا پہلی صور پھونکنے سی حق ہی اور نکلنا مردونکا قبر سی اور پیدا ہونا تمام عالم کا بعد فنا ہوجانے کے دوسری بار صور پھونکنے سی اور حساب اعمالونکا روز قیامت مین اور گواہی دینا اعضا بدن کا اور تولا جانا اعمالونکا بیچ ترازو کے حق ہی اور گذرنا پل صراط سی جو دوزخ کی اوپر ہوگی کہ بال سے باریک اور تلوار سی تیز تر ہی حق ہی اور بعضے جلد گذرینگی اور بعضی کٹ کر دوزخ میں گرینگی اور خدا کے حکم سی شفاعت کرنا انبیا کا اور اولیا کا اور مومنین کا حق ہی اور حوض کوثر حق ہی جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سی زیادہ شیرین ہی اور اگر خدا چاہی تو گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کے بخشدے اور گناہ صغیرہ پر عذاب کرے لاکن جو کوئی اخلاص دل کے سات توبہ کرے تو موافق وعدہ الٰہی کے گناہ اسکے بخشی جاتی ہین اور کفار مشرکین ہمیشہ دوزخ مین رہنے والے ہین اور مسلمانان گنہ گار اگرچہ دوزخ مین جاوینگے پھر خدا تعالے انکو بہشت مین لیجاویگا اور سب مسلمانان ہمیشہ بہشت مین رہینگی اور مسلمان گناہ کبیرہ سے کافر نہین ہوتا اور اسکا ایمان نہین جاتا ہی اور دوزخ کے

عذاب اور بہشت کی طرح طرح کی نعمتان جو قرآن و حدیث سے ثابت ہین سو حق ہین اور دیدار
حقتعالے جیسا کہ سزاوار ہے بی کیف و بی جہت و بی مثال حق ہی اور بات جو کچھ
قرآن و حدیث مین ہی سو سب حق ہی ان پر یقین لاویگا تو مومن ہوگا اور اسکے
موافق عمل کریگا تو مسلمان متقی ہوگا جسکے میراث خدا نے جنت فردوس ہی اصل
ششم ایمان لانا ہی اللہ کی تقدیر پر اسکے بھلائے اور برائی کے ساتھ یعنی حق
تعالے نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ہو ہونے سے پہلے جانا اور مقرر فرمایا جو عالم مین ہوتا ہے
اسکی قضا و قدر سے اور ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندوں کو فعل اور کسب مین
دخل دیا ہی اور ایمان اور اعمال صالح پر حکم فرمایا ہی اور کفر اور معصیت سے منع فرمایا ہے
اور ثواب اور عقاب کو نیکی اور بدی پر مرتب فرمایا ہی اگرچہ ثواب اسکی فضل سے ہی
اور عقاب اسکی عدل سے ہی اور درست ہونا اسباب کا اسکی تقدیر سے ہی پاکر
حکم سے حق تعالی کی نیکی مین کوشش کرنا اور بدی سے بچنا فرض ہی اور ایمان کو
اور عبادت کو تقدیر پر موقوف رکھکر ترک کر دینا گمراہی کا سبب ہی اور تقدیر سے منکر
ہوکر بندے کو اپنے کام کا خالق جان کر اپنے عمل کا بھروسا کرنا گمراہی ہی یہہ دونو فرقونکو
جبریہ اور قدریہ کہتے ہین یہہ دونو مذہب سے کنارہ ہوکر تقدیر پر اعتقاد رکھنا
لاکن نیک عمل مین کوشش کرنا یہہ طریقہ اسلام کا ہی فقط اور بموجب حدیث
کی اسلام کے پانچ رکن ہین اول رکن اسلام کا کلمہ اور صفت ایمان کی کلمات
پڑھنا ہی اور انکی معنوں پر دل سے ایسا یقین لانا کہ کچھ شک اور شبہہ نرہے

اور کلمے پانچ ہین اول کلمہ کو کلمہ طیبہ بولتے ہین وہ یہہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے
کے سوای اللہ کے اور محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین فقط دوسرا کلمہ شہادت
ہے کہ بولے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
یعنے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے کے سوای
اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہین فقط تیسرا کلمہ تمجید ہے
کہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے کہ پاک ہے
اللہ تعالے تمام عیبون سے اور نقصانون سے اور تمام سرائی کے باتان واسطے
اللہ کے ہے سزاوار ہین اور نہین کوئی لایق بندگی کے سوا اللہ کے اور اللہ
بہت بڑا ہے اسکا کمال تمام خلایق کے پہچانت مین آنے سے اور نہین مجھکو طاقت
کسی دشمن پر غالب آنے کی اور نہین مجھکو قوت کسی دشمن سے کنارہ ہونے
کے سوای مدد اللہ کے کہ وہ بہت بندگی اور بلندی والا ہے فقط چوتھا کلمہ
توحید ہے ایسا کہ بولے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
یعنے کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے کے سوای اللہ کے کہ وہ ایک ہے کوئی

اسکا شریک نہین ہی اسی کا ملک ہی اور اسی کو تعریف سزاوار ہی زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ایسا زندہ ہی کہ نہین مرتا ہی اسکی ہاتھہ مین نعمتان ہین اور وہ تمام چیزون پر قدرت رکھتا ہی فقط پانچوان کلمہ رد کفر ہی کہ بولی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَرَجَعْتُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے اے اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ شریک کرون مین ساتھہ تیرے کسی چیز کو جانکر اور ناجان کر توبہ کرتا ہون مین اس کام سے اور پھر گیا مین اس کام سے اور مسلمان ہوا مین اور بولتا ہون مین کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنیکے سوا اللہ کے اور محمد بھیجے ہوا اللہ کے ہین فقط لیکن صفت ایمانکی دو کلمے ہین ایک مجمل دوسرا مفصل مجمل یہہ ہی کہ بولے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ یعنے ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کے جیسے کہ اللہ ساتھہ اپنے نامون کے اور جیسا ساتھہ اپنی صفاتون کے ہی اور قبول کیا مین تمام حکم اسکے دوسرا صفت ایمان مفصل ہی کہ بولے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ یعنے ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ کتابان اسکے اور ساتھہ رسولان اسکے اور ساتھہ دن قیامت کے اور تحقیق کہ تقدیر نیکی اور بدی کی اللہ کی جانب سے ہی اور اوٹھنا بعد مرنیکے برحق ہی فقط دوسرا رکن اسلام کا اوا کرنے نماز کا ہی اسکے وقتونکی حفاظت کے ساتھہ اول وقت مین ساتھہ کامل طہارت کے اور ساتھہ کامل وضو کے اور ساتھہ جماعت کے اور ساتھہ تعدیل ارکان کے یعنے رکوع اور سجدہ مین وقفہ کرنا اور تمام آداب کا بجالانا اور ساتھہ کمال حضوری دل کے اور ساتھہ نہایت عاجزی کے ادا کرنا اور دل کو نماز کی

نفظون کے معنون مین اور اللہ کی یاد مین مشغول رکھنا اور سواے اللہ کے باقی
سب چیزونکو بھول جانا سبب قبول ہونے نماز کا ہی اور سبب بخشے جاتے گناہونکا
اور بلند مرتبے ملنے کا ہی اگر یہ آداب اوانہون تو خوف ہی کہ نماز قبول نہو اور قیامت
مین فضیحت ہو فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے کہ پانچ نماز ہین کہ حقتعالی
نے اپنے بندون پر فرض کیا ہی جو کوئی طہارت مین احتیاط کرے اور نمازون کو
اول وقت مین ادا کرے اور رکوع اور سجود تمام کرے اور بیچارگی اور شکستگی اپنی حضرت
باریتعالی مین ظاہر کرے تو حق تعالی اسکی بندگی کو سبب مغفرت کا کرتا ہی اور جو
کوئی رعایت اِن باتون کی نکرے تو اسکے واسطے کوئی وسیلہ مغفرت کا نہین ہی
حق تعالی اگر اپنے فضل سے بخشا تو بخشا یا اپنے عدل سے عذاب کیا تو کیا تیسرا
رُکن دین کا روزہ رکھنا ہی ماہ رمضان کے تمام مہینے کا حق تعالی فرمایا ہی کہ ہر ایک
عبادت اور نیک کام کے واسطے ایک اجر مقرر فرمایا ہون اور روزہ رکھنے کی اجر مین
مین خود آپ ہون اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ روزہ ڈھال ہی
بچانے کو آگ سے فقط اور روزہ کے فضائل بے حساب ہین کچھ تھوڑے سے
فضایل اوسکے مقام پر ذکر ہونگے چوتھا رکن دین کا زکوٰۃ دینا ہے
مال کی زکوٰۃ کے فضایل قرآن شریف مین اور حدیث شریف مین بیحد ہین
ازان جملہ حق تعالی سنے جنت فردوس کو مومن نمازی متقی زکوٰۃ دینے
والے کو میراث مقرر فرمایا ہی پانچوان رکن دین کا حج کرنا ہی اللہ کے گھر کا

جو فضایل حج کے آیات اور احادیث مین ہین سو ظاہر ہین از ان جملہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائے کہ حج کرنے والے کے تمام
گناہ معاف ہوتے ہین اور جو شخص کہ باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کیا
اور مرگیا تو وہ یہودی کے یا نصاری کے ملت مین اوٹھے گا یعنے کافر ہوکے
اوٹھیگا فقط لاکن جبکہ خرچ جانے آنے کا اور سواری کا اور راہ کی امن کا اور
تندرستی میسر ہو تب حج فرض ہوتا ہی اور موافق حدیث سابقہ یعنے حدیث جبرئیل
کے احسان اسکو کہتے ہین کہ مسلمان بیچ عبادت کے ایسا یقین کرے
گویا کہ حق تعالی کو دیکھتا ہی اگر ایسا یقین نہو سکے تو ایسا یقین لاوے کہ حق تعالی
اسکے ظاہر و باطن کو دیکھہ رہا ہی اور نہایت خوف اور عاجزی سے دلکو حاضر
رکھہ کر نماز کے تمام ارکان اور آداب کو پورا ادا کرے اور معنے ہر ایک
الفاظ قرارت الحمد اور سورے کے اور معنے ذکر رکوع اور سجود اور تشہد
کے معلوم کرکے دل مین لایا کرے اور دل مین سوائے ان باتون کے
دوسری بات کا خیال آنے نہ دیوے اور جو سعادتمند کہ احسان کی صفت
مین کمال رکھتے ہین سو وہ جانتے ہین کہ حق تعالی فرمایا ہی کہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا
كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یعنے کہ مین تمھارے ساتھہ ہون سب
حال مین اور جو کچھہ کرتے ہو دیکھتا ہون فقط اس آیت پر یقین لاکر حق تعالی
کو ہر وقت حاضر اور ظاہر اور باطن کو دیکھنے والا جان کر تمام بیہودہ باتون

سے اپنی زبان کو اور بُرے کاموں سے ہاتھہ پاؤن کو اور بُرے خیالوں سے
دلکو بچاتے ہین اور حق تعالی جو فرمایا ہی کہ تم مجھے یاد کرو کہ مین تم کو یاد کرونگا فقط
اس پر یقین لاکر رات دن حق تعالی کا ذکر زبان سے اور دل سے جاری
رکھتے ہین اور تمام مخلوقات کو دیکھہ کر خالق کی قدرت پر یقین لاتے ہین اور
تمام چیزون کو فانی اور حق تعالی کو باقی جانکر سواے اللہ کی محبت کے اور اسکی
یاد کے کسی چیز کی محبت اور کسی باتکا خطرہ دل مین آنے نہین دیتے ہین
اور بزرگون نے فرمائے ہین کہ احسان کی صفت والے تین کام پر عمل رکھتے ہین اول
خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر اور قیامت کے آنے پر
ایسا یقین رکھتے ہین کہ جسمین شک شبہہ کو مجال نرہے دوم شریعت اور عبادت
پر ایسے مستقیم رہتے کہ باوجود کم طاقت کے کوئی سنت کو ہرگز ترک نہین کرتے اور کوئی
بدعت کے نزدیک نہین جاتے سوم حقتعالی کو حاضر و ناظر جانکر ساتھہ نہایت خوف
اور عاجزی کے اور ساتھہ کمال عشق و محبت کے شب و روز یاد الٰہی مین دلکو
ایسا حاضر رکھتے کہ کبھی ایک لمحہ غافل نہین رہتے اور اپنی جان اور مال کو
خدا کی راہ مین فدا کر کے حق تعالی کی رضا اور معرفت اور محبت حاصل کرتے
ہین سابق یہہ صفت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل و
اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کمالات رکھتے تھے اِس زمانے مین خاصان خدا
اور اکثر بزرگان کامل طریقت کے خصوصاً بزرگان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے

حضرت پیر مرشد ہادی شریعت و طریقت و حقیقت جناب مسکین شاہ صاحب ادام
اللہ ظلہ و فداہ قلبی و روحی یہی طریقہ رکھتے ہین اور طالبان حق کو اس طریقہ کی تعلیم
و تکمیل فرماتے ہین حق تعالی تمام مسلمانونکو اسکی توفیق عطا فرماوے آمین یا رب
العالمین اور جاننا چاہیئے کہ بموجب حدیث سابق کے ایمان کے چھہ اصل ہین ان سب
اصلونمین عمدہ زیادہ معرفت خالق کی ہے کہ برابر اسکے کوئی نعمت نہین ہے اور
بغیر اسکے نجات محال ہے اور حق تعالی نے یہی معرفت ظاہر ہونے کے لیے دو جہانکو
پیدا کیا ہے جو شخص یہہ معرفت حاصل کرتا ہے اسکو دونو جہان کی تمام نعمتان اور بلند
مرتبے حاصل ہوتے ہین اور سوای اسکے حق تعالے اپنے نزدیک سے ایسی بڑے
نعمتان عطا فرماتا ہے کہ سوا خاصان خدا کے دوسرونکو معلوم نہین ہین اور یہہ معرفت
مانند ایک دریا کے ہے کہ جسکا کنارہ کسیکو معلوم نہووے جیسا کہ حقتعالی قران مجید
مین فرمایا ہے کہ نہین پہچانے حق تعالے کی مرتبے کو اسکے حق سے اور فرمایا ہے کہ اگر
سات دریا سیاہی ہووے اور تمام درخت قلم ہووین تو بھی حق تعالے کی معرفت
کے کلمات تمام نہین ہوو ینگے فقط اور تمام ملایک او انبیا و اولیا اور علما جنات
اور انسان کی معرفتان حق تعالے کے حاصل کئے ہین سو یہہ تمام معرفتان برابر
ایک قطرہ کے نہین ہین بنسبت مین دریا کے لاکن اس دریا سے ہرایک اکابر انبیا
اور اولیا کے واسطے پیالی خاص ہین موافق مرتبے انکے اور موافق پاک ہونے نفس کے
اور صاف ہونے دل کے اور روشن ہونے روح کے او پیالہ کہ خزانے کے خزانونسے

اسرار الٰہی کی اطلاع دیتے ہین لاکن متاع اس خزانے کا اوپر غافلون کے ظاہر کرنا
نہین ہوتا اور جو بوجھا کہ آسمان اور زمین نہین اٹھا سکے سو طالبانِ دنیائی مردا
کی نہین اٹھا سکتی لاکن واسطے صحیح کرنے ایمان کے جو معرفت بہتا ضرور ہی سو نہ
ہی کہ جاننا چاہئے کہ پروردگار عالم کا ایک ہی اسکو شریک نہین ہی اور فرد ہی اسکو
مثل نہین اور صمد ہی اسکو ضد نہین اور قدیم ہی اسکو اول نہین اور قیوم ہی اسکو
آخر نہین ہی اور ازلی ہی کہ اسکے اولیت کو ابتدا نہین ہی اور ابدی ہی کہ اسکو آخر نہین
ہی اور ظاہر ہی کہ اسکے ظہور کے پائے کوئی چیز مانع نہین ہی اور ایسا باطن ہی کہ اسکے
اسرار باطن پر کسی مخلوق کو اطلاع نہین ہی اور حیات والا ہی کہ حیات دونوجہان
اسکی رحمت کے دریا کا ایک قطرہ ہی اور ایسا جاننے والا ہی کہ علم دونوجہان کے
مخلوقات کا اسکے علم کے دایرے کا ایک نقطہ ہی اور ایسا ارادے والا ہی کہ مراد ان
دونوجہان کے خلایق کے اسکی ارادے سے بر آوین اور ایسا قدرت والا ہی کہ تمام
چیزان اسکی قدرت کے ہاتھہ مین ہین اور ایسا سننے والا ہی کہ دوجہان کے مخلوقات
کے باتان اور دلون کی خطرے سن لیتا ہی اور ایسا دیکھنے والا ہی کہ حرکت چیونٹی کی
بیچ رات کے تحت سرا مین دیکھتا ہی اور ایسا بات کرنیوالا ہی کہ دونوجہان کی خلایق
اوسکا حکم بجالانا فرض ہی اور ایسا لطیف ہی کہ منزا ہی ذات پاک اسکے جسم و
جوہر و عرض و صورت سے اور کیفیت اور کمیت اور چون و چگون سے اور مثل

و مانند سے اور زمان و مکان و استقرار و حلول سے اور قرب و بعد و تغیر و مدتان
عوارض و زوال و تحویل و انتقال سے اور عیب و علت سی غرض تمام نقص کے صفتو
پاک اور جدا ہی اور اسکی قدرت نے عرش اعظم کو اور تمام آسمانون کو اور زمینون کو
اور سنبھالی ہی اور اسکی بلندی کے سامنے عرش اعظم کی بلندی اور تحت الثری کی
دونو برابر ہین اور عرش سے تحت الثری تک کوئی چیز اسکی علم سی باہر نہین ہی بلکہ
ہوا کے اور قطرے دریا کے اور ریتی پہاڑون کے اور ریتی جنگل کے اور بال جانورون کے
اور سوا اسکے تمام چیزان اسکو علم مین ظاہر ہین اور ذات پاک اسکی ساتھہ اپنے
جمال اور جلال کی اور بزرگی اور بلندی کے ساتھہ بندے کے بہت نزدیک ہی
اور ایسا نزدیک ہی کہ بندے کے بدن کو جان سی زیادہ نزدیک ہی اور دل کو خیالون
سی زیادہ نزدیک ہی اور اسکی آنکھونکو بینائی سے زیادہ نزدیک ہی اور اسکے کانون
شنوائی سی اور زبان کو گویائی سے زیادہ نزدیک ہی وہ نزدیکی ایسی ہی جو سزاوار
ہے اسکے صفات پاک کی واسطے وہ نزدیکی اہل دنیا کی فہم مین نہین آتی ہی اور
ذات پاک اسکے ساتھہ بلندی اور جمال کی اور بزرگی اور کمال کی ہمیشہ سی ہی اور
ہمیشہ رہیگی اور بزرگی اور جمال اسکے ذات پاک کا ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ نور اسکی
صفات کے اور حاصل کرنا اسکے نزدیکی اور معرفت کو اور مشاہدہ کرنا اسکے تجلی کو
محال ہی سوای اسکی رحمت اور ہدایت کی اگر چاہی تو ایک حقیر بندی کو معرفت سے
سرفراز کرے اور اگر نہین تو آسمان اور زمین اٹھانے سے بار معرفت اسکی عاجز ہین

اور تمام عالم مین جو کچہ طرح طرح کی بلائین اور عذاب جاری ہین سو تمام اسکی
عدل کے سبب سی ہین اور جو کچہ طرح طرح کی راحتان اور عیش اور نیک بختیان اور
اور عزتان اور دولتان جاری ہین سو تمام اسکی عنایت سے ہین اور جو کچہ کہ سابق
مین تھا اور اس حال مین ہی اور آگی ہوگا سو سب اسیکی حکم سے ہی کفر اور ایمان اور نفع
اور نقصان اور راحت اور مشقت اور طاعت اور معصیت اور دولت اور فلاکت اسیکے
حکم اور ارادے سے ہین غرض کوئی چیز اسکے حکم سے باہر نہین ہی اور اسکے خواہش
کسی سے زور نہین ہوتی اور اسکا حکم کسے سے نہین ٹلتا ہی تمام چیزونکو جانتا ہی اپنے
علم کی صفت سے اور سنتا ہی اپنی سماعت کی صفت سے بغیر کانون کے اور دیکھتا ہی
اپنی بصارت کی صفت سے بغیر آنکھونکی اور بولتا ہی اپنے کلام کی صفت سے بغیر
زبان کے اور دوری اور نزدیکی اور تاریکی اور روشنائی اسکے نزدیک برابر ہی
اور جو کچہ کہ بندون پر اعلام فرمایا ہی اپنے کتابون مین اخبار غیب کی اور وعدی
اور وعید اور حق اور باطل اور حرام اور حلال اور امر اور نہی سے سو سب برحق ہین
اور تمام کتابان کہ انبیاؤن کے ساتھہ بھیجا ہی سو سب برحق ہین سب کلام اسیکا ہی
اور کلام اسکا صفت اسکی ہی اور صفات اسکی تمام قدیم ہین اور کلام کو اس کے
آواز اور حرف نہین ہی لاکن جو کچہ کہ مصحفون پر لکھا گیا ہی اور زبانون پر جاری
کیا گیا ہی اور دلو نمین حفظ کیا گیا ہی اور قراءت اور کتابت اور حفظ ہی سو وہ مخلوق
ہی اور مکتوب اور مقروء اور محفوظ اسکا غیر مخلوق ہی اور اس دنیا کو جا ہے

اترنے کے واسطے مسافران عالم آخرت کے اور طالبان سعادت کے بنائی ہین اور
ہرکسی کو اس منزل بین ایک مدت حیات کے مقرر فرمائی ہین واسطے اس بات کی
کہ یہہ دنیا کھیتی آخرت کی ہی ایام حیات کو غنیمت جان کر تخم ایمان اور اعمال نیک بوکر
توشہ راہ آخرت کا حاصل کرین اور بغیر توشہ اور سواری اور ہمراہیون کے
قصد صحرای قیامت کا نکرین اور یقین جانین کہ جو کچہ حقتعالے زبان سے پیغمبرونکے
خلق مین بھیجا ہو نبودن کے حیات کی مدت اور وقت اجل کا اور روزی قسمت
کی اور عذاب قبر کا اور رویت حقتعالی کی بیچ بہشت کے اور درجات بہشت اور درکات
دوزخ کی شفاعت کرنا پیغمبرونکا اور اولیاؤن کا اور مومنونکا پروانگی سے حقتعالے
کی سب حق ہی اور ایمان لانا سب باتون پر واجب ہی اور بہتر سب خلق سے
پیغمبران ہین اور افضل نبیون سے رسولان ہین اور افضل رسولون سے
اولوالعزم ہین اور وہ پانچ ہین نوح نبی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسی
کلیم اللہ اور عیسی روح اللہ اور محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید اور سردار سب انبیا اور رسولون کی ہین کہ
درجہ نبوت کا ساتھہ وجود مبارک آپکی کمال کو پہونچا اور کوئی درجہ باقی نرہا
اسواسطے ختم نبوت کا آپ پر ہوا اور بزرگی کا ختم آپ کی آل اور اصحاب اور تابعین
پر ہوا صلوات اور سلام حقتعالے کا اوپر آپ کے اور آل اور خلفای راشدین
اور اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین آپ کے ہمیشہ تک ہی طالب حق کو

لازم ہی کہ حقتعالے کی قدرت کاملہ مین شب و روز نظر و اندیشہ کرتا ہی اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات مین شب و روز نظر کرتا ہی

تاکہ ایمان کامل ہووے ✤

باب دوم

بیان مین علامات نفاق کی اور بڑے گناہون کی اور وسوسون کی اور عذاب
قبر کے واسطے پرہیز کرنے کے ان سی اور فضیلت مین عمل کرنے کی اوپر کتاب اللہ
کی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حاصل کرنے علم کی ملا
ہوا ہی اوپر چھہ فصلون کے **فصل اول** بیان مین علامات نفاق کے
انتباہ جاننا چاہئے کہ نفاق وہ صفت ہو کہ آدمی ظاہر مین اپنے کو مسلمان بناکر
دکھاوے یعنی مسلمانون کے ویسا رویہ رکھے اور دل مین ایمان نرکھے یعنے
خدا اور رسول صلعم کے فرمانے پر یقین نرکھے اس شخص کو منافق بولتے ہین،
اسکا مرتبہ کافرون سے بدتر ہی اسکو آخرت مین بڑا عذاب ہی حقتعالے اس
صفت سی اپنی پناہ مین رکھے مسلمانونکو لازم ہی کہ خدا اور رسول صلعم کے فرمانے
اور روز قیامت پر یقین کامل رکھین اور دل مین شک ہرگز نرکھین اور
اپنی کو عذاب دایمی سے دوزخ کی بچاوین کہ فرمایا حقتعالے نے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ الی اخرہ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ یعنے بعضے آدمیون مین سے

وہ ہین جو بولتے ہین کہ ایمان لائی ساتھ اللہ کے اور سات دن قیامت کے اور وہ ایمان
لائے ہین اپنے گمان مین فریب دیتے ہین اللہ کو اور مومنونکو اور فریب نہین دیتے ہین
مگر اپنے ہی نفس کو اور نہین جانتے ہین فقط یعنے نہین جانتے کہ اس کام مین اپنا ہی
نقصان ہے آپ ہی دوزخ مین جلینگے خدا کو اور مومنونکو انکی کافر رہنے سے کچہ نقصان
نہین پہونچتا ہی اور فرمایا حق تعالے نے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ یعنے منافق سب سی نیچے کے درجے مین ہین اگ کے اور ہرگز نپاوے گا تو انکے
واسطے کوئی مددگار فقط یعنے منافقون کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور کوئی
انکی شفاعت نکریگا فقط اور روایت ہی مشکات شریف مین کہ فرمائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار چیز جسمین ہین وہ پورا منافق ہے اور وہ شخص کہ ہووے
اسمین ایک خصلت نفاق سے سو وہ بہی منافق ہی جب تک کہ چہوڑدی اسکو
جب کہ امانت رکہی تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جہوٹ کہی اور جب قول
قرار کرے تو توڑ ڈالے اور جب جہگڑا کرے تو گالیان دیوے فقط حقتعالے تمام
مسلمانونکو نفاق سی اور کفر اور گناہ سے اور عذاب آخرت سے اپنی حفظ وامان مین
رکہو آمین یارب العالمین **فصل دویم** بیانمین گناہ کبیرہ کے اور خوف الہی
کی اور نصیحت واسطے طاعت اور توبہ کرنے کے فرمایا حقتعالے نے وَمَنْ يَّظْلِمْ
مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا یعنے جو کوئی گناہ کرے تم مین سے چکہاوینگے ہم
اسکو عذاب بڑا فقط اور فرمایا وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ تا تُكَذِّبُوْنَ

یعنے جو لوگ نافرمانی کیو سوانکا گہر آگ ہی جب چاہین کہ نکل بہاگین اسمین سے تب الٹے جاوینگے اوسمین اور کہین گے انکو چکہو آگ کا عذاب جسکو تم جہوٹا جانتے تہے اور فرمایا

اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا یعنے اگر تم بچو گے بڑی گناہون سے جو تمکو منع کیو ہین توہم معاف کرینگے تم سے تقصیرین تمہارے اور داخل کرینگے تمکو عزت کے مقام مین یعنے بہشت مین اور فرمایا يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا الی اخرہ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یعنے اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل سے شاید کہ تمہارا رب معاف کرے تمہاری برائیان اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے نہرین بہتی ہین اس دن جو نہ رسوا کریگا اللہ رسول کو اور ایمان والون کو دوڑیگا نور انکا آگی انکے اور سیدہی جانب انکی کہین گے ای رب ہمارے پورا کرو واسطے ہمارے نور کو ہمارے اور معاف کر ہمکو بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکہتا ہی اور روایات ہین مشکات شریف مین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حقتعالے ظالم کو فرصت دیتا ہی یہان تک کہ جب پکڑتا ہی اسکو تو پہر نہین چہوڑتا ہی اور فرمائی کہ ننو دے ننو سانپ کافر کے قبر مین اور گنہگار مسلمان کی قبر مین ہوتے ہین اور انکو کاٹتے ہین اور ایسا زہر انمین بہو نکتے ہین روز قیامت تک کہ اگر ایک سانپ انمین سے اپنا زہر زمین مین ڈالے تو زمین پر ہرگز سبزہ نہ اوگی اور فرمائے کہ روز قیامت

حق تعالی حضرت آدم علیہ السلام کو فرماویگا کہ اپنی اولاد مین سے حصہ دوزخ کا نکالو
تب وہ عرض کرینگے کہ یا الٰہی کتنے نکالون تب حق تعالی فرماویگا کہ ہر ایک ہزار شخص سے
نوسو اور نوے اور نو شخص کو حصہ دوزخ کا نکالو فقط یعنے ہر ایک ہزار شخص مین
سے ایک شخص حصّہ بہشت کا ہی اور باقی تمام نوسو اور نوے اور نو شخص حصّہ
دوزخ کا ہی اور فرمائے کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے عرض
کی کہ مفلس ہم مین وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درہم ہو اور نہ اسباب تب فرمائے
مفلس میری اُمت مین وہ ہی جو آوے قیامت کے دن نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر
حالانکہ اسنے کسی کو گالی دیا ہی اور کسی کو عیب لگایا اور کسی کا مال کھایا ہی اور کسی کا
خون کیا ہی اور کسی کو مارا ہی سو دلایا جاویگا مظلوم کو اسکی نیکیون سے اور دوسرے کو
اسکی نیکیون سے پھر اگر تمام ہون اسکی نیکیان پہلے فیصلہ کرنے کے تو لیئے جاوینگے
گناہ ان مظلومون کے پھر ڈالے جاوینگے اس ظالم پر پھر ڈالا جاویگا آگ مین فقط
اور فرمائے جو چلا ظالم کے ساتھہ کہ مدد کرے اوسکی حالانکہ جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی
سو تحقیق نکل آیا اسلام سے فقط اور روایت ہی معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وصیت
فرمائے مجکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دس باتون کی فرمائے
کہ نہ شریک کر تو اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو
اور نافرمانی مت کر اپنے ماں باپکی اگرچہ حکم کرین تجکو کہ الگ ہوا سپنے گھر والون سے
اور اپنے مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جان بوجھ کر پھر تحقیق جسنے چھوڑا نماز فرض کو

جان بوجھکر تو بیشک نکل گیا اس سے ذمہ اللہ کا اور مت پی تو شراب سو بیشک وہ
سرہی تمام بیشرمی کا ہونکا اور بچ تو گناہون سی کیونکہ بیشک گناہ کے سبب اترتا ہی
غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے سے کافرون کے لڑائی مین سی اگرچہ مرتے ہوون لوگ
اور جسوقت کہ آدمیونکو پہونچے موت اور تو ہو درمیان تو ٹھیرا رہ اور خرچ کر اپنی زن
و فرزند پر موافق اپنی مقدور کے اور مت اوٹھا رکھہ ان سی لاٹھی ادب کی اور ڈرا انکو اللہ
کی مقدمی مین اور گناہ میں ذخیرۃ الملوک کی فرمائی ہین کہ جو گناہ پر قرآن شریعت مین
منع آئی ہی اور جس کام کی مذمت حقتعالے نے فرمایا ہی سو وہ گناہ کبیرہ ہی اور بعضی
عالمون نے فرمائی ہین کہ جس گناہ کے واسطے شریعت مین حد مارنا مقرر فرمائی ہین
سو وہ گناہ کبیرہ ہی اور ایک بزرگ نے کبیرہ گناہونمین بائیس گناہ تک شمار کئی ہین
جیساکہ شرک[۱] لانا خدا کی ذات مین اور[۲] ناامید ہونا خدا کی رحمت سی اور[۳] بیخوف ہونا خدا کی
مکر سی اور خدا کے غضب سی اور[۴] ستانا ماں باپ کو اور[۵] قتل کسیکو ناحق اور[۶] کسیکو تہمت
زنا کی لگانا اور[۷] مال یتیم کا کھانا اور[۸] کافرون کے ساتھہ لڑائی کر کے بھاگنا اور[۹] بیاج کھانا
اور[۱۰] جادو کرنا اور[۱۱] زنا کرنا اور[۱۲] جھوٹے سوگند کھانا اور[۱۳] کسیکی امانت مین خیانت کرنا اور
[۱۴] دغابازی کرنا اور[۱۵] مال کی زکات نہ دینا اور[۱۶] جھوٹی گواہی دینا اور[۱۷] برحق بات کی گواہی کو
چھپانا اور[۱۸] شراب در نشہ پینا اور[۱۹] نماز نہ پڑھنا اور[۲۰] عہد اور پیمان کر کے توڑ ڈالنا اور[۲۱] قطع
رحم کرنا یعنے ناتی والون سی حق ناتی کا یعنے دوستی اور احسان ادا نکرنا اور[۲۲] بخیلی کرنا
اور ان کبیرہ گناہون کی سوا ہی اور بھی کبیرہ گناہ ہین لاکن بزرگون نے شمار کر کے

قطع نہین کئے کہ لوگ خوف سے گناہ کبیرہ کی اور اسکے عذاب کے گناہ صغیرہ سے بھی
بچین اور فرمائی ہین کہ گناہ صغیرہ جبکہ کوئی شخص جان کر کرے یا بہت کرے
تو وہ بھی گناہ کبیرہ کا حکم رکھتا ہے اور ہر ایک گناہ صغیرہ اور کبیرہ مین غضب خدا کا
مخفی رہتا ہے دونو سے پرہیز کرنا لازم ہے فقط اور وہی کتاب مین یہہ روایات ہین
کہ حضرت یحیی پیغمبر علیہ السلام خوف سے خدا کے دوزخ کے عذاب کے سبب سے ایسا
رویا کرتے تھے کہ آنسوؤن سے رخسار کٹ گئے تھے اور دانت اور استخوان نظر آتے تھے
جب حضرت زکریا پیغمبر سمجھاتے تھے تو کہتے کہ مین دوزخ کے خوف سے روتا ہون
اور دوزخ مین ایک جای سخت عذاب کی ہے اسکا نام غضبان ہے اسمین آتش کے
پہاڑ ہین کہ دور سے آدمیون کو اپنی طرف کھینچتے ہین مگر جو شخص کہ خدا کے خوف سے
رویا کرتا ہے اسکو خدا بچاتا ہے اور روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت رویا
کرتے تھے سبب سے اس خوف کے کہ تین بار تمام عمر مین کچھ خطا ہوئی تھی سو حق تعالی
نے اپنی مہربانی سے وحی بھیجا کہ دوست دوست سے ڈرتا نہین ہے تب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کئی کہ الٰہی جس وقت خطا کو یاد کرتا ہون تو تیری خاوندیکی
خوف سے تیری دوستی کا بھروسا بھول جاتا ہون اور روایت ہے کہ ایک بزرگ نے
خواب مین حضرت ابوبکر کتانی کو روتے ہوئے اور ایک قبر پہ کھڑے ہوئے دیکھے سبب
اسکا پوچھے تب وہ فرمائی کہ قبرستان مین ہزار جنازون مین سے ایک جنازا ایمان کے
ساتھ آتا ہے اور باقی سب بے ایمان ہوکر آتے ہین نعوذ باللہ منہا حقتعالے فرمایا ہے

کو نہین پیدا کیا مین نے جنات اور انسان کو مگر واسطے بندگی کرنے کے اور بدلے مین
بندگی کی جنت فردوس کو میراث مقرر فرمایا ہی اور تمام نعمتان اور بلند مرتبے بندگی
کرنے والون کے واسطے مقرر ہین اور گناہ ایسی بری چیز ہی کہ خدا کی رحمت سے اور جنت
کی نعمتون سے اور بلند مرتبون سے محروم کرتا ہی اور اسکی حسرت کے غم مین رکھتا ہی اور
سوائے حسرت کے غضب الٰہی مین اور عذاب قبر اور عذاب حشر اور دوزخ مین گرفتار
کرتا ہی جو عذابون کو انتہا نہین اور اسکی مدت کو آخر نہین ہی اور موت تو بیشک
آویگی اور عمل کا بدلا تو یقین ہی کہ ہوگا اسواسطے ہر ایک آدمی کو لازم ہی کہ غفلت کو
چھوڑے اور خدا کو حاضر اور ناظر جانے اور شرم کرے اور اپنے اعمال کے نامے کی فضیحت سے
اور عذاب سے ڈرے اور سب گناہون سے جلدی توبہ کرے اگر کوئی بزرگ دین کے
ہاتھ پر توبہ نصیب ہو تو بہتر ہی نہین تو بھی دیر نکرکے جلدی توبہ کرے اور حقدارون کا
حق ادا کرے بقدر مقدور اور جس جس پر کہ کچھ ظلم کیا ہووے اسکو بقدر مقدور
راضی کرے اور بخشاوے اور حق تعالیٰ کریم ہی گناہ بندے کو جلد بخشتا ہی
جبکہ بندہ عاجزی کرے اور بخشش چاہے لاکن مخلوق سے گناہ بخشوانا چاہئے کہ انکے
گناہ انکے بخشنے سے بخشے جاتے ہین اگرچہ حق تعالیٰ قادر ہی کہ چاہے تو مخلوق سے
بھی بخشواتا ہی لاکن آپ بخشوانا بہتر ہی اگر کسی سے بہت بڑے گناہ ہوے ہون
تو بھی لازم ہی کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہووے کہ ناامیدی بہت بڑا گناہ ہی اور
کفر ہی حق تعالیٰ نے فرمایا ہی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ

قطع نہین کیئے کہ لوگ خوف سے گناہ کبیرہ کا اور اوسکے عذاب کے گناہ صغیرہ سے بھی
بچین اور فرمائے ہین کہ گناہ صغیرہ جبکہ کوئی شخص جانکر کرے یا بہت کرے
تو وہ بھی گناہ کبیرہ کا حکم رکھتا ہی اور ہر ایک گناہ صغیرہ اور کبیرہ مین غضب خدا کا
مخفی رہتا ہی دونون سے پرہیز کرنا لازم ہی فقط اور وہی کتاب مین یہہ روایات ہین
کہ حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام خوف سے خدا کے دوزخ کے عذاب کے سبب سے ایسا
رویا کرتے تھے کہ آنسوون سے رخسار کٹ گئے تھے اور دانت اور استخوان نظر آتے تھے
جب حضرت زکریا پیغمبر سمجھاتے تھے تو کہتے کہ مین دوزخ کے خوف سے روتا ہون
اور دوزخ مین ایک جا سخت عذاب کی ہی اسکا نام غضبان ہی اسمین آتش کے
پہاڑ ہین کہ دور سے آدمیونکو اپنی طرف کھینچتے ہین مگر جو شخص کہ خدا کے خوف سے
رویا کرتا ہی اوسکو خدا بچاتا ہی اور روایت ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت رویا
کرتے تھے سبب سے اِس خوف کے کہ تین بار تمام عمر مین کچھ خطا ہوئی تھی سو حق تعالیٰ نے
اپنی مہربانی سے وحی بھیجا کہ دوست دوست سے ڈرتا نہین ہی تب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیئے کہ الٰہی جسوقت خطا کو یاد کرتا ہون تو تیری تماوندی کے
خوف سے تیری دوستی کا بھروسا بھول جاتا ہون اور روایت ہی کہ ایک بزرگ نے
خواب مین حضرت ابوبکر کتانی کو روتے ہوئے اور ایک قبر پر کھڑے ہوئے دیکھے سبب
اسکا پوچھے تب وہ فرمائے کہ قبرستان مین ہزار جنازون مین سے ایک جنازہ ایمان کے
ساتھہ آتا ہی اور باقی سب بے ایمان ہو کر آتے ہین فقط انتباہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی

کہ ہمین پیدا کیا ہین مے جنات اور انسان کو مگر واسطے بندگی کرنے کے اور بدلے مین
بندگی کی جنت فردوس کو میراث مقرر فرمایا ہی اور تمام نعمتان اور بلند مرتبے بندگی
کرنے والون کے واسطے مقرر ہین اور گناہ ایسی بُری چیز ہی کہ خدا کی رحمت سے اور جنت
کی نعمتون سے اور بلند مرتبون سے محروم کرتا ہی اور اسکی حسرت کے غم مین رکھتا ہی اور
سوا حسرت کے غضب الٰہی مین اور عذاب قبر اور عذاب حشر اور دوزخ مین گرفتار
کرتا ہی جو عذابون کو انتہا نہین اور اسکی مدت کو آخر نہین ہی اور موت تو بیشک
آویگی اور عمل کا بدلا تو یقین ہی کہ ہوگا اسواسطے ہر ایک آدمی کو لازم ہی کہ غفلت کو
چھوڑے اور خدا کو حاضر اور ناظر جانے اور شرم کرے اور اپنے اعمال کے نامے کی فضیحت سے
اور عذاب سے ڈرے اور سب گناہون سے جلدی توبہ کرے اگر کوئی بزرگ دین کے
ہاتھ پر توبہ نصیب ہو تو بہتر ہی نہین تو بھی دیر نکرکے جلدی توبہ کرے اور حقدارون کا
حق ادا کرے بقدر مقدور اور جس جس پر کہ کچھ ظلم کیا ہووے اسکو بقدر مقدور
راضی کرے اور بخشاوے اور حق تعالیٰ کریم ہی گناہ بندے کو جلد بخشتا ہی
جبکہ بندہ عاجزی کرے اور بخشش چاہے لاکن مخلوق سے گناہ بخشوانا چاہئیے کہ لوگ
گناہ انکے بخشنے سے بخشے جاتے ہین اگرچہ حق تعالیٰ قادر ہی کہ چاہے تو مخلوق سے
بھی بخشوا تا ہی لاکن آپ بخشوانا بہتر ہی اگر کسی سے بہت بڑے گناہ ہوئے ہون
تو بھی لازم ہی کہ خدا کی رحمت سے نا امید نہووے کہ نا امیدی بہت بڑا گناہ ہی اور
نفر ہی حق تعالیٰ نے فرمایا ہی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ

لا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ یعنے کہ یا رسول اللہ تم کہو میرے بندونکو جو بڑی گناہ کئی ہین ناامید مت رہو اللہ کے رحمت سی تحقیق حق تعالے بخشیگا تمام گناہونکو تحقیق کہ وہ بخشنی والا اور رحم کرنے والا ہی فقط اگرچہ کہ حقتعالے یہ ایت اپنی رحمت سی فرمایا ہی کہ کوئی ناامید نہو لاکن اسی مقام پر یہ بہی فرمایا ہی وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ الی آخرہ یعنی کہ پشیمان ہو گناہون سی اور پہرو اپنے رب کے طرف اور فرمان برداری کرو اسکے پیشتر اس سے کہ آوی تم پر عذاب پہر مدد نا ملیگی فقط یعنے موت آنی کے پہلے غفلت چہوڑ کر توبہ کرکے تقوی اختیار کرو فقط اور تقوی کی کیفیت اور فکر خدا کی بزرگی ابتدا مین کتاب کے بیچ قصیدہ کی مفصل مذکور ہو چکا ہی اسکے مطابق عمل کرنے سے دوجہان کی بلند مرتبے حاصل ہوتے ہین یا الٰہی تمام مسلمانونکو اور اس حقیر کو یہ نعمت عظمی نصیب کر بطفیل رحمت للعالمین کے آمین یا رب العالمین

فصل تیسری بیان مین وسوسونکے

اور علاج انکی فرمایا حق تعالی نے قرآن مجید مین سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الی اخرہ یعنے تم کہو یا رسول اللہ کہ مین پناہ مین آیا لوگون کی رب کی لوگون کی بادشاہ کے لوگون کی پوجی ہوئی کی بدی سے اسکی جو جہنکاری اور چہپ جاوی اور جو خیال ڈالتا ہی لوگون کے سینے مین جنات مین سی اور آدمیون مین سی اور فرمائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کہ شیطان محتاجی سے ڈراتا ہے اور حق بات کو جھٹلاتا ہے اور بری کام سکھلاتا ہے، اور فرشتہ خوش خبری دیتا ہے ساتھ نیک کاموں کی اور تصدیق کرتا ہے حق باتوں کی اور نیک کاموں کے پھر جسنے اپنی دلمین فرشتے کا اثر پایا تو حمد کرے اللہ کی اور جسنے اپنے دلمین شیطان کا اثر پایا تو چاہیے کہ پناہ مانگے اللہ سے اور امام غزالی رح فرمائی کہ آدمی کے دلمین جتنے خطرات آتے ہین سو تمام خدای تعالے کے ہی طرف سے ہین لاکن اسمین چار قسم ہین اول وہ خطرا ہے جو خدا کیطرف سے دلمین پیدا ہوتا ہے اسکو خاطر غیبی کہتے ہین دوسرا وہ خطرا کہ فرشتے کی نصیحت کرنے سے دلمین پیدا ہوتا ہے اس فرشتے کو ملہم اور اس خطرے کو الہام کہتے ہین یہہ دونو طرح کے خطرے اکثر نیک کام کے رغبت دلاتی ہین اور تیسرا خطرا وہ ہے کہ موافق رغبت نفس کے ہوا و ہوس کی خواہش دلمین پیدا کرے اس خطرے کو ہوای نفسی کہتے ہین اور چوتھا خطرا وہ ہے کہ شیطان کے اغوا سے دلمین پیدا ہوتا ہے اسکو وسوسہ کہتے ہین اور یہہ دو طرح کی اخیر کی جو نفسانی اور شیطانی خطرے ہین سو اکثر برے کام کے رغبت دلاتے ہین اگر کوئی چاہے کہ نیک خطرے اور بد خطرے کو پہچانے تو چاہیے کہ تین طرح سے دیکھے اول یہہ کہ اگر وہ خطرا شریعت مین اچھا کام ہے تو اسپر عمل کرے اگر برا کام ہے تو اسے دلسے دور کرے دوسرا یہہ کہ اگر صالحین اس خطرے کی موافق عمل کئے ہین تو اسپر عمل کرے اگر اس سے پرہیز کرے ہین تو پرہیز کرے تیسرا یہہ کہ اگر اس خطرے کی موافق عمل کرنے مین نفس کو نفرت ہے

تو اسپر عمل کرے اور اگر نفس کو رغبت ہی تو اسپر عمل نکرے کہ وہ خطرہ نفسانی یا
یا شیطانی ہوگا اور جاننا چاہئے کہ شیطان آدمی کی عداوت کے لئے پیدا ہوا ہو
آدمی کو سواے کفر مین اور گناہ مین گرفتار کرنیکے اور دوزخی بنانے کی خاموش
نہین رہتا ہی اسکو دفع کرنا بہت ضرور ہی اور وہ چند کامون سو مقصود ہوتا ہی اول
یہہ کہ ہر وقت اسکی ہاتھہ سی خدا کی پناہ مانگتا رہی حقتعالے تجکو اسپر غالب کردیگا
دوسرا یہہ کہ اسکے کہے کے برخلاف رات دن عمل کرتا رہی اور محنت اور ریاضت
اس کام مین بہت کرے کہ حقتعالی کے پاس بڑا اجر ہی جنت اور دیدار خدا کی مقابلے مین دنیا کے
محنت کیا چیز ہی تیسرا یہہ کہ تو ہمیشہ خدا کے ذکر مین دلکو مشغول رکھہ تو شیطان
ضرور دلسے بھاگتا ہی چوتھا یہہ کہ تو ہرگز اسکے وسوسونکے طرف متوجہ نہو
کہ شیطان مانند بھونکتے کتے کے ہی کہ جب تک اسکے بھونکنے پر متوجہ ہی وہ بھونکتا ہی
جب تو خاموش ہووے وہ خاموش ہوتا ہی اور جبتک تو شیطان کے وسوسون
پر متوجہ ہوا کریگا تب تک وسوسی زیادہ کرتا رہیگا اور جب تو اسکے وسوسون پر
متوجہ نہوگا تو وہ خود بخود خاموش ہو جاویگا پانچوان یہہ کہ جب تو اسکی مکرونکو
اور وسوسونکو پہچانیگا تب تجہ پر جرات نکر سکیگا چاہئے کہ تو اسکے مکر پہچانی
اور اسسی بچے اور ادہر متوجہ نہووے اور اسکے مکر اور وسوسی بہت ہین کہ شب و
روز مانند تیرونکے دلپر پھینکتا ہی ازان جملہ اول یہہ ہی کہ مطلقا عبادت سے
باز رکھتا ہی اور غافل رکھتا ہی اگر کوئی کہی کہ مجکو توشہ آخرت کا ضرور ہے تب

دوسرا حیلہ ایسا کرتا ہی کہ کہتا ہی کہ تجھ جلدی کی حاجت نہین ہی ابھی تیری
عمر بہت باقی ہی فقط جب کوئی کہے کہ حیات کا کب اعتبار ہی اور پھر دنکا عمل جلد
اگر آج کا عمل کل کرون تو کل کا عمل کب کرون تو تب تیسری حجت نکالتا ہی اور
کہتا ہی کہ عبادتکو جلد لیسے کیا کر فقط اس بات سی غرض اسکی یہہ ہی کہ ارکان
برابر ادا نہون اور عبادت ناقص ہو فقط اگر کوئی کہے کہ مین آہستگی سے کرونگا کہ میرا
عمل اگرچہ تھوڑا ہووے ارکان برابر ادا ہونا بہتر ہی بہت عمل سے فقط تب چوتھے
طور سے مکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ خلایق کو بتانی کو خوب آہستگی سے اور تعدیل سے عبادت
کر فقط غرض یہہ کہ ریا کی بلا مین گرفتار کرے اگر کوئی عاقل کہی کہ خلق کا دیکھنا
کیا کام آویگا کچھ فائدہ نہین ہی فقط تو تب تکبر کی راہ سی آتا ہی اور کہتا ہی کہ تجھ سا
بندہ مخلص خاص خدا کا کوئی نہین ہی ایسا عالم ایسا ہوشیار کہان ہی اور جب
اسکو ورد کرے تو پھر مکر کی راہ سی کہتا ہی کہ عبادتکو خلوت مین بخوبی ادا کیا کر
البتہ حقتعالے تیرا حال خلایق پر بخوبی آشکارا کریگا فقط اس سے یہہ غرض رکھتا ہی
کہ عمل مین ریای خفی پیدا ہو فقط اگر کوئی کہی کہ مجھی عبادت ظاہر ہونے سی کیا کام ہی
مین بندہ ہون طاعت میرا کام ہی خدا یتعالی مالک ہی جاہے مخفی کرنے چاہی ظاہر
کرنے اور خلق کو کیا قدرت ہی جو انکو عبادت ظاہر ہونے سے کچھ حاصل ہو فقط
تب ساتوین طور سی مکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اے انسان عمل کی تجکو کچھ حاجت نہین
ہی اگر تو نیک بخت ہی تو ترک کرنا عمل کا تجھ نقصان نکریگا اگر بدبخت ہی تو عمل فائدہ

نکریگا فقط اگر یون جواب دیجئی کہ مین بندہ ہون کام میرا فرمان برداری ہی اور
سعادت اور شقاوت سی غرض نہین ہی اگر بدبخت ہون تو بھی عبادتکا محتاج ہون
کیونکہ مین اپنی کو ملامت نکرونگا کہ یہہ بدبختی میرے سبب سی ہوئے اور دوزخ مین
جانا فرمان برداری سے بہتر ہی اگ مین جانے نافرمانی سی اور خوب جانتا ہون کہ
خدای تعالے طاعت کے سبب سی کسیکو عذاب نکریگا بلکہ ثواب کا وعدہ کیا ہی
وہ کریم ہی وعدہ خلاف نکریگا فقط تو جب اور دوسرے مکر دن سی درپیش آتا ہی
اور ہر ایک عبادت اور نیکی کے کام مین مانند نماز و روزہ اور زکات اور حج اور
خیرات و صلہ رحم و حسنات مین اسی طرح کے مکر دینی درپیش آتا ہی اور انواع کے
شبہی اور خلل دلمین ڈالتا اور ایمان سی پہرانے کے لئے اور مشرک بنانے کے لئے
بہت مکر اور کوشش بہت کرتا ہی اور نفس امارہ کو بھی اپنا شریک کرکے کبھی لذتون کی
رغبت دلاتا ہی اور کبھی تکبر مین اور عداوت مین ڈالتا ہی اور کبھی مفلسی سے
ڈراکر طلب دنیا مین اور مال حرام مین گرفتار کرتا ہی مطلب اسکا یہی ہی کہ تمام
عبادتون سی اور نیکیون سے دور رکھی اور کفر اور گناہون مین گرفتار کرکے دوزخی
بناوے نیک بندونکو لازم ہی کہ اول اسکی مکر جو لکھی گئے مین سو خوب پہچانے
اور اسکی برخلاف عمل کرے دویم متابعت شریعت کی اختیار کرے جو امر ہے
سو کرے اور جو منع ہی سو نکرے اسمین کوئی شبہہ کو دخل نا دیوے سویم جو
جو کام واسطے دفع کرنے شیطان کے مذکور ہو چکے مانند متوجہ ہونے طرف

وسوسے اسکے اور کام کرنا برخلاف خواہش نفس امارہ کے اور برخلاف خواہش اسکی
اور پناہ مانگتی رہنا خدا یتعالیٰ سے بدی سے اسکی اور اختیار کرنا دلمین خدا کے
ذکر کو اور سونپنا اور توکل کرنا سب کام اوپر خدا کے اور ترک کرنا ہوا اور غضب اور
تکبر وغیرہ تمام بد صفتونکا موافق مقدور کے اختیار کرے یہ چوتھا احسان کی
صفت اختیار کرے یعنی ایسا یقین رکھے کہ خدا حاضر ہے اور انکو ہمیشہ
دیکھتا رہتا ہے اور کوشش کر کے یہہ اعتقاد درست یہ یقین رکھے اور شبہہ کو دخل
نہ دیوے اور شریعت اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستقیم رہے اور ذکر سے
حق تعالیٰ کے کبھی غافل نہ رہے اگر فضل و عنایت سے حق تعالیٰ کی پیر کامل سے بیعت
نصیب ہو تو دولت بیقیاس اور نور علیٰ نور ہے نہین تو اسی کاموں پہ مستقیم
رہے اسمین امید ہے کہ حقتعالیٰ شیطان اور نفس امارہ کے شر سے بچا دیوے اور دل کو
ایسی روشنائی اور بینائی عنایت فرمادے کہ معرفت الٰہی کے دل پہ تجلی کرے
تب عظمت اور قدرت اور جلال اور جمال اور وسعت رحمت حقتعالیٰ کی دلپر ظاہر
ہوونگی اور عجائب وجہان کے اور اسرار اور بلند درجے قرب کے اور بینہایت
نعمتان حقتعالیٰ کی کشف ہوونگی اور وعدہ روز ازل کا دلکو ظاہر ہوسکے
دل عشق مین غرق اور بیخود رہیگا اور تن دنیا مین اور دل خدا کے قرب مین
رہیگا اسوقت دلکو خدا کی معرفت کے نور سے ایسی بینائی اور قوت حاصل
ہوگی کہ شیطانکے مکر اور نفس امارہ کے فریب بخوبی معاینہ کریگا اور قوت سے

ایمان کی دفع کریگا اور نفس اور شیطان پر غالب رہیگا اور خدا کی عنایت سے بیفکر اور خوش رہیگا
اور جبکہ سالک کو لذت اور انس سات جمال حضرت آلہیت کے حاصل ہوگی تو ہمیشہ اسی
لذت مین غرق رہیگا تمام نعمتان دونو جہان کی اس کے مقابلے مین مختصر دیکھیگا یہہ
نعمت بیقیاس فضل الہی پر موقوف ہی لاکن آدمی کو لازم ہی کہ بقدر مقدور محنت مین
قصور نکرے تاکہ ہمیشہ پشیمان اور غمگین نرہی حقتعالے اپنی پناہ مین رکھے اور یہہ
نعمت عطا ہمکو اور تمام مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین

فصل چوتھی

بیانمین احوال قبر کی فرمایا حقتعالے نی یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ
وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ یعنے ثابت رکھتا ہی اللہ ایماندارونکو سچے بات ہمکہ وہ
بات کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی زندگانی مین دنیا کی
ف یعنی تمام عمر کسی بلا مین ایمان سے نہین پہرتے اور موت کے وقت بہی اسی
اعتقاد کی سات مرتے ہین فقط اور چھوڑ دیتا ہی اللہ ظالمون کو کہ انکو راستا کلمے
کا کسی جاے نہین ملتا ہی اور جو چاہتا ہی اللہ سو وہی کرتا ہی فقط اور روایت ہی
مشکات شریف مین براء ابن عازب رض سے کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آتے ہین میت کے پاس قبر مین دو فرشتے پہر بٹہاتے ہین اسکو
اور کہتے ہین اسکو کون ہی رب تیرا سو وہ کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی پہر کہتے ہین اسکو
کیا ہی دین تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پہر کہتے ہین اسکو کون ہی یہہ شخص

لہ بھیجا گیا تم مین تب وہ کہتا ہی کہ رسول ہین اللہ کے پھر کہتے ہین اسکو کسن چیز نے
معلوم کروایا تجکو تب وہ کہتا ہی کہ پڑھا مین نے کتاب اللہ کی پھر ایمان لایا مین نے
اسپر اور سچ جانا مین نے اسکو سو یہہ قول ہی اللہ کا ثابت رکھیگا اللہ ان لوگونکو کہ ایمان
لائی قول ثابت پر آخر آیت تک فرمائی پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سی کہ سچ کہا میرے
بندی نے سو بچھاؤ واسطے اسکی بچھونا بہشت کا اور پوشاک پہناؤ اسکو بہشت کا اور
کھول دو اسکے واسطے دروازہ بہشت کی طرف سے پھر کھولا جاتا ہی دروازہ پھر آتے
ہی اسکو ہوا اور خوش بوئی اسکی اور کشادہ کی جاتی ہی اسکی واسطے قبر مین اسکے
نگاہ کی درازی تک یعنے جہانتک اسکی نگاہ جاتی ہے وہانتک قبر کشادہ ہوتی
ہی پھر ذکر فرمائی حضرت ع نے کافر کی موت کا اور فرمائی پھر ڈالے جاتی ہی روح
کافر کی اسکے بدن مین اور آتی ہین اسکی پاس دو فرشتی پھر بٹھاتے ہین اسکو
پھر کہتے ہین کون ہی رب تیرا تب وہ کہتا ہی کہ ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر کہتی ہین اسکو کیا ہے
دین تیرا تب کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر کہتی ہین کون ہی یہہ شخص جو بھیجا گیا تھا تم پاس تب
کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سی کہ جھوٹ کہا سو بچھاؤ اسکی واسطے
بچھونا آگ سے اور پہناؤ اسکو پوشاک آگ سے اور کھول دو اسکے واسطی دروازہ
دوزخ کیطرف سی پھر آتی ہی اسکو گرمی اور لوہ اسکی اور تنگ کیجاتی ہی اسپر قبر اسکی
یہانتک کہ ادہر کی ادہر ہو جاتی ہین قبر مین پسلیان اسکی پھر مقرر کیا جاتا
ہے اسکی لیے فرشتہ اندھا اور بہرا اور ہوتا ہی اسکی پاس گرز لوہی کا اگر

مارے اس سے پہاڑ کو بیشک ہو جاوے خاک پھر مارتا ہے اسکو اس سے سخت ملا کہ
چلاتا ہے بڑے زور سے سنتا ہے اسکو جو بیچ مین ہے مشرق اور مغرب کے سواے
آدمی اور جن کے **ف** یعنی آدمی اور جن کو واسطے نہین سناتے ہین کہ جسمین
کارخانہ دنیا کے گذران کا موقوف ہو جاوے اور قبر کے عذاب کو نہ دیکھی تک ایمان لانا چاہیے
سو یہہ بات بھی باقی نہین رہی کہ فقط پھر ہو جاتا ہے اسکا بدن خاک پھر ڈالتے ہین اسمین
روح کو **ف** یعنی اسیطرح بار بار مارتے اور جلاتے عذاب دیتے رہتے ہین اور روایت ہی امیر
سے کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوتے دفن سے میت کے
کھڑے ہوتے اسکی قبر کے پاس اور فرمایا گناہ بخشوا اپنے بھائی کا پھر مانگو اسکے لیے
ثابت رہنا کیونکہ وہ بیشک اسوقت پوچھا جاتا ہے اور فرمایا کہ بیشک مقرر کیے جاتے
ہین کافر کی قبر مین ننانوے اژدہے کاٹتے ہین اور ڈستے ہین اسکو جب تک کہ ہو
قیامت اگر کوئی اژدہا اسمین سے پھنکار مارے زمین مین تو نہ اگاوے زمین سبزہ
روایت ہین یہہ احادیث مشکات شریف مین **فصل پانچوین** بیان مین
بچنے کی گمراہی سے بدعتون کے اور مضبوط پکڑنے احکام کتاب اللہ کے اور سنت
حضرت رسول اللہ کی فرمایا حق تعالی نے مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا
نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ یعنی جو حکم فرمایا تمکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سو اسپر قائل کرو اور جس کام سے منع فرمایا تمکو سو پرہیز کرو اس سے اور ڈرو
اللہ سے **ف** یعنی نافرمانی رسول صلعم کی ہرگز مت کرو اور فرمایا وَھٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا

فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

یعنے جو قرآن شریف مین مذکور ہی سو وہ میرا ستا ہی سیدھا **ف** یعنی بیشک یہہ راہ بہشت کو اور رحمت بی نہایت کو پہونچاتی ہی فقط پھر تم پیروی اسکی کرو اور مت کرو پیروی دوسرے راستون کی پھر وہ راستے مختلف جدا کر دینگے تمکو حق کی راہ سی یہہ کتاب اللہ کی پیروی کرنیکے وصیت فرمایا ہی تمکو حق تعالے شاید کہ تم بچو گمراہی سی فقط اور روایت ہی کتاب مشکات شریف مین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد حمد اور صلوات کی تحقیق بہترین باتون کی کتاب اللہ کی ہی اور بہترین راہون مین راہ محمد کی ہی اور بدترین کامون کا وہ کام ہی کہ نئی سر نکالا گیا ہی دین مین اور جو بدعت ہی گمراہی ہی اور روایت ہی کہ آے تین شخص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پوچھتے ہوے حال عبادت نبی صلعم کا پھر جبکہ سنی تو گویا کہ کم جانی اسکو اور کہی ہم برابر نہین ہین نبی صلعم کے بخشا خدا نے انکی اگلی اور پچھلی گناہ کو پھر کہا ایک نے میں نماز کیا کرونگا تمام شب ہمیشہ اور کہا دوسرا کہ مین روزہ رکھا کرونگا ہمیشہ اور کہا تیسرا کہ مین الگ رہونگا عورتون سے ہمیشہ اور نکاح نکرونگا پھر آئی نبی صلعم انکے پاس اور فرمایے تمہی نے کہی تھی ایسا اور ایسا خبردار رہو قسم اللہ کی مین تم سے زیادہ ڈر رکھتا ہون اللہ کا اور تم سے زیادہ پرہیزگار ہون پر مین روزہ بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور روتے بھی رکھتا ہون اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون عورتونسی سو جسنے موں موڑا میرے طریقے سے پس وہ مجھ سے نہین ہے اور فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین ہو سکتا کوئی بھی تم مین کا یہانتک

کہ خواہش اسکی تابع اس چیز کے ہو کہ لایا ہون مین اسکو **ف** یعنے قران اور حدیث شریف فقط اور فرمائی کہ بیشک آویگا میری امت پر جیسا کہ آیا ہی بنی اسرائیل پر موافق اور ٹھیک ٹھیک یہانتک کہ مقابنی اسرائیل مین سی کوئی شخص کہ آیا اپنی ماں پاس کھلا کھلے بیشک ہوگا میری امت مین وہ شخص کہ کریگا یہہ فعل بد اور تحقیق بنی اسرائیل ہوئے متفرق بہتر مذہب پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر مذہب پر وہ سب دوزخ مین ایک مذہب والا عرض کیی صحابہ نے کون ہی وہ ایک مذہب یا رسول اللہ فرمائی وہ راہ جسپر مین ہون اور میرے اصحاب اور تحقیق نکلینگے میرے امت مین کتنی قوم اثر کریگا انمین خواہشان نفسانی جیسا کہ اثر کرتا ہی زہر دیوانی کتے کا کتے کے کاٹی ہوئی کو فقط اور فرمائی کہ بیشک اللہ نہین جمع کریگا امت محمد کو گمراہی پر اور ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہی اور جو شخص جدا ہوا جماعت سی جا پڑا آگ مین اور فرمائی جسنی کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن مین رہی لوگ اسکی شرارت سی داخل ہوگا بہشت مین اور فرمائی نازل ہوا قران پانچ طرح پر حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور مثالین پھر حلال کو جانو حلال کو اور حرام کو جانو حرام اور عمل کرو محکم پر اور ایمان لاؤ متشابہ پر اور عبرت پکڑو ساتھہ مثالون کے اور فرمائی تحقیق شیطان بھیڑیا ہی آدمی کا مانند بھیڑیئی بکری کی لیتا ہی منڈی سی پھوٹی ہوئی بکری کو اور دور ہونی والی کو اور کنارہ والی کو سو بچو تم دو پھاڑ کے بیچ کی راہ سے اور لازم پکڑو جماعت کو جس راہ پر بہت لوگ ہون اور فرمائی چھوڑا ہون مین دو چیزین تم مین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جب تک کہ پکڑے رہوگے ان دونوکو وہ کیا ہی کتاب اللہ کی اور سنت

اسکے رسول کی اور فرمایا جسنے پیروی کیا کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت
ہوگا آخرت مین پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ
لَا یَشْقٰی یعنے جسنے پیروی کیا میرے ہدایت کی پہر نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا اور فرمایا
کہ شرع کے حکم تین طرح کے ہین ایک حکم وہ ہی کہ ظاہر ہی راہ پہ ہونا اسکا پھر پیروی کر تو اسکی
اور ایک حکم ظاہر ہی گمراہی اسکی پھر بچ تو اس سی اور ایک حکم ہی کہ اختلاف کیا گیا ہے
اسمین پہر سونپ اسکو اللہ عز وجل کیطرف فقط اور فرمایا جسنی تعظیم کری بدعت والی کی
پہر تحقیق کہ ان سنے مدد کیا گرانے پہ اسلام کی فقط اور فرمائی کہ جسنے دلیل پکڑا میری
سنت پہ میری امت کی بگڑنے کے وقت مین تو اسکے واسطے ہی ثواب سو شہیدون کا اور فرمایا
انس رضا کو اگر قدرت رکھتا ہی تو کہ صبح کرے اور شام کرے اس حالمین کہ نہین ہی تیرے دلمین
کینہ کسی سے تو کر کہ یہہ ہی سنت میری اور جسنی دوست رکھا سنت میری سو دوست رکھا مجہکو اور جو دوست رکھا
مجہکو وہ ہوگا میرے ساتہ بہشت مین اور فرمائی کہ خبردار ہو دیا گیا ہون مین قرآن اور مانند
اسکا اسکے ساتہ خبردار ہو قریب ہی کہ ایک شخص پیٹ بہرا اپنی چپہر کہٹ پہ پڑا ہوا کہیگا
اختیار کرو تم اس قرآن کو اور جو پاؤ قرآن مین حلال سو حلال جانو اسکو اور جو پاؤ قرآن مین
حرام سو حرام جانو اسکو اور بیشک جو چیز کہ حرام کیا ہی رسول اللہ کا مانند اس چیز کے ہی
کہ حرام کیا اللہ نے سن رکھو نہین حلال ہی تمہارے واسطے گدہا بستی اور نہ نیش دندان
والا درندہ جانورون مین سے ف: جیسا کہ باگ اور چیتا اور ریچ وغیرہ فقط اور پڑا ہوا
مال ذمی کا مگر یہہ کہ بےپروا ہو دس سے مالک اور جو شخص کہ مہمان ہو کسی قوم کا پہر لازم ہی

پہر لازم ہی کہ معافی کرین انکی پہر اگر معافی نکرین اسکی تو پہر اسکو پہنچتا ہی کہ سلائے بقدر معافی اپنی
اور فرمائے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بہر پہر تحقیق نکالا ان نے
حلقہ اسلام کا اپنی گردن سے اور فرمائے جسنے کہ بلایا سیدہی راہ کیطرف ہوگا
اس کے لئے ثواب مانند ان لوگون کے کہ پیروی کیا اسکے نہین کم کرتا یہہ ثواب ملنا
ان کے ثواب مین سے کچہہ اور جسنی بلایا گمراہی کیطرف ہوگا اسپر گناہ مانند گناہ ان
لوگون کے کہ پیروی کرے اسکی نہین کم کرتا یہہ گنہگار ہونا انکی گناہ مین سے کچہہ اور
روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہ پڑہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یہہ آیت وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ
هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ تا آخر آیہ اُولُو الْاَلْبَابِ یعنے وہ اللہ ایسا ہی جو اتارا
تجہہ پر قرآن کو اسکی بعضی آیتین محکم ہین ف یعنے ایک ہی معنے رکہتے ہین فقط
سو وہ آیتین اصل قرآن کی ہین اور دوسری آیتین متشابہ ہین ف یعنے
دو تین معنے ہو سکتے ہین فقط سو جنکی دل پہرے ہوئے ہین ف یعنی گمراہ
ہین فقط سو وہ ڈہونڈتے ہین انکی ڈہب والے آیتون سے تماشا گمراہی کا
اور تلاش کرتے ہین انکی کل بٹہانے کو اور انکی کل کوئے نہین جانتا بسوائے اللہ کے
اور جو مضبوط ایمان والے ہین سو وہ کہتے ہین اسپر ہم ایمان لائے سب کچہہ ہمارے رب
کیطرف سے ہی اور سمجہائی وہی سمجہتی ہین جنکو عقل ہی فقط کہی حضرت عائشہ رض
نے کہ پہر فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہر جسوقت

دیکھو گی تو ان لوگونکو کہ پیروی کرتے ہین اس چیز کی کہ متشابہ ہی قرآن سے پھر
وہ لوگ وہی ہین کہ نام رکھا انکا اللہ نے پھرے ہوئی دل کی سو بچتے رہو ان سے فقط
اور فرمائی کہ ہونگے اخری زمانی مین دجالین جھوٹ کہنیوالے لاوینگی تمہاری پاس
حدیثین کہ نہین سنا تمنے اور نہ تمہارے باپون نے سو تم بچو ان سے کہ نہ گمراہ کرین
تمکو اور نہ فتنے مین ڈالین تمکو اور روایت ہے کہ یہودی پڑھتے تورات کو عبرانی زبان مین
اور تفسیر کرتے اسکی عربی مین مسلمانون کیو اسطے پھر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ انکو اور کہو ایمان لائی ہم اللہ پر
اور جو چیز کہ اوتاری گئی ہماری طرف فقط اور فرمائی کہ نہین کوئی نبی کہ بھیجا اسکو اللہ نے
اسکی امت مین میرے پہلے مگر کہ تھے اسکی امت مین مددگار کہ لیتے تھے طریقہ
اسکا اور پیروی کرتے تھے اس کے حکم کے بعد اس کے حال یہہ ہے کہ پیچھے پیدا ہوے
ہین ناخلف کہتے ہین وہ چیز جو نہین کرتے اور کرتے ہین وہ چیز جو حکم نہین کئے گئے
سو جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ ہاتھ کے پھر وہ مومن ہے اور جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ
زبان کے سو وہ مومن ہے اور جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ دل اپنی کے سو وہ مومن ہے اور نہین ہے پیچھے
اسکے مرتبہ ایمان سے رائی کے دانے برابر اور فرمائی کہ تحقیق دین سمٹ جاویگا حجاز کیطرف جیسا کہ
سمٹ جاتا ہے سانپ اپنی بل کیطرف اور بیشک جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسا کہ
جگہہ پکڑتی ہے بکری پہاڑ کی چوٹی پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا غریب اور ہوویگا
جیسا کہ ابتدا مین تھا پھر خوش حالی ہو غربا کو اور غربا وہ ہین جو درست کرینگے

سن ہجر نگو کہ بگاڑا لوگون نے میرے پیچھے میری سنت کو فقط اور فرمائی کہ نہین گمراہ
ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اسپر مگر کہ دئی گئے جھگڑا پھر پڑہی حضرت نے
یہ آیت مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ یعنے نہین بیان کرتے
اسکو تیرے واسطے مگر جھگڑنے کے واسطے بلکہ وہ قوم جھگڑالو ہین فقط اور فرمائے
سختی نکرو اپنی جان پر ف یعنے شریعت کی عبادتون سی بہ خلاف سختی نکرو
فقط پھر سختی کریگا اللہ تم پر پھر تحقیق ایک قوم نے سختی کی اپنی جانون پر پھر سختی کیا
اللہ نے ان پر سو باقی رہی ہوئی ان نصاری کے اور یہود کی عبادت خانون مین یہ
کہ انکی لئے اللہ نے فرمایا ہی وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا آخر آیت تک
یعنے دنیا کا چھوڑنا انہون نے نیا نکالا کہ ہمنی نہین لکھی تھی انپر پھر اسکے رعایت بھی ہو نکی
نہین کی **فصل چھٹی** بیان مین علم کے فضایل کے جنکی سبب سے دونو جہان
کے عذابون سے نجات حاصل ہوتی ہی اور دونو جہان کی نعمتین اور بزرگیان
حاصل ہوتی ہین اور علم صفت حقتعالے کی ہی اسکے فضایل بیحساب اور بیشمار
ہین اور فرمایا حق تعالے نے کہ گواہ ہوا اللہ اور ملائک اور علم والے لوگ اس بات
پر کہ نہین ہی کوئی معبود برحق وہی ف یعنے وہی اللہ جو عزت والا اور حکمت
والا ہی فقط اس آیت مین کیا بڑا مرتبہ علم والون کو ہی جو حقتعالے نے اپنی گواہی
اور اپنے فرشتون کی گواہی کے برابر عالمون کی گواہی کو معتبر فرمایا ہی اور اپنی تفات کے
مقدمے مین انکی گواہی معتبر فرمایا ہی اور فرمایا إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

یعنی تحقیق ڈرتے ہین اللہ سے اس کے پہچاننے والے بندو نمین سے فقط یعنے
جتنا علم خدا کے پہچاننت کا زیادہ ہوتا ہی اتنا ہی بندیکو خدا کا خوف زیادہ ہوتا ہی فقط
اور کتاب مشکات شریف مین روایات ہین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جو شخص کہ چلے ایک راہ مین کہ طلب کرتا ہو اسمین علم کو چلاتا ہی اللہ اسکو
بسبب اس کے ایک راہ بہشت کی راہون مین سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہین بازو
واسطے رضامندی طالب علم کے اور استغفار کرتا ہی واسطے طالب علم کے جو آسمانو نمین ہی اور جو کہ زمین مین ہی
اور مچھلیان پانی مین اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند بزرگی چودھوین رات کے
چاند کی ہی تمام تارون پر اور تحقیق عالم وارث پیغمبرون کے ہین اور تحقیق پیغمبرون
نے وارث نکیا کسیکو دینار کا اور نہ درہم کا اور سوا اسکے نہین ہی کہ ورثہ چھوڑے
ہین علم کا پھر جسنے لیا علم کو حاصل کیا حصہ پورا اور فرمائی کہ بزرگی عالم کی عابد پر
مانند میرے بزرگی کے ہی تمہارے ادنا پر اور فرمائی تحقیق اللہ اور اسکی فرشتے اور
آسمان والی اور زمین والے اور چیونٹیاں اپنی بلون مین اور مچھلیان دعای خیر کرتی
ہین لوگون کو نیکی تعلیم کرنے والے پر فرمایا ہی کہ ایک فقیہ یعنے عالم سخت زیادہ ہے
شیطان پر ہزار عابد سے اور فرمائی طلب علم دین کے کرنا فرض ہی ہر مسلمان مرد
اور عورت پر اور رکھنے والا علم کا جسکو لیاقت نہین ہی مثل ہار پہنانے والے
ہی سور کی تئین موتیون کا اور سونیکا اور جواہر کا اور فرمائی جو شخص کہ نکلی علم کے
طلب مین پھر وہ اللہ کی راہ مین ہی جب تک کہ پھرے اور جو شخص کہ طلب کرے

علم کو ہوتا ہی کفارہ ان گناہون کا جو گذر گئی ہین اور فرمایا ئی کہ ہرگز ہیٹ نہین بھرتا
مومن کا نیکی سے ف یعنی علم سے کہ سنتا ہی اسکو یہان تک کہ ہوے نہایت
اسکا بہشت اور فرمائی کہ جو شخص کہ پوچھا گیا علم سو کہ جانتا ہی اسکو پیر چھپایا اسکو لگام
دیا جاویگا قیامت کے دن اگ کے لگام سے اور فرمائی جو شخص کہ طلب کرے علم کو
اسواسطے کہ جھگڑا کرے علما سے یا شکستین ڈالی بے وقوفون کو یا پھیرے بسبب اسکے
مونہہ لوگون کے اپنی طرف داخل کریگا اسکو اللہ آگ مین اور فرمائی جو شخص نے سیکھا علم کو اسطرح کا علم
کہ طلب کیجاتی ہی اس سے خوشی اللہ کی نہین سیکھا اسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب اسکی دنیا کو تو نہ پاویگا
بو بہشت کی قیامت کے دن اور فرمائی کہ پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو اور حدیث
بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بناوی مجہ پر جان بوجہ کر پیر چاہیے
کہ ڈھونڈے ٹھکانا اپنا اگ مین اور فرمائی کہ حسد نہین ہی مگر دو چیز مین ایک وہ شخص
کہ دیا اسکو اللہ مال اور توفیق خرچ کرنے کے حق کی راہ مین دوسرا وہ شخص کہ دیا
اللہ نے اسکو علم پیر وہ حکم کرتا ہی ساتھہ اس کے اور سکھلاتا ہی اسکو اور فرمائی
کہ جسوقت مرتا ہی آدمی سو قوف ہوجاتا ہی اس سے عمل اسکا مگر تین عمل صدقہ جاریہ
یا علم کہ نفع لیا جاوے اس سی یا اولاد نیک کہ دعا کرین اس کے واسطے اور فرمائی
جو شخص کہ دور کرے مومن سی سختی کو دنیا کے سختیو نمین سے دور کریگا اللہ اس سے
سختی کو سختیون مین سی قیامت کے دن کی اور جو شخص آسان کر دیا تنگدست پر آسان
کرے گا اللہ اسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنی پردہ پوشی کی مسلمان کے پردہ پوشی

لریگا اللہ اسکی دنیا اور آخرت مین اور اللہ مدد مین ہی بندے کے جب تلک کہ بندہ مدد
ہی اپنے بھائی کی اور جو شخص کہ چلے ایک راہ کہ ڈھونڈھتا ہی اس سے علم کو آسان کریگا
اللہ اس کے واسطے بسبب اس کی راہ بہشت کی اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی
گھر مین اللہ کے گھرون مین سے کہ پڑھین کتاب اللہ کو اور بیان کرین اسکی معنے آپس مین
مگر اترتی ہی ان پر تسکین اور ڈھانکتی ہی انکو رحمت اور گھیرتے ہین انکو فرشتے اور ذکر
کرتا ہی انکا اللہ ان لوگون مین جو نزدیک اسکے ہین اور جو شخص کہ تاخیر کرے اس کے
واسطے اسکی عمل نی نہ جلدی کریگا اس کے واسطے نسب اسکا اور فرمائی جو شخص
کہ یاد کرے میری امت کے فایدی کیواسطے چالیس حدیث امت کی دین کے کام مین
سے اوٹھاویگا اسکو اللہ فقیہ ف یعنے عالم دین کا بنا کر فقط اور ہونگا مین اس کے
لئے قیامت کی دن شفاعت کرنے والا اور گواہ اور فرمائی کہ جو شخص کہ کرے اپنے
تمام مقصدون کو ایک ہی مقصد ف یعنے مقصد آخرت کا فقط تو کفایت
کرے اسکو اللہ مقصد اسکی دنیا کا اور جو کہ پریشان کرے اسکو مقصدین احوال دنیا
کی نہین پرواہ رکھتا اللہ کہ کسی جنگل مین دنیا کی ہلاک ہووے وہ شخص اور فرمائی کہ
بدترین لوگون مین اللہ کے نزدیک مرتبی مین قیامت کی دن وہ عالم ہی کہ نفع
لیا اپنے علم سے ف یعنی دنیا کا مال پیدا کیا فقط اور فرمائی کہ جو شخص کہ آوے
اسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو تا کہ زندہ کرے ساتھ اس کے اسلام کو
پھر درمیان اسکی اور درمیان نبیون کے ایک درجے کا فرق ہی بہشت مین او

فرمائی کہ سیکھو تم علم اور سکھلاؤ لوگون کو اور سیکھو تم فرایض کو اور سکھلاؤ تم انکو
لوگون کو سیکھو تم قرآن کو اور سکھلاؤ اسکو لوگون کو پہر تحقیق مین ایک شخص ہون کہ
وفات دیا جاونگا اور علم قریب ہی کہ لے لیا جاویگا اور ظاہر ہونگی فتنے یہان تک کہ اختلاف
کرینگے دو شخص حکم فرض مین نہ پاوینگے کسیکو کہ فیصلہ کرے دونون کے درمیان اور
فرمائی کہ مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے اس سے مانند خزانے کے ہی کہ نہ خرچ کیا جاوے
اسمین سے اللہ کی راہ مین اور فرمائی کہ نہین خون کیا جاتا کوئی شخص ظلم سے مگر کہ ہوتا ہی آدم کے پہلے
بیٹے پر حصہ اسکی خون مین سے اسواسطے کہ اسنے پہلے طریقہ نکالا قتل کرنے کا اور فرمایا کہ جو شخص کہ کہی قرآن
اپنی عقل سے یا بغیر علم کے پہر چاہئے کہ ڈھونڈہے ٹھکانا اپنا دوزخ میں اور فرمائی کہ جسنے کہا قرآن میں
اپنی عقل سے پہر اچھا کہا تو بیشک اس نے خطا کیا اور فرمائی کہ جھگڑنا قرآن مین کفر ہی اور فرمائی کہ
ہلاک ہوئی وہ قوم کہ تہی تمہارے پہلے مگر اسی سبب سے کہ مارتی کتاب اللہ کی ایک آیت کو دوسری آیت سے
یعنی ایک مقام کی آیت پڑہی پہر دوسری مقام کی آیت پڑہی اور کہی کہ اس آیت
سے یہہ آیت خلاف پڑتی ہی فقط اور سوای اسکی نہین ہی کہ نازل ہوئی کتاب اللہ
کی سچای کرتی ہی بعضی اسکی بعضی کو ف یعنے ایک آیت دوسری آیت کو
سچا کرتی ہی فقط پہر جہوٹ نکرو بعضی اس کے کو بعضی سے اور جو جانو اسمین
سے تو کہو اور جو نہ جانو سو سونپو اسکو اسکی عالم کیطرف اور فرمائی کہ جو شخص کہ
راہ دکہلا دے نیکی کی پہر اس کے واسطے ہی ثواب اس نیکی کرنے والی کا اور
فرمائی کہ نازل کیا گیا قرآن سات لغت پہر واسطے ہر آیت کے اسمین ظاہر

اور باطن ہی اور واسطے ہر ایک حد ظاہر اور باطن کے مقام بلندہی اور فرمائی کہ علم
تین ہین ایک آیت محکم یا سنت جسکی سند ثابت ہی یا فرض جو مثل کتاب اور سنت
کے ہی اور جو چیز کہ سوای اس کے ہی بیہودہ بیفایدہ ہی اور فرمائی کہ کتنے لوگ میری
امت مین سے فقیہ ہونگی دین مین پڑہین گے قرآن اور کہین گے کہ جاوین ہم پاس
سرداروں کے پہر لین ہم انکی دنیا مین سے اور گوشہ لین ہم ان سی اپنا دین لئی ہوے
اور نہین ہوتا یہہ جیسا کہ نہین چنا جاتا درخت قتادہ سے مگر کانٹا اسی طرح نہین
حاصل ہوتا ہی امیرون کے نزدیکی سے مگر گناہ اور فرمائی کہ قیامت کے دن مین
پہلے لاوینگی ایک شہید کو تب کہیگا اسکو اللہ تعالے کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے
شکر مین تب وہ کہیگا کہ لڑا مین یہان تک کہ شہید ہو گیا مین فرماویگا حق تعالے
جھوٹ بولا تونے لڑائی کیا اسواسطے کہ کہا جاوے کہ شجاع ہی سو تحقیق کہا گیا تو پہر
حکم کیا جاویگا اسکو پہر کھینچا جاویگا اپنی موہنہ کے بل یہان تک کہ ڈالا جاویگا آگ مین
پہر لاوینگے ایک عالم کو پہر فرماویگا اللہ تعالے کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے شکر
مین کہیگا وہ کہ سیکھا مین نے علم کو اور سکہلایا اسکو اور پڑہا مین نے قرآن کو فرماویگا حق تعالے
جھوٹ بولا تونی لاکن سیکھا تونے علم کو تا کہ کہا جاوے کہ تو عالم ہی پہر حکم کیا جاویگا پہر کھینچا جاویگا
موہنہ کے بل یہان تک کہ ڈالا جاویگا آگ مین پہر لاوینگی ایک تونگر کو پہر فرماویگا اسکو اللہ
کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے شکر مین تب کہیگا کہ نہین چھوڑا مین نے کوئی راہ
کہ دوست رکھتا ہی تو کہ خرچ کیا جاوی اسمین مگر کہ خرچ کیا مین نے اسمین تیرے سے

واسطے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹھ بولا تو لیکن خرچ کیا تو نے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہی سو
تحقیق کہا گیا تو پھر حکم کیا جاویگا پھر کھینچا جاویگا منہہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جاویگا آگ مین

باب تیسرا

کتاب میراث جنت کے بیان مین فضائل اور صفت طہارت کے ملاہوا اوپر آٹھ

فصل کے فرمایا حق تعالی نے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
یعنے کہ مین دوست رکھتا ہون توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہون طہارت
کرنے والون کو اور فرمائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دین اسلام
کی بنیاد طہارت پر ہی ف یعنے سوائے طہارت کے اسلام حاصل نہین ہوتا ہی
اور فرمائے کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور فرمائے کہ طہارت سے عبادتین مقبول ہوتی
ہین اور گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہین اور نامۂ اعمال مین نیکیان لکھی جاتی ہین اور
مرتبون کے درجے بلند ہوتے ہین اور حق تعالی بہشت عطا فرماتا ہی اور قیامت مین
چہرے اور ہاتھ اور پاؤن ایسے منور ہوتے ہین کہ تمام عالم پہچانتے ہین
اور بزرگیان طہارت کی بہت ہین بعضے انمین سے لکھے جاتے ہین۔

فصل اوّل بیان مین درجات طہارت کے اور فضایل اسکے جاننا چاہیے

کہ طہارت کے چار طبقے ہین اول طبقہ پاک کرنا دل کا ہی ماسوائے اللہ سے تاکہ دل کو سوائے
اللہ کے دو نو جہان کے خواہش پر سے ہے اور سوائے اللہ کے کسی چیز مین مشغول نہیں
اور کوئی نعمت اور کوئی مرتبہ دنیا کا اور آخرت کا ہرگز خواہش نہ رکھے سوائے

ذات پاک اللہ کے یہہ درجہ ایمان صدیقون کا ہی اور یہہ طہارت آدھا جزو اس ایمان کا ہی

دوم طبقہ پاک کرنا دل کا ہی بد صفاتون سے مانند حب دنیا اور مال و جاہ کے اور خواہشان

نفسانی فرج و شکم وغیرہ کے اور تکبر اور غضب اور حسد اور غفلت وغیرہ کے تاکہ دل کو

حاصل ہو زہد اور تقوی اور توکل اور قناعت اور صبر اور شکر اور خوف اور رجا

اور صدق اور اخلاص اور رضا اور محبت الٰہی کے یہہ درجہ ایمان متقیون کا ہی اور یہہ طہارت

آدھا جزو اسکا ہی طبقہ سوم پاک کرنا تن کا ہی گناہون سے مانند جھوٹ اور غیبت اور

حرام خواری اور خیانت اور بدکاری وغیرہ سے تاکہ آراستہ ہووے دل ساتھہ فرمانبرداری

حق تعالی کے یہہ درجہ ایمان پرہیزگارون کا ہی اور یہہ طہارت آدھا جزو اسکا ہی طبقہ

چہارم پاک کرنا ہی تن کو اور جامے کو پلیدیون سے تاکہ آراستہ ہووے بدن واسطے

ارکان نماز کے یہہ درجہ ایمان مسلمانون کا ہی کہ فرق مسلمان اور کافرین بیچ معاملے

کے یہی نماز ہی اور یہہ پاکی بھی آدھا جزو اسکا ہی آور جاننا چاہیئے کہ فضائل طہارت

کے بہت ہین بعضے انہین سے روایات سے مشکوٰۃ شریف کے یہہ ہین کہ فرماے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پھر

اچھی طرح کرے وضو پھر کھڑا ہو اور نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اپنے دل سے

اور مونہہ سے ف یعنی اللہ کی طرف متوجہ رہے فقط مگر کہ واجب ہوتی ہی اسکے واسطے بہشت

اور فرمائے کہ نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پھر تمام کرے وضو کو پھر کہا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عبدہٗ ورسولہٗ یعنے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سواے
اللہ کے کہ وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے بندے
ہین اور اسکے رسول ہین فقط مگر کہ کھولے جاتے ہین اسکے لیئے دروازے آٹھون بہشت
کے کہ داخل ہو جس دروازے سے کہ چاہے اور فرمائے کہ کیا نہ بتاؤن تم کو وہ
چیز کہ دور کرے اللہ بسبب اسکے گناہین اور بلند کرے درجے وہ پورا کرنا ہی وضو کا
بیچ وقت تکلیف کے ف یعنے بیچ وقت سخت جاڑے کے اور محنت اور ناتوانی
کے فقط اور چلنا مسجدون کی طرف اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے ف یعنے
ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے مسجد مین جانا اور جماعت سے ادا کرنا اور بعد
ایک نماز کے دوسری نماز کے انتظار کرتے ہوے مسجد مین رہنا فقط یہہ ہی
سرحد اسلام کا اور فرمائے جو شخص کہ وضو کرے پھر اچھی طرح سے کرے وضو نکلتے ہین گناہ ہین
اسکے بدن سے یہان تک کہ نکلتے ہین نیچے سے اسکے ناخنون کے اور فرمائے جسوقت
کہ وضو کرتا ہی بندہ مسلمان پھر دھوتا ہی مونہہ اپنا نکلتا ہی اسکے مونہہ سے جو گناہ
کہ دیکھا تھا اسکو اپنی آنکھون سے پانی کے ساتھہ اور جب دھوتا ہی دونو ہاتھہ
نکلتا ہی اسکے ہاتھون سے جو گناہ کہ پکڑا تھا اسکو اسکے ہاتھونے پانی کے ساتھہ
اور جب دھوتا ہی دونون پاؤن کو نکلتا ہی جو گناہ کہ چلے تھے اسکی طرف پاؤن اسکے
پانی کے ساتھہ یہانتک کہ نکل آتا ہی گناہون سے جبتک کہ نہ کیا ہو بڑا گناہ اور ہمیشہ ایسا ہی
ہوتا ہی اور فرمائے جو شخص کہ وضو کرے پھر کھلی جاتی ہین اسکے لیے

دس نیکیاں اور فرمائے کہ پاک رہنا آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہی ترازو کو
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونو کہنا بھر دیتے ہین اس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور
زمینون کے ہین اور نماز نور ہی اور صدقہ دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل
ہی تیرے واسطے یا تیرے اوپر **ف** یعنے اگر تو اسپر عمل کرے تو بہشت مین لیجاویگا
اگر عمل برخلاف کریگا تو تو دوزخی ہوگا فقط اور فرمائے ہر شخص کہ صبح کرتا ہی پھر بیچنے
والا ہی اپنی جان کو پھر آزاد کرنے والا ہی اپنی جان کو یا ہلاک کرنے والا ہی اسکو **ف**
یعنے اگر بندگی بجالایا تو عذاب سے آزاد ہوا نہین تو ہلاک ہوا فقط **انتباہ** طہارت
تین قسم پر ہی اول طہارت حدث اور جنابت سے دوم نجاستون سے سوم افزونی
بدن سے **فصل دوم** بیان مین وضو کے **مسئلہ** وضو کے فرض مونہہ
دھونا ماتھے سے ٹھڈی کے نیچے تک اور کان کی لو سے دوسرے کان کی
لو تک اور دونو ہاتھ دھونا کہنیون تک اور چوتھائی سر کا مسح کرنا اور دونو پیر
ٹخنون تک دھونا اور جبکہ ڈاڑھی گنجان ہو تو ڈاڑھی کی چوتھائی کو بھی مسح کرنا
چاہیئے **مسئلہ** وضو کی سنت بارہ ہین اول شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
بولنا پھر دونون ہاتھ دھونا پہونچے تک اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا
اور مسواک کرنا اور کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا اور ڈاڑھی اور ہاتھ اور پاؤن کی
انگلیان کا خلال کرنا اور شروع مین نیت وضو کی کرنا اور تمام سر کو ایک مرتبہ
مسح کرنا اور دونو کانون کو سر کے بچے ہوئے پانی سے مسح کرنا اور ترتیب وضو کی

یہہ مذہب امام اعظم رحمہ کا ہی اور امام شافعی رحمہ کے مذہب مین تمام سر کا مسح تین بار نئے
پانی لینے کرتے ہین اور کانون کا مسح بہی جدا پانی سے کرتے ہین لاکن حنفی
مذہب مین یہہ دونو کام کو مستحب جانتے ہین سنت نہین جانتے مسئلہ وضو کے
مستحب دو ہین اول سیدہی جانب سے دہونا شروع کرنا دوم گردن کا مسح کرنا

بیان ترتیب وضو کا ساتہہ دعاؤن کے جن کا ثواب بے نہایت ہی

فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بزرگی رکہتی ہی وہ نماز جسکے واسطے
مسواک کیجاوے اوس نماز پر کہ نہین مسواک کری جاتی اوسکے واسطے ستر مرتبہ
اور مسواک کرنے کی فضیلتین اور تاکیدین حدیثو نمین بہت ہین سو چاہیے کہ جب وضو
کرے مسواک کرے اور سیدہی جانب سے شروع کرے اور پانی کا برتن سیدہی
جانب رکھے اور منہہ قبلہ کی طرف کرے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور
سیدہے ہاتہہ مین پانی لیوے اور تین بار ہاتہہ دہووے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِسًا اور نیت کرے یعنی دلمین کہے کہ وضو
کرتا ہون مین واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے مباح ہونے نماز کے فقط
اور اسی نیت پر ثابت رہے یعنی ارادہ بدن کے خشک کرنیکا اور منہہ کو صاف کرنیکا نکرے
بعد تین مرتبہ منہہ مین پانی لیوے اور حلق تک پہونچاوے اگر روزہ دار ہو تو حلق تک
نہ پہونچاوے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّتِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ

بِذِکْرِکَ بعد تین مرتبہ ناک مین پانی لیوے اور کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ
الْجَنَّۃِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّشُمُّ رِیْحَھَا وَرُوْحَھَا وَطِیْبَھَا بعد تین بار منہہ دہوے پیشانی کے
بالونکے نیچے سے ٹھڈی تک سیدہے کان کی لو سے بائین کان کی لو تک
اور ہر ایک بال کی جڑ مین پانی پہونچاوے اور جب داڑہی کے بال بہت ہوں تو پانی داڑہی
پر ڈالے اور انگلیوں سے بالونکی جڑ مین پہونچاوے اور آنکہوں سے سرمہ کا اثر اور میل وغیرہ
پاک کرے بعد سیدہا ہاتہہ تین بار دہوے کہنی تک اور کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ
بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا بعد بایان
ہاتہہ دہوے تین بار اور اگر انگوٹہی ہو تو حرکت دیوے کہ پانی اسکے نیچے پہونچے اور کہے
اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ مُّقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ بعد دونو ہاتہہ تر کرے اور پیشانی کے بالونکی جاے سے
سر کے پیچہے گدی تک کہینچے اور پہر وہانسے پلٹا کر دونو ہاتہہ پیشانی تک لاوے کہ
تمام سر کے بالوں پر ہاتہہ پہرے اور تری پہونچے ایک مرتبہ بس ہے لاکن امام شافعی کے مذہب
مین تین بار تین پانی سے سر کا مسح کرتے ہین اور کہے کہ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ
وَبَرَکَاتِکَ وَعَفْوِکَ بعد دونو کانوکا مسح کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اور امام شافعی کے مذہب مین نیا
کانون کا مسح ایستے ہین بعد گردن کو مسح کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ
مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ بعد سیدہا پانون تین بار

دہووے ٹخنون تک اور پانون کی اونگلیون کو خلال کرے بائین ہاتہہ کی کن اونگلی سے
خلال کرے پاؤن کے نیچے کی طرف سے اور سیدہے پانوکی چہوٹی اونگلی سے خلال
کرنا شروع کرے اور بائین پاؤن کی چہوٹی اونگلی پر ختم کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ
قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِي فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي
اور جب کہ فارغ ہووے تو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ
اور چاہیے کہ معنی یہہ دعاؤن کے معلوم کرے اور سیکہے کہ فرماے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی طہارت کرے اور خدا کا ذکر کرے تو تمام اندام اوسکے
پاک ہوتے ہین تمام گناہون سے اور خطاؤن سے جو کیا ہی اور نہین تو سوا اس
جاے کے جو پانی وہان پہونچا یا ہی پاک نہین ہوتا ہی فقط اور چاہیے کہ واسطے
ہر ایک نماز کے طہارت تازہ کیا کرے اگرچہ حدث نہ کیا ہوگہ حدیث ہی جو کوئی
کہ طہارتکو تازہ کرے حق تعالی اوسکے ایمان کو تازہ کرتا ہی فقط اور جب طہارت
تمام کیا تو جانے کہ یہہ خلق کے نظارہ کی جاے ہی جو پاک کیا اور حق تعالی کے
نظارہ کی جاے دل ہی جب اوسکو ساتھہ توبہ کے اخلاق ناپسند سے پاک کیا
تو مثل اوسکی مانند اوسکے ہی جو بادشاہ کو مہمان کیا اور دروازہ مکان کا پاک کیا
اور جاے تخت بادشاہ کی پلید رہا اقتباس چہہ چیز و مغموم ... بات کر

اور ہاتھ جھاڑنا اور ہاتھ منہہ پر مارنا اور آفتاب سے گرم ہوے پانی سے وضو
کرنا اور بہت پانی گرانا اور تین تین بار سے زیادہ دہونا **انتباہ** وضو کی توڑنیوالی
یہہ چیزین ہین ناپاک چیز کا نکلنا وضو والے کے بدن سے دو رستون سے ہو
یا سواے اسکے جیسے پیشاب اور پاخانہ اور باو نکلنا اور لہو اور پیپ ملا ہوا نکلنا
اور مذی جو عورت سے ہنستے وقت پانی ذکر سے نکلتا ہی اور ودی جو بعد پیشاب
کے سفید پانی نکلتا ہی اور پتھری یا کیڑا مقعد سے یا ذکر سے یا پہنسیون سے یا زخم سے
نکلنا اور قی منہہ بھر کر ہونا پیپ ہو یا خون جما ہوا یا کہانا پانی اور سونا ٹیکا لگاے ہوے
ایک چیز سے کہ اگر اوس چیز کو دور کرین سونیوالا گر پڑے اور بیہوشی اور دیوانگی اور
مستی اور کہلکہلا کر ہنسنا نماز مین اسمین نماز بہی توٹ جاتی ہی اور وضو بہی توٹ جاتا ہی
اور مباشرت فاحشہ کرنا یعنی مرد اور عورت کی شرمگاہ مین ننگے ملجاوین فقط لاکن
بلغم کی قی سے وضو نہین توٹتا ہی **فصل سوم** بیان مین غسل کے جاننا چاہیے
کہ جو شروع مین طہارت کے فضایل کا بیان ہوا ہی سو غسل اور وضو اور تیمم اور طہارت
بدن اور جامہ کو شامل ہی اور غسل کی فضیلت ظاہر ہی کہ وضو اور طہارت بدن بہی
اسمین موجود ہی **مسئلہ** غسل کے فرایض منہہ مین اور ناک مین پانی لینا اور اپنے
تمام بدن پر جاری کرنا اور اگر مرد کے سر مین بال ہون تو بال کہولنا اور دہونا اور جڑون مین
پانی پہونچانا بہی فرض ہی اگر عورت کے چوٹی ہو تو کہولنا ضرور نہین لیکن بال کو تر
کرنا اور جڑونمین پانی پہونچانا فرض ہی بموجب آیتہ کے نگاہ رکہنا اور گنتا تار دہونا

اور نیت غسل کی کرنا فرض ہے یعنے اگر جنابت کا غسل ہے تو نیت کرے کہ میں جنابت کا
غسل کرتا ہوں واسطے دور ہونے نجاست کے اور مباح ہونے نماز کے اور اگر حیض کا
یا زچگی وغیرہ کا غسل ہے تو جس چیز کا غسل ہو اسکی نیت کرے **مسئلہ** سنت
غسل کی یہ ہین کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور تین بار دونو ہاتھ پہونچے
اور جہان کہ بدن پلیدی ہو دہوے بعد وضو کرے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا
ہے لیکن پاؤن دہونے مین صبر کرے تاکہ غسل سے فارغ ہووے اور تین بار پانی
سر پر اور تین بار سیدھی طرف اور تین بار بائین طرف ڈالے اور بہان تک کہ ہاتھ
پہونچے ملے اور دھو دے اور جو جاوے کہ پانی نہ پہنچ سکے وہان جہد کرکے پانی
پہونچا دے اور ہاتھ شرم گاہ سے بچا دے **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہوتا ہے
سبب سے نکلنے کودتی ہوئی منی کے ساتھ لذت کے اپنے ٹھکانے سے گو کہ ذکر سے
باہر آتے وقت لذت اور کودنا موقوف ہو گیا ہو اور اگرچہ جماع واقع نہوا ہو لیکن
اگرچہ شہوت ہوئی ہو اور منی بالکل باہر نہ نکلی ہو تب غسل واجب نہین ہوتا ہے
مسئلہ غسل واجب ہوتا ہے اس شخص پر کہ کسی آدمی یا حیوان کے قبل یا دبر مین
سر ذکر کا غائب کرے اگرچہ منی باہر نکلی یا نہ نکلی **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہوتا ہے
اس شخص پر کہ خواب مین عورت سے جماع کرے اور منی باہر نکلی اور بیداری مین
اثر منی کا دیکھے پس اگر منی باہر نہ نکلی ہو تو غسل واجب نہین ہوتا ہے **مسئلہ**
غسل واجب ہوتا ہے اس عورت پر کہ حیض سے پاک ہوا اور مدت حیض کی تمام

اور کمتر مدت تین دن اور زیادہ مدت دس دن ہات این **مسئلہ** غسل واجب ہوتا ہے
اس عورت پر کہ زچگی کی لہو یعنی پانی سے پاک ہوا اور زیادہ مدت چالیس دن اور کم
مدت کا حساب نہین ہی نہایت کمی ایک ساعت بھی ہی اگر کسی عورت کو بالکل
زچگی کا لہو پانی ظاہر نہو تو غسل بھی واجب نہین ہوتا ہی **مسئلہ** غسل کروانا میت کا
واجب ہی **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہی اس شخص پر کہ مسلمان ہوا اور کفر کی حالتمین
غسل کرنے کی حاجت رکھتا تھا **مسئلہ** نکلنے سے مذی کی اور ودی کے غسل
واجب نہین ہوتا ہی اور مذی رطوبت ہی کہ بازی کرنے سے ساتھ عورتون کے مرد کے
ذکر سے نکلتی ہی اور ودی سفید پانی ہی کہ بعد پیشاب کرنے کے ذکر سے باہر نکلتا ہی

فصل چہارم بیان مین تلقین اور غسل اور کفن اور دفن میت کے جب بیمار
قریب موت کے پہونچے منہ اسکا قبلہ کیطرف کرین اور سیدہی کروٹ لٹاوین
اور کلمہ شہادت تلقین کرین یعنے ایسا پڑہین کہ وہ سنے اور سورہ یٰسین کا پڑہکے
اسکو سناوین اور حلق اسکا پانی سے یا شربت سے تر رکھین اور اسکے اعضا بہی پہیلاوین
اور سیدہی رکھین اور بری باتین نکرین اور خدا کو یاد کرتی رہین اور میت کے
اور حاضرین کے لئے اچہی دعا کرین کہ اسوقت فرشتے آمین بولتے ہین جب کہ روح
اسکی قبض ہو منہ اور آنکہین اسکی بند کرین اور تختہ پر نہلاوین اور ننگا نکرین
اسکا ستر عورت ڈہانکی رکہین اور وضو کرا دین بغیر کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کے
لاکن تر کپڑے سے منہ اور ناک پاک کرین پہر اگر حیض یا نفاس والی عورت ہو

تو کلی کروادین اور ناک مین پانی ڈالین اور جو پانی کہ اسمین بیر کی پتی وغیرہ جوش کیا ہو
وہ پانی اوسکی سر پر بہاوین اور سر اور ڈاڑہی گل خیرو کے ساتھہ دہو دین اور بائین
کروٹ پر لٹادین اور سیدہی طرف تین بار پانی بہاوین پھر سیدہی کروٹ لٹادین اور
تین بار بائین طرف سے پانی بہاوین پھر بٹھلادین اور اسکا پیٹ نرم نرم ملین
جو کچہ کہ نجاست کے رستے سے نکلی پاک کرین نہ دوبارہ غسل دین اور دوسرے کپڑے
سے اس کے بدن کی تری خشک کرین بعد کفنادین کفن سنت مرد کو ازار ہے
اور لفافہ ہی اور کفنی ہی اور کفن کفایت ازار ہی اور لفافہ ہی اور کفن سنت عورتونکو
کفنی اور ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور سینہ بند ہی اور کفن کفایت عورتونکو
ازار ہی اور لفافہ اور اوڑہنی ہی انتباہ ازار چادر ہی سر سے قدمون تک
اور کفنی گردن سے پیرون تک کہ اوسکا گریبان کندہون کیطرف ہو اور لفافہ
یعنے ایک چادر ازار سے لنبی کہ اوسکی نیچے گرہ دی سکین اور اوڑہنی عرض اوسکا
بالشت بھر طول اوسکا تین گز شرعی کہ اوسکی سر کے بال اسمین لپیٹ کر سینہ پر
رکھین اور سینہ بند عرض اوسکا میت کی بغل سے زانو تک طول اوسکا تین گز
شرعی ہی بہتر یہ ہی کہ ازار اور لفافہ کے درمیان اوسکو درج کرین پھر نماز جنازہ
پڑہین پھر قبلہ کے سمت سے قبر کی لحد مین میت کو لادین اور سیدہی کروٹ سے
پر لٹادین اور موہنہ اوسکا قبلہ کیطرف کرین اور گرہ کفن کی کھولین اور پہر
کچی اینٹین اوسپر رکھین اور مٹی ڈالین اور قبر اونٹ کی کوہان کے مانند بناوین

اور جو گور نکر بن اشتباہ نماز جنازہ فرض ہے وہ نماز اس کتاب کی چوتھی باب مین آٹھوین
فصل مین مذکور ہے **فصل پنجم** بیان مین غسل سنت کے غسل سنت بہت ہین
اور بہت فضایل رکھتی ہین انمین سے جو ثواب بہت رکھتی ہین سو غسل جمعہ کا اور عید
رمضان اور عید قربان کا اور احرام کا اور عرفہ کا غسل ہے **فصل ششم** حیض
و نفاس کے بیان مین اور تیمم کے بیان مین جو شخص کہ وضو کے لیے پانی نپاوے یا پانی
سے زیادہ نہو یا ایک کوس دور ہے یا راہ مین موذی جانور یا دشمن ہو یا پانی سے
بیماری یا زخم زیادہ ہونے کا خوف ہو تو وقت نماز کے خاک پاک طلب کرے یا جو چیز
کہ خاک کی جنس سے ہو کہ نجلی اور نگلے اگرچہ غبار نرکہتی ہو تب دونو ہاتھ خاک پر مارے
انگلیان ملا دے اور نیت مباح ہونی نماز کے کرے اور تمام مونہہ کو دونو ہات سے ملے
اور دوسری مرتبہ دونو ہاتھ خاک پر مارے بعدہ بائین ہاتھ کی انگلیونکو سیدہی ہاتھ
کی انگلیون کی پیٹھ پر رکھے اور شروع سے انگلیون کی کہنی تک کھینچے پھر بائین ہاتھ
کی ہتیلی کو سیدہی ہاتھ کی کہنی کے سو نہہ سے انگلیون تک پھیرا وسکے بعد سیدہا
ہاتھ اسی طور سے اوپر بائین ہاتھ کے پھیراوے پس ہتیلیان دونو ہاتھ کی آپس مین
ملا اور انگلیان درمیان ایک دوسری کے رکھے اور ملے جب اسطور سے کیا تو ایکوقت ہاتھ
خاک پر مارنا بس کرتا ہے اگر ایسا نہو تو روا ہے کہ ایکدو مرتبہ ہاتھ خاک پر مارے کہ غبار تمام ہاتھ کو پہونچے
اس تیمم سے جسقدر چاہے نماز فرض و سنت ادا کرے لیکن امام شافعی کے نزدیک ہر ایک فرض نماز
کے واسطے تیمم جدا کرنا واجب ہے اور سنت جسقدر چاہے پڑہے مسئلہ تو ڑنی

تیمم کو جو چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور پانی پانا اور دور ہونا اس عذر کا جو تیمم کو جایز کیا تھا
مسئلہ مسح کرنا موزی پر جایز ہی واسطے مسافر کے تین روز شب اور واسطے مقیم
کے ایک روز شب **مسئلہ** ایام مین حیض اور زچگی کی نماز روزہ اور طواف کعبہ کا اور تلاوت
قرآن کی اور جماع حرام ہی اور زچگی والے روزہ قضا کرے اور نماز معاف ہی لاکن وہ
خون جسکو استحاضہ کہتی ہین وہ حیض اور زچگی سے جدا ہی وہ حکم زخم کا رکھتا ہی نماز
وغیرہ سے منع نہین کرتا ہی نماز کے وقت وضو کرکے نماز پڑہی گو کہ خون جاری رہے
لاکن وقت کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی چاہئے کہ ہر ایک وقت کی نماز کیو اسطے
وضو جدا کرے **فصل ہفتم** بیان مین طہارت کرنے کی نجاستون سے جاننا چاہئے
کہ بدن اور کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور جو اسکے مانند ہی جیسے سرکہ اور گلاب اور
ایک درم کی قدر کہ لمبائی اور چوڑائی مین ہاتھ کی ہتیلی کے برابر ہو معاف ہی نجاست
غلیظہ جیسے آدمی کا پیشاب اور پیخانہ اور لہو اور شراب اور بیٹ مرغون کی اور ان
جانورون کا پیشاب جنکا گوشت کہانا روا نہین ہی اور گوبر اور گھوڑے کی لید اور
اور جو تھائی کپڑی کی کہ بقدر ایک بالشت کی لنبا چوڑا ہو معاف ہی نجاست
خفیفہ جیسے پیشاب ان جانورون کا جنکا گوشت کہایا جاتا ہی اور پیشاب گھوڑے کا
اور ان پرندون کی بیٹ جنکا گوشت نہین کہایا جاتا ہی اور معاف ہی مچھلی کا
لہو اور گدہی اور خچر کی رال اور وہ پیشاب کہ جسکے قطرہ سوئی کے سر کی برابر کپڑے
پہ پڑین اور نجاست گاڑہی پاک ہوتی ہی اسکے دور ہونے سے اور نجاست

پتیلی پاک ہوتی ہی تین بار دھونے سے مسئلہ غسل اور وضو جائز ہی تینہا درچشمہ
اور دریا کے پانی سے اگرچہ بدل دیا ہو پاک چیز نے اس کے ایک صفت کو ان صفتون
سے جو رنگ اور بو اور مزہ ہی اور پانی ناپاک ہوتا ہی ناپاکی پڑنے سے اگر جارے
یا دہ در دہ کہ جاری کے حکم مین ہی نہووے مسئلہ کوئی مین اگر نجاست گری
اسکا سارا پانی کہینچنا چاہئے اگرچہ نجاست تہوڑے ہو یا خفیفہ ہو اور اسی طرح جاندار
کے مرنے سے جیسی آدمی اور بھیڑ اور بکری اور کتا وغیرہ اور اس کے سوجہنی سے
اور پہٹنے سے اگرچہ چھوٹا ہی جانور ہولاکن اگر سوجا اور پہٹا نہو تو چڑیا کے مانند کی مرنے
سی بیس ڈول اوسط درجے کے کھینچین اور مرغ اور بلی کے مانند سے چالیس ڈول
کھینچین **فصل ہشتم** بیان مین طہارت کرنیکے افزونی بدن سے سنت ہی
کہ میل بالون مین اور ڈاڑہی مین اور گوشہ چشم مین اور ناک اور کان مین اور
دانتون مین اور انگلیون کی بند مین اور پاؤن کی پشت مین اور ناخونون مین اور
تمام بدن مین جمع ہونے نہ دیوین اور ہمیشہ پاک رکھین کہ اسمین بہت خوبیان اور بہت
برکتین حاصل ہوتی ہین

باب چہارم

بیان مین فضائل اور صفت نماز کی اسمین دش فصل ہین **فصل اول**
بیان مین فضائل نماز کے جاننا چاہئے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف مین جو
فضائل اور بلند درجے اور بڑی نعمتین واسطے نمازیون کے ہین سو تمام شمار مین

لانا دشوار ہی بعد ایمان کے کوئی نعمت اور بلند مرتبہ برابر نماز کے اور زکات کے
نہین ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ
هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الی اخرہ یعنے نجات اور مراد
پائی ایمان والی جو نماز مین خوف کرتے ہین اور نکمی باتون سی بچتی اور زکات دیتے
اور زنا سے بچتی اور اپنی اقرار پر اور امانتون پر محافظت کرتے اور نماز پر محافظت کرتے
ہین سو وہ لوگ وارث ہین کہ جنت فردوس کو میراث لیوینگی اور وہ اسمین ہمیشہ
رہین گے اور حق تعالے ابتدا مین قرآن شریف کے فرمایا ہی کہ اَلَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ
آخر مفلحون تک یعنے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہین اور اچھی طرح نماز ادا
کرتے اور ہمارے دئی ہووے رزق مین سے حق دارون اور محتاجون کو بانٹتی
ہین اور قرآن شریف پر اور خدا کی اگلی تمام کتابون پر ایمان لاتے اور قیامت پر
یقین رکھتے ہین سو وہ سیدہی راہ پر ہین اپنی رب کی اور وہ نجات پائی ہوئی اور
مراد کو پہونچی ہوئی ہین اور فرمایا ہی کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا الی اخرہ یعنے جو لوگ کہ اٹھتی ہین
بچھونون سے پکارتے ہین اپنی رب کو ڈرتے ہووے اور امید رکھتے ہوئی نعمت
کے سو انکی عمل کے بدلے مین ہمنی انکی لئے ایسی نعمت چھپا کر رکھی ہین کہ کسی کو
معلوم نہین ہی فقط اور حدیث مین ہی حق تعالے نے فرمایا کہ مین نیک بندون کے

واسطے وہ چیز رکھا ہون کہ کوئی آنکھ نہین دیکھی اور کوئی کان نہین سنا اور کسی کے دل پر اوسکا خطرا نہین گذرا ہی اور حدیث مین ہی کہ یہہ نعمت واسطے تہجد کے نماز والون کی ہی اور بعضے علما کہتے ہین کہ عشا کی نماز پڑھنے والون کے واسطے ہی اور مشکات شریف مین یہہ احادیث مذکور ہین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ نمازین پانچ وقت کی اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک مٹانے والے ہین گناہون کو جو گناہ ہین انکے درمیان مین ہوتے ہین جبکہ پرہیز کیا جاوے گناہان کبیرہ سے اور فرمائی کہ یہہ پانچ نمازین مانند نہر پانی کے ہی اوپر دروازے کسی کے جاری ہی اور وہ شخص ہر روز پانچ مرتبہ اپنی کو اس نہر کے پانی سے دہوتا ہی کیا ممکن ہوگا کہ اسپر میل باقی رہیگا تب عرض کی صحابہ نے کہ نہین باقی رہیگا میل یا رسول اللہ تب فرمائی کہ پانچ نماز گناہ کو ایسا ہی لیجاتے ہین جیسا کہ پانی میل کو اور روایت ہی کہ آیا ایک شخص اور کہا کہ یا رسول اللہ تحقیق پہونچا مین نے حد کو یعنے ایسا گناہ کیا کہ لایق حد کے ہوا سو قایم کیجیے حد کو مجھہ پر کہا راوی نے نہ پوچھے حضرت نے اسکو اس فعل سے اور آیا وقت نماز کا تب پڑہا اس نے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ پھر جب تمام ہوی نماز پھر کہا یا رسول اللہ مین حد کو پہونچا ہون سو قایم کیجیے مجھہ پر حکم اللہ کا فرمائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہین نماز پڑہا تو نے ہمارے ساتھہ کہا ہان پڑہا فرمائی پھر تحقیق

اللہ نے بخش دیا تجھسے تیرے گناہکو یا فرمائی تیری حدکو اور روایت ہی کہ ایا ایک
شخص اور کہا کیا رسول اللہ مین نے گلے لگایا ایک عورت کو کنارے مین مدینے کے
پھر مین حاضر ہون سو حکم کیجیے میرے حق مین جو چاہیے پھر جواب ندیئے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کچھ اور کھڑا ہوا وہ شخص پھر چلا گیا پھر بھیجا پیچھے اسکے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو اور بلائی اسکو اور پڑھی اسپر یہہ آیت
وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ یعنے اچھی طور سے ادا کر تو نماز کو
دونو کنارے مین دن کے اور تھوڑی سی رات مین تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیونکو
یہہ نصیحت ہی نصیحت ماننے والون کی واسطے فقط تب کہا ایک شخص نے قوم مین
سے ای نبی اللہ کے یہہ اسکے واسطے خاص ہی تب فرمائی کہ بلکہ یہہ سب لوگون کے
واسطے ہی اور روایت کئی ابن مسعود رض نے کہ پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کون سا کام بہت پسند ہی نزدیک اللہ تعالے کے فرمائی نماز ادا کرنا
اسکے وقت مین کہا مین نے پھر کونسا کام فرمائی نیکی کرنا ماں باپ سے کہا مین نے
پھر کونسا کام فرمائی جہاد کرنا اللہ کی راہ مین اور روایات ہین اصحاب کرام سے
رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو اللہ تعالے نے پھر جسنے اچھا وضو کیا
انکی واسطے اور پڑھا انکو انکی وقت مین اور پورا کیا رکوع انکا اور سجدہ انکا ہوگا اسکے

واسطے اللہ پر وعدہ کہ بخشی اسکو اور جو شخص کہ نکرے پھر نہین اسلے واسطے اللہ پر
وعدہ اگر چاہی بخشی اسکو اور اگر چاہی عذاب اسکو اور فرمائی کہ آڑ درمیان بندی
کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے اور فرمائی کہ پڑہو پانچون نمازین اپنی
اور روزی رکھو اپنی مہینے کی اور ادا کرو زکات اپنی مال کی اور تابعداری کرو اپنے
صاحب کی اور جاؤ بہشت مین اپنی رب کے اور فرمائی تحقیق بندہ مسلمان نماز پڑہتا ہے
چاہتا ہی اس نماز ذات اللہ کی پھر گرتے ہین اس سے اسکی گناہ جیسی کہ گرتے ہین درخت
سی پتی بیچ ایام پت گرنے کے اور فرمائی جو شخص کہ پڑہی دو رکعت نماز نہ غفلت
کرے اسمین بخشی گا اللہ تعالی اسکی لئے جو کچہ کہ پہلے گذری ہین اسکی گناہ اور فرمائی
کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جبکہ ہون سات برس کے اور مارو انکو نماز کے واسطے
جبکہ ہون دس برس کے اور جدا کرو درمیان لڑکون کے سونے کی جگہہ ف یعنی بہائی
بہن کی جگہہ اور فرمائی کہ قول قرار ہمارے اور منافقون کے درمیان ہی سو نماز ہے
ف یعنے نماز پڑہنے سے قتل سے بچے ہین فقط سو جسنی چھوڑا نماز کو پھر تحقیق
وہ کافر ہوا اور فرمائی جو شخص کہ محافظت کرے نمازون کی ہووین وہ نمازین اسکے
لئے نور حجت اور سبب نجات کا قیامت کے دن اور جو کہ نکرے محافظت نمازون کی
نہوگے اسکے لئے نور اور نہ حجت اور نہ سبب نجات کا اور ہوگا قیامت کیدن
ساتھہ قارون اور فرعون اور ہامان کے اور ابی ابن خلف کے اور روایت ہی ابو درداء
رضہ سے کہ وصیت کی مجکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک نکر تو اللہ کا

کسی چیز کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ تو نماز فرض کو
جان بوجھکر پھر جسنے چھوڑا نماز کو جان بوجھکر بیشک نکل گیا اس سے ذمہ ف
یعنے مسلمان کے عہد سے نکلا فقط اور مت پی شراب پھر تحقیق وہ کنجی ہی سب
برائیون کی فقط اور فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص کہ پڑہی
دو نمازین ٹھنڈی یعنی صبح اور عشا کی داخل ہوا بہشت مین اور فرمائی کہ آتی ہین
پیچھے تمہاری فرشتے راتکو اور فرشتے دنکو اور اکٹھا ہوتی ہین فجر کے اور عصر کی نماز مین
تب اوپر چڑھتے ہین وہ فرشتے جو رات کو رہتی ہین تم مین پھر پوچھتا ہی ان سے رب انکا
اور وہ خوب جانتا ہی حال انکا کیونکر چھوڑا تمنے میرے بندون کو تب وے کہتی ہین چھوڑا
ہمنے انکو اور وہ نماز پڑہتی تھے اور آئی ہم انکی پاس اور وہ نماز پڑہتے تھے اور فرمائی جو
شخص کہ پڑھی نماز فجر کی پھر وہ اللہ کے ذمے مین ہی اور فرمائے کہ اگر جانے آدمی اس ثواب کو جو اذان
دینے مین اور پہلے صف مین ہی پھر نہ پاوین مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اسپر البتہ اور اگر جانین اس ثواب کو
جو پہلے جاتے مین ہی طرف یعنی ہر ایک نماز کے واسطے طرف مسجد کے تو البتہ دوڑین اسکی طرف اور اگر جانین
اس ثواب کو جو عشا اور صبح مین ہی تو البتہ آوین اسمین اگرچہ چلین گھٹنون پر
اور فرمائی نہین کوئی نماز بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اس
ثواب کو جو انمین ہی تو البتہ آوین انمین اگرچہ گھٹنون پر چلین اور فرمائی جو شخص
کہ پڑھی نماز عشا کی جماعت مین پھر گویا کہ نماز پڑہا آدھی رات تک اور جو شخص
کہ نماز پڑہا صبح کے جماعت مین گویا کہ نماز پڑہا تمام رات انتباہ حق تعالے

چار نعمای عظما کو عبادتون مین مخفی رکھا ہی کہ سوای عابدون کے انکو نپاوین
اوّل صلوٰۃ الوسطےٰ یعنے درمیان کی نماز ہی کہ وہ پانچ نمازون مین رات دن
کی اور جمعہ کی نمازمین مخفی ہی دوم شب لیلۃ القدر جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وہ
ایک شب کے عبادت ہزار مہینون کی عبادت سی بہتر ہی وہ تمام سال کی چندہ
راتون مین مخفی ہی سوم اسم اعظم وہ تمام نامون مین حق تعالی کے مخفی ہی چہارم
ساعت اجابت یعنی دعا قبول ہونیکا وقت وہ تمام ساعتون مین رات دن
کی مخفی ہی جو نیک بندہ کہ خدا کا دوست ہی اسکو لازم ہی کہ ہر روز پانچ وقت کی
نماز کو اور جمعہ کے نماز کو اچھی طہارت سی تمام آداب کے رعایت سی دل کے
حضور کے ساتھ اوّل وقت مین ادا کیا کری اسمین صلوات الوسطی کو پاویگا
اور واسطے لیلۃ القدر کے رمضان مبارک کی طاق راتون کو خصوصاً انیسوین
رات سے آخر مہینے تک طاق راتون کو عبادت سی گذاری اور رجب کی
پندہروین اور ستائیسوین رات اور شعبان کی پندہروین رات اور ذی حجہ
کی اول کی دس راتین عبادت سی گذاری اسمین لیلۃ القدر کو پاویگا اور اسم
اعظم کے لئے تمام نام حق تعالے کے خصوصاً جنکی فضائل مشہور ہین ساتھ
اچھی طہارت کے اور ادب کی ورد رکھا کرے تا کہ دونو جہان کی خوبیان اور بلند
مرتبی پاوی لاکن اول و آخر مین درود شریف پڑھنا لازم رکھے تا کہ اسم اعظم
کے فواید ہر ایک نام الٰہی مین پاوی اور سبب درود شریف کے کوئی آفت

اور رجعت مین نہ آوے اور مقرب درگاہ الٰہی کا ہووے اور ساعت اجابت کے
واسطے ہر ساعت مین دعا کیا کرے خصوصًا پچھلی رات مین اور جمعہ کی رات اور دن
کی ساعتون مین خصوصًا نماز جمعہ کے وقت اور بعد اس کے مغرب کی قریب تک اسمین
ساعت اجابت پاویگا اور مرادون کو پہونچے گا **فصل دوم** بیان مین اول وقت
کی فضیلت کے روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمائی کہا ی علی تین چیز ہین کہ نہ دیر کر تو انمین نماز جسکا آوے وقت اسکا
اور جنازا جس وقت کہ تیار ہوا اور عورت بی خاوند کی جب کہ پاوے تو اوسکی واسطے
ہم قوم اور روایت ہی معاذ ابن جبل رض سے کہا کہ بار رکھی گئی ہم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز صبح کی نماز سے یہان تک کہ نزدیک تھا کہ دیکھین ہم
آفتاب کو پھر نکلی گھر سے جلدی کرتے ہوئی پھر اقامت کہی گئی نماز کے واسطے
پھر نماز ادا کیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہلکی کیئے نماز پھر جب سلام پھیرے
پکاری ہمکو اور فرمائی ہم سب کو بیٹھی رہو اپنی صفون پر پھر پھرے ہماری طرف بعد
اس کے فرمائی خبردار ہو بیشک مین خبر دونگا تمکو اس چیز کی کہ بند کیا تھا مجکو تم سے
آج کی صبح کو تحقیق مین اٹھا را تکو پھر وضو کیا اور نماز پڑہا جس قدر کہ تقدیر کی گئے
تھے میری لئے پھر اونگا مین نے اپنی نماز مین یہانتک کہ بھاری ہوا مین پھر یکایک مین
پیا دیکھتا ہون کہ اپنے رب تبارک وتعالے کے پاس ہون اچھی صورت مین یعنی
لطف وکرم کی شان مین دیکھا فقط پھر فرمایا ای محمد کہا مین حاضر ہون ای میرے رب

فرمایا کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتی نزدیکی کی کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا

تین بار کہی حضرت نی پہر دیکہا مین نے کہ رکہا اپنا ہاتہ ف یعنے اپنی قدرتکا ہاتہ فقط

میرے مونڈہون کے درمیان یہان تک کہ پایا مین نے سردی اسکی انگلیون کی

اپنی چہاتی کے درمیان پہر ظاہر ہوئی مجکو سب چیز اور پہچانا مین نے سب چیز کو پہر

فرمایا ای محمد کہا مین نے حاضر ہون ای میرے رب فرمایا کس چیز مین گفتگو کرتے ہین

فرشتی نزدیکی کی کہا مین نے کفارات مین ف یعنی ان عملون مین کہ گذری ہودئے

گناہ سبب سی انکی معاف ہوتے ہین فقط فرمایا کیا ہین وہ کہا مینے جانا پیادہ جماعتون کیطرف

اور بیٹہنا مسجدون مین بعد نمازون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت تکلیف کے ف

یعنی جس وقت کہ پانی ناخوش معلوم ہووے جاڑے کے سبب یا بیماری کے سبب

فقط فرمایا پہر کس چیز مین کہا مین نے درجون مین ف یعنے ان عملون مین

جنکی سبب اللہ تعالے کے پاس درجے بلند ہوتے ہین فقط فرمایا اور کیا ہین وہ

کہا مین نے کہانا کہلانا اور نرم بات کرنا اور نماز پڑہنا رات کو اور لوگ سوتی ہوئی

فقط فرمایا مانگ ف یعنی جو تجکو نیکی مانگنا ہو سو مانگ کہی حضرت صلعم نے

کہا مین نے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ السَّيِّئَاتِ وَحُبَّ

الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ

فَتَوَفَّنِيْ قَبْلَ الْفِتْنَةِ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّ

حُبَّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى عِنْدِكَ یعنے یا الٰہی تحقیق

یعنے

مانگتا ہون تجہسی کرنا نیکیون کا اور چہوڑنا برائیونکا اور دوستی مسکینون کی اور یہہ کہ بخشی تو مجکو اور رحمت کرے اور جب ارادا کرے تو کوئی فتنہ کا کسی قوم مین پہر تب وفات دی مجکو بغیر فتنہ دیکہی کے اور مین مانگتا ہون تجہسی محبت تیری اور محبت اس شخص کے کہ دوست رکہی تجہی اور محبت اس عمل کی کہ نزدیک کری مجکو تیری محبت کیطرف فقط پہر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق یہہ خواب حق ہی پہر یاد کرلو معنی اس کے اور لوگون کو سکہلادو اسکو

فصل سوم صفت مین نماز کی

روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ آیا ایک شخص مسجد مین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہی تہے کونے مین مسجد کے پہر نماز پڑہا اور آیا پہر سلام کیا حضرت کو تب فرمائی اسکو حضرت نے وعلیک السلام پہر جا اور نماز پڑہ پہر تحقیق تونے نماز نہین پڑہا تب پہر گیا اور نماز پڑہا پہر آیا اور سلام کیا آپکو تب پہر فرمائی وعلیک السلام پہر جا اور نماز پڑہ پہر تحقیق تونے نماز نہین پڑہا تب اسنے کہا تیسری مرتبہ کے بعد سکہلائی مجکو یا رسول اللہ تب فرمائی حضرت نے کہ جب چاہی کہ کہڑا ہو نماز کے واسطے تب پورا کر وضو کو پہر موہنہ کر قبلہ کیطرف پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو کچہ کہ موجود ہو تیرے پاس قرآن مین سے ف یعنے الحمد کا سورہ اور قل ہو اللہ یا اور کوئی سورہ یا آیت فقط پہر رکوع کر یہان تک کہ آرام لیوی رکوع مین پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو تو پہر سجدہ کر یہان تک کہ آرام لیوے تو سجدہ مین پہر اوٹہا سر اپنا یہان تک کہ آرام لیوے تو بیٹہنی مین اور ایک روایت میں

ہے کہ پھر سر اوٹھا ف یعنے دوسری سجدی سے یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو
پھر کر اسی طرح سی اپنی سب نماز ف یعنی ہر ایک رکعت اسی طرح سی کیا کر فقط اور
روایت ہے کہ فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص طہارت اچھی کرے
اور اول وقت مین نماز کری رکوع سجود کو پورا کرے دل کو حاضر رکھی خوف اور تواضع
سی نماز ادا کری تب وہ نماز جاتی ہے عرش تک سفید روشن ہوکر کہتی ہے خدا تجکو محافظت
کرے جیسا تونے مجکو محافظت کیا اور جو شخص کہ اچھی طہارت نکری اور اول وقت پر
ادا نہ کرے اور رکوع وسجود پورا نہ کرے اور دل کو حاضر نرکھے خوف
اور تواضع دلمین نرکھے تو وہ نماز جاتی ہے آسمان تک کالی ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ خدا
تجکو ضایع کرے جیسا تونے مجکو ضایع کیا ہے اسوقت نماز کو اسکی مانند پورانے کپڑے
کے اسمین لپیٹتی ہین اور اسکی موہنہ پر مارتے ہین ف یعنے قبول نہین کرتے ہین
اور فرمائی چورو نمین بدتر وہ ہے جو اپنی نماز مین سے چوری کرے ف رکوع اور سجود
مین کم کرے اور وقفہ درمیا نمین نا کرے انتہا بیت جب نماز آدمی تو سب چھوڑ
کے رب سی دل جوڑ نہ اول وقت کو مسجد کو جماعت کو نچھوڑ نہ عابد کو لازم ہے کہ
کہ بدن اور جامہ اور نماز کے جائی پاک رکھی اور وضو بہت اچھی طرح کرے اور اذان
اور اقامت کو سنی اور اول وقت مین جماعت کے ساتھہ حضور دل سی نماز پڑھی اور
چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہے اور قبلہ کی طرف موہنہ کرے اور سب دنیا کے کامونکو
جدا کام ... کے دل سی دور کرے اور دلکو خدا کی یاد مین اور خوف مین رکھے اور

اور یقین جانے کہ حق تعالے حاضر ہو اور دلکے خطرونکو اور تمام اعضا کو دیکھتا ہی
اور دل غافل ہوگا تو نماز ناقص ہوگے اور حق تعالے راضی نہوگا پھر چاہئے کہ بہت
خوف اور ادب سے دلکو حاضر رکھی اسوقت نیت کرے کہ مثلا فلانی وقت کی نماز ادا یا قضا
بجالاتا ہون واسطے اللہ کے پھر نیت مین مبالغہ اور وسوسہ اس نکرے اور اسی وقت
اللہ اکبر بولے اور دونو ہاتھہ کانون تک اوٹھاوے پھر ہاتھہ باندھی اور ثنا کہی پھر
بسم اللہ اور الحمد کا سورہ دھیرے سے پڑھے جیساکہ کوئی بادشاہ سی عاجزی کرتا ہی اگر
معنی یاد کرے اور دھیان رکھے تو بہت عمدہ کام ہی نہین تو دلکو عاجزی مین حاضر رکھے
پھر اور کوئی سورہ یا آیت دھیرے سے پڑھے اور صبح کی نماز اور مغرب اور عشا کی نماز کے
پہلے دو رکعت مین الحمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھے باقی تمام رکعتین اور دوسری
نمازین آہستہ پڑھے اور بعد سورہ پڑھنے کی تھوڑا وقت خاموش کھڑا رہی اور جلد
رکوع مین نجاوے بعد اللہ اکبر کہی اور رکوع مین ایسا جھکے کہ پشت اور گردن مانند
ایک تختی کے برابر جھکی رہین اور ہتیلیان گھٹنون پر اور انگلیان کھلی ہوئی اور بازو
پہلو سے دور رہین مگر عورتون کے بازو پہلو سے ملے رہین بعدہ اگر امام ہو تو تین
بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہی اگر منفرد ہو تو پانچ یا سات بار کہنا اور معنونہین
اسکی دلکو رکھنا بہت بڑا ثواب ہی اور چاہئی کہ دھیرے سے پڑھی جلدی نکری اور بعد
پڑھنے کے بھی تھوڑی وقت ٹھیری رہی بعد سیدھا کھڑا رہی اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ کہی اگر مقتدی ہو تو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ

ما شئت کہی اور جلدی نکرے اور قبل لینے کے سجدی مین نا جھکے بلکہ سیدہے
بعدہی تھوڑا وقت کھڑا رہی بعد اسکی سجدی مین جاوے اول دو نو زانو زمین پر لگائے
بعد دو نو ہتیلیان بعد پیشانی اور ناک زمین پر لگا دے اور اگر امام ہو تو تین بار کہے
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ اگر منفرد ہو تو پانچ یا سات بار کہی بڑا ثواب ہے
لیکن دیر سے پڑہی جلدی نا پڑہی اور بعد پڑہنے کے بہی تھوڑی وقت ٹہیرا رہی کہ
کہ اسمین بہت تاکید ہی اگر معنے یاد کر کے اسمین دل لگا دی تو بڑا عمدہ کام ہی تسبیح تو
دلکو خدا کی عاجزی مین حاضر رکھی بعد ٹہیرنے کے اُوٹھی اور اپنے بائین پاؤن کے
تلوی پر بیٹھی پھر دہیرے سے یہہ دعا پڑہنا بڑا ثواب ہی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ وَعَافِنِیْ
اور جلدی نہ پڑہی اور جلدی سے دوسری سجدہ مین نجاوے کہ اسمین بہت
تاکید ہے بعد پڑہنے کے دوسرا سجدہ کرے مانند پہلے سجدہ کے بعد تھوڑا وقت
بیٹھے بعد اسکی اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہی اور اوٹھی اور دوسری رکعت مانند پہلی رکعت کے
ادا کرے تب واسطے تشہد پڑہنے کے بائین پاؤن کے تلوی پر بیٹھی اور تشہد
پڑہے دہیرے کے ساتھ اور پہلی مرتبہ کے تشہد مین جبکہ کہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تب اُٹھہ کر کھڑا ہوئے اور ایک رکعت یا دو رکعت باقی کی
ادا کرے جسطور سے کہ پہلے رکعت ادا کیا ہی بعد تمام رکعتون کے دوسرا
تشہد تمام پڑہی بعد دعا مشہور پڑہی بعد اسکے کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

وبرکاتہٗ اور مونہہ سیدہی جانب پھیرے کہ اگر کوئی اسکے پیچھے ہو تو آدہا مونہہ اسکا
دیکھے بعد بائین طرف سلام کہی دوسری بار جیسا کہ اول کہا تھا اور مونہہ بائین طرف
پھیرا وے اور اس دونو سلام کہتے وقت نیت نماز سے باہر آنی کی کرے اور نیت
سلام کرنے کی اوپر حاضرون کے اور اوپر فرشتون کے کرے جبکہ نماز کو ساتھ حضور دل کے
اور ساتھ ان تمام آدابون کے جو مذکور ہوئے ہین ادا کریگا تب نماز کامل اور مقبول ہوگی
اور گناہین معاف ہونگی اور جنت فردوس کا جو حق تعالی وعدہ فرمایا ہی سو عطا
فرماویگا اور اگر حضور دل اور آداب مین خلل ہوگا تو نماز ناقص اور عیب دار ہوگی
پھر حق تعالے مالک ہی اگر معاف فرما دے تو فضل و کرم اسکا ہی نہین تو قباحت
اسکی ظاہر ہی **انتباہ** یہہ نماز کا حال جو لکھا گیا سو موافق مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے ہی بعضی افعال مین نماز وغیرہ کے بیچ مذہب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے اور مذہب دوسرے امامان رحمۃ اللہ علیہم کے اختلاف ہین سو ہر
ایک مسلمان کو چاہئے کہ جس امام کے اقتدار کہتا ہو اسیکے حکم کے موافق عمل کیا کرے
لیکن دوسری امامون کے مذہب کو باطل نجانے اور باطل نکہین **مسئلہ**
یہہ چند کام نماز مین مکروہ ہین نماز کرنا وقت مین بھوک اور پیاس کے اور وقت
تقاضا بول اور براز کے اور وقت ہر ایک مشغولی کے جو دلکو پریشان کرتا ہی اور
پائون ملا کر رکھنا اور ایک پائون اوٹھا کر کہڑا رہنا اور سجدہ مین ایک پائون
اوٹھاتا اور دونو پائون پر بیٹھنا اور دونون چوتڑون پر بیٹھنا اور دونو گھٹنون کو

سینے تک لانا اور ہاتھ بیجامی مین رکھنا اور سجدے کے وقت جامی کو آگی سے پیچھے سے
سنبھالنا اور سر کانا اور بیجامی سے کمر باندھنا اور ہاتھ چھوڑنا اور ہر طرف نگاہ کرنا
اور انگلیان چٹکانا اور بدن کو کھجانا اور جمائی لینا اور داڑہی کے بال کو سی بار سے
کرنا اور سجدہ کرتے وقت زمین کو پھونکنا اور انگلیان آپس مین ملا کر رکھنا حاصل
یہہ کہ نماز مین تمام اعضا ادب سی رہین تا کہ نماز مقبول ہو **فصل چہارم**
بیانمین اصل اور حقیقت نماز کی منقول کتاب سی کیمیای سعادت کی جاننا چاہی
کہ جو سابق مین لکھا گیا سو نماز کے قالب کا بیان ہی اس قالب کو جان ہونا اور اعضا ہونا
ضرور ہی کہ اگر قالب کو جان نہو گی تو قالب بیجان مانند مردی کے ہوگا کچہ کام نہ آویگا
اور اگر جان ہی لاکن اعضا نہین تو نماز مانند آدمی ناک کان کٹے ہوے کے اور
مانند اندہی اور بوزہی کے ناقص اور عیب دار ہو گی اسکا قبول ہونا مشکل ہے
اسواسطے واجب ہی کہ جان اور اعضا نماز کے نماز کے ساتھ رہین تا کہ مقبول
بیچ درگاہ حق کے ہووے سو اعضا نماز کے اسکی اعمال اور ارکان اور آداب
ہین واجب ہی کہ اچھی طرح سی تعدیل کے ساتھ اور آرام کے ساتھ بجالاوین
جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی ہین لاکن حقیقت اور جان نماز کی یہہ ہی کہ دلکو اور
جان کو سب کامون سے نکال کر یاد الٰہی مین اور خوف مین ایسا حاضر
رکھے کہ کوئی خیال کسی کام کا دلمین نہ آوی اور نماز کی ہر ایک کلمی کی معنی
دلمین گذرانی اور دلکو اسی معنی مین اور خدا کی عاجزی مین مشغول رکھے

اور یقین جانے کہ حق تعالیٰ اپنے ظاہر کو اور اپنے دل کو دیکھتا ہی اور حق تعالیٰ
کی عظمت مین اور خوف مین دلکو اور جان کو ایسا غرق رکھے کہ ہرگز اپنی جان سے
اور کسی چیز سے خبر نرہے تب نماز پوری اور مقبول ہوگی جسکے اجر مین
جنت فردوس کا وعدہ ہی۔ **انتباہ** نماز کے ہر ایک عمل ظاہر کے ساتھ
ایک حقیقت باطن کی موجود ہی اور ہر ایک عمل مین ادب اسکا لازم ہی
جیسا کہ حقیقت اذان کی یہہ ہی کہ وہ واسطے عبادت کے بلاتی ہی اور روز
قیامت کی ندا کو یاد دلاتی ہی ادب اسکا یہہ ہی کہ اسکو سُنتے اور سب کام چھوڑ کے
اور واسطے نماز کے دوڑے آور طہارت جامے اور بدنکی حقیقت یہہ ہی کہ دلکو پاک
کرے گناہون سے اور بدخصلتون سے ساتھہ توبہ اور پشیمانی کے اور جانے کہ دل حق تعالیٰ
کے نظر کرنے کی جاے ہی اور جاے حقیقت نماز کی دل ہی اور حقیقت ستر عورت کی
یہہ ہی کہ جو چیز کہ دل مین بد ہی اسکو خدا کی نظر سے چھپا دیوے یعنی اس سے توبہ
نصوحا کرے اور گذرے ہوے پر پشیمان رہے تب دل پاک ہوگا اور
حقیقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنے کی یہہ ہی کہ دل کا مونہہ دونو جہان سے پھیر کر فقط
حق تعالیٰ کی طرف کرے جیسا کہ ظاہر کا مونہہ دوسری طرف کرنے سے نماز باطل
ہوتی ہی ویسا ہی دل کا مونہہ دوسری جانب پھیرنے سے نماز باطل ہوتی ہی اور
حقیقت قیام کی یہہ ہی کہ دلکو تمام حرکتون سے باز رکھے اور ساتھہ تعظیم اور عاجزی کے
کھڑا رہے اور روز قیامت مین حق تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہنے کو یاد کرے

کہ یہہ قیام اشارہ اسی بات کا ہی اور حقیقت رکوع کی اور سجود کی یہہ ہی کہ
حق تعالی کی عظمت کو پہچانے کہ عرش و کرسی وغیرہ تمام مخلوقات کو اسکے
سجدہ سے شرف ہی اور نجات ہی اور اپنی بیکسی اور عاجزی اور لاچاری کو
پہچانے کہ خاک سے بنا ہی اور خاک مین جاوے گا اسواسطے لازم ہی
کہ تواضع اختیار کرے اور تکبر سے حذر کرے اور پناہ مانگے اور حقیقت
قرات کی یہہ ہی کہ جو کلمہ کہ بولتا ہی اس کے معنی جانے اور اپنے کو
ویسا ہی بناوے جیسا کہ جب کہا کہ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ یعنی مینے دل کے
منھہ کو تمام عالم سے پہیرا اور حق تعالی کی طرف لگا یا ہون فقط پس اگر
دل اس کا اس وقت کسی اور طرف متوجہ ہوگا تو یہہ بات جہوٹ ہو جاویگی
اور جبکہ اول مناجات مین خدا تعالی سے جہوٹ کہا تو خطر اس بات کا
ظاہر ہی غرض جو کچھہ کہ کہے دل کو اوس کے معنی کی صفت پر حاضر رکھے
اگر چاہے کہ حقیقت سے نماز کے فائدہ پاوے تو ایسا کرے انتباہ
دل کو حاضر رکھنے کا علاج چار قسم پر ہی اول یہہ کہ اگر کسی جاے پر تماشا
یا غوغا خلق کا یا اور کچھہ تردد ہووے تو چاہیے کہ نماز کو جاے خلوت
مین پڑہے دوم یہہ کہ اگر وقت نماز کے دل کہانے پانی مین یا اور
کچھہ کام مین لگا رہے تو اول اوس کام سے فارغ ہو کر بعد نماز ادا کرے
سوم یہہ کہ اگر کوئی اندیشہ نماز مین بہی دل مین خطرہ لاوے تو نماز کی

عقیقت کے آداب جو پہلے مذکور ہوے ہین اون کے بجا لانے سے فرع ہوے
ہین یعنی ایسا یقین کرے کہ حق تعالی کے روبرو کھڑا ہی اور حق تعالی
دیکھتا ہی پھر حق تعالی کے خوف مین رہے اور نماز کے معنون مین دل کو
مشغول رکھے جیسا کہ حق تعالی سے مناجات اور عاجزی کر رہا ہی پھر
محنت کرے تاکہ نماز بغیر خطرہ کے ہووے پھر نوافل زیادہ کرتا رہے
کہ اگر کچھ خطرہ بے اختیاری سے آگیا ہو تو نفل کے ثواب سے اس گناہ
کو حق تعالی معاف کرے چوتھا یہہ ہی کہ اگر دنیا کے کوئی کام کا اندیشہ
نماز مین غالب رہا کرے اور کسی تدبیر سے دل کو نچھوڑے تو خدا کے
نیک بندے کو واجب ہی کہ واسطے اپنی آخرت کے وہ کام بالکل چھوڑ دیوے
کہ دنیا فانی ہی آخر کو فنا ہو گی اور آخرت باقی ہی اور خدا کی خوشی کے
برابر اور بہشت کے برابر کوئی دولت اور نعمت نہین ہی جب کہ اس
طرح سے نماز ادا کرے گا تو نماز قبول ہو گی حق تعالی راضی ہو گا اور
اپنے نیک بندون مین داخل کرے گا اور دوزخ سے آزاد کرے گا
جنت فردوس اور عالی مراتب عطا فرماوے گا اور وہ نعمتین کہ جنکی
خوبیان لا بیان ہین اور وہ نعمتین کہ سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین
ہین جو رات کو اوٹھہ کے نماز کرنے والون کے لئے وعدہ فرمایا ہی
سو عطا فرماوے گا اور اگر نماز مین دل حاضر نہ رکھے گا یا آداب مین

حضور کرے گا تو اوس کی خرابیان ظاہر ہین فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت شخص ہین کہ اون کو نماز سے سوائے رنج کے
کچھہ حصہ نہین ملتا ہی اور فرمایا کہ نماز ایسی کر جیسا کہ کوئی کسی کی آخری
ملاقات سے جدا ہونے کے وقت پر کرتا ہی یعنی سب کامون کو چھوڑکے
اپنے دل کو اللہ کے خوف مین اور محبت مین مشغول رکھہ اور فرمایا کہ جو
نماز کہ دل اوس مین حاضر نرہے حق تعالی اوس مین نظر نہین کرتا ہی اور
حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جب کہ نماز پڑہتے تہے اونکے
دل کے جوش کرنے کی آواز دو کوس تک لوگ سنا کرتے تہے اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ نماز مین مشغول ہوتے تہے
دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا جوش کرتا تہا جیسا کہ تانبے کی دیگ
پانی بہری ہوئی آگ پر جوش کرتی ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب کہ
چاہتے کہ نماز مین داخل ہووین تو لرزہ بدن مبارک پر پڑتا اور رنگ
بدل جاتا اور فرماتے کہ آیا وقت اس امانت کا جس کو ساتون آسمان
اور زمین پر پیش کیے طاقت اس کے سنبھالنے کی آسمانون مین اور زمین
مین نہ تہی اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کو
نماز برے کامون سے نہ روکے تو اوس کو نماز سے کچھہ فایدہ نہین
ہی مگر یہہ کہ خدا سے دور رہے گا اور حضرت طلحہ اپنے باغ مین نماز کرتے

ستے ایک پرند درختون مین ایسا پہرا کہ دل مشغول ہوگیا سو حضرت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اپنے دل کی شکایت کی اور اس
گناہ کے کفارہ مین وہ تمام باغ جس مین نخلستان تہا خیرات کیا فقط ایسا ہیہ
مشکوٰۃ شریف مین ہین اور فرمایا حق تعالی نے لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی
تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنی کہ نیکی نہین پاؤگے جب تک کہ نہ دوگے جو
چیز کہ کو دوست رکہتے ہو اوس کو فقط اس لئے کہ خدا کے دوستون نے تمام
دل کی خواہشون کو چہوڑا اور بہت بزرگون نے واسطے خدا کے ملک اور مال
اور جان اور عزت اور نام اور ننگ اور وطن اور خویشان اور اولاد سے
درگذر کر کے اس کے بدلے مین حق تعالی کی رضامندی اور محبت اور
بہشت اور دیدار اور قرب الٰہی حاصل کیا حق تعالی سب مسلمانون کو اس
طرح کی نماز اور بندگی خالص نصیب کرے آمین یا رب العالمین

فصل پانچوین بیان مین فضایل جماعت کی نماز کے

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب ایک نماز کا
ساتہ جماعت کے برابر ثواب ستائیس نماز کے ہی جو تنہا پڑہے اور فرمایا
نماز عشا کی جو کوئی جماعت سے پڑہے اوس کو آدہی رات تک عبادت
کرنے کا ثواب ہی اور جو کوئی نماز صبح کی ساتہ جماعت کے پڑہے اوسکو
تمام رات کی عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہی اور فرمایا کہ جو چالیس دن نماز

ساتھہ جماعت کے پڑہے دایم کہ پہلی تکبیر بہی فضا نہوئی ہو اوس کے لئے دو
آزادیان سکلہتے ہین ایک آزادی نفاق سے اور دوسری آزادی دوزخ سے
فقط یہہ احادیث مشکوۃ مین ہین اسی سبب سے جس اصحاب کو پہلی تکبیر
جماعت کے ساتھہ میسر نہوتی تہی وہ تین دن تک ماتم کرتا تھا اور اگر جماعت
فوت ہوتی تو سات دن ماتم کرتا تھا اور بہت علما کہتے ہین کہ اگر بغیر
عذر کے جماعت کو ترک کرے تو نماز درست نہین ہوتی ہی اسواسطے جماعت کو
مہم جاننا لازم ہی انتباہ ہر ایک نماز پانچ وقت کی نمازون سے اول
وقت مین ادا کرنا بہت ثواب رکہتا ہی اور اس کے فضایل بہت ہین اور
اس کام کے واسطے بہت تاکیدین آئی ہین غرض جیسے کہ جماعت کے فضایل
ہین ویسے ہی اول وقت مین نماز ادا کرنے کے فضایل ہین یہہ کام بہت
ضرور ہی خوف سے طول عبارت کے مختصر کیا گیا

فصل چھٹی بیان مین فضایل جمعہ کے دن کے اور نماز جمعہ کے

منقول مشکوۃ شریف سے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
جو شخص جمعہ کے روز مرتا ہی اوس کا مرتبہ شہیدون کا لکہا جاتا ہی اور عذاب
قبر سے بچاتے ہین اور فرمایا کہ خدای تعالی ہر ایک جمعہ مین چھہ لاکہ آدمی کو
آگ دوزخ سے آزاد کرتا ہی اور فرمایا کہ ہر روز وقت زوال آفتاب کے آتش
دوزخ کو سلگاتے ہین اس وقت نماز نہ پڑہنا لاکن جمعہ کے دن وقت زوال

آفتاب کے آتش دوزخ کی نہین سلگاتے ہین بجز زوال کے نماز جمعہ کی پڑھنا
چاہیے فقط اور بعضے علما کے نزدیک مقرر ہی کہ صلوٰۃ وسطیٰ جمعہ کی نماز ہی جسکے
ادا کرنے کی تاکید ین قرآن مجید مین بہت ہین غرض نماز جمعہ کے فضایل بہت
بڑے ہین اور سب کو معلوم ہین اور غسل کرنا جمعہ کے دن فجر کے وقت سے
زوال کے قریب تک سنت موکدہ ہی بعضے علما واجب جانتے ہین اس مین
بڑا ثواب ہی جس قدر پہلے وقت فجر سے قریب غسل کرے گا ثواب زیادہ پاویگا
اور پوشاک پاک پہنا اور خوشبو لگانا اور اول سب کے مسجد مین آنا اور ذکر
مین مشغول رہنا اور قرآن پڑھنا اور سورہ کہف پڑھنا بہت ثواب خصوصاً
درود شریف پڑھنے کا بہت ثواب ہی جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
فرمایا ہی کہ جو کوئی جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود شریف پڑھے گا اوس کے اسی
برس کے گناہ معاف ہونگے وہ درود یہہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور آگے کے بزرگون کا معمول یہہ تہا کہ جمعہ کے دن ہزار
بار قل ہو اللہ احد اور ہزار بار درود شریف اور ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور ہزار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہا کرتے تہے اگر جمعہ کے روز مغرب تک
مسجد مین رہے تو بہت ثواب ہی نہو سکے تو گہر مین جاوے لاکن خدا کے ذکر
سے غافل نرہے کہ اس دن مین ایک وقت ہی کہ جو دعا کرین سو قبول ہو

اس مین کچھ شک نہین لاکن وہ وقت کونسا ہی سو معلوم نہین اس واسطے
لازم ہی کہ اس دن سب وقت دعا مین مشغول رہے تاکہ مقصد حصول ہو مسئلہ
دو رکعت نماز جمعہ کی ہی واجب ہوتی ہی بدلے مین نماز ظہر کے بشرط آزادگی کے
اور اقامت اور تندرستی کے اور مرد ہونا اور آنکھہ اور پیر سلامت ہونا اور
جائز نہین ہی جمعہ ادا کرنا مگر شہر مین یا شہر کے گرد اور بادشاہ یا نائب اوسکا
موجود ہوا اور ظہر کا وقت ہو اور دو خطبے نماز سے پہلے پڑھے اور
مسجد مین اذن عام دیوے اور مقتدی تین سے کم نہون اور امام شافعی
کے قول سے چالیس سے کم نہون بغیر ان شرطون کے جمعہ کی نماز روا
نہین ہی **انتباہ** اس کتاب مین عبادتون کے فضائل کا بیان ہی اور کچھہ
احکام ضروری بھی ہین تمام مسائل فقہ کے کتابون مین موجود ہین باقی مسائل
بوقت حاجت وہان سے دریافت فرماوین اور اس مختصر مین بھی جس جای
خطا نظر مین آوے اپنے لطف و کرم سے اصلاح فرماوین

فصل ساتوین بیان مین باقی واجب نمازون کے

جاننا چاہئے کہ نماز عیدین کی اور نماز طلب باران کی اور سورج گہن اور چاند
گہن کی اور نماز طلب دفع خوف کی واجب ہی اور نماز جنازہ کی فرض
کفایہ ہی مسئلہ عید رمضان اور عید قربان کی نماز واجب ہی جس جمعہ کی نماز
واجب ہی اوس کی تمام شرطون کے ساتھہ جو آگے مذکور ہوئین سوا ے

خطبہ کے دو رکعت پڑہتے پہلی رکعت مین بعد تکبیر کے اور ثنا کے تین تکبیر زاید کہے
اور ہر تکبیر کے ساتہہ ہاتہہ اوٹہاوے اور تکبیرون کے درمیان تین تسبیح
کی مقدار ٹھہرے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد اور سورہ پڑہنے کے تین
تکبیر کہے اسی طرح سے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ پڑہے اور خطبہ مین
بیان کرے احکام صدقہ فطر اور قربانی کرنے کے اور ایام تشریق کی تکبیر تین
واجب ہین عرفہ کے روز فجر سے تیئیس نماز دن تک یعنی تیرھوین کی عصر تک
ہر نماز کے بعد مسئلہ سورج گہن کے وقت دو رکعت نماز جماعت سے
ساتہہ پڑہین اور چاند گہن اور ہوا سخت اور دشمن اور موذی جانور وغیرہ
کے خوف کے وقت بغیر جماعت کے اور نماز کے پیچہے دعا کرین حادثہ کے
دور ہونے تک مسئلہ بارش کی طلب کے لئے ایک جنگل مین کہ وہان
کوئی قومی نہو باجماعت نماز پڑہین اور استغفار کرین اور واسطے پانی کے
دعا مانگین مسئلہ دشمن یا جانور پہاڑنے والے مانند شیر یا سانپ یا بہیڑیا وغیرہ کے
غلبہ کے وقت مقتدی دو گروہ ہو وین ایک جماعت مقابل دشمن کے کہڑی ہو
دوسری جماعت آدہی نماز امام کے ساتہہ پڑہ کے روبرو دشمن کے جاوین اور
وہ لوگ پہلی کے آکر پہلے امام کے ساتہہ آدہی نماز ادا کرین پہر امام فارغ ہوا
تو پہلا گروہ آکر اپنی باقی نماز تمام کرے اور یہہ دوسرا فرقہ سامنے دشمن کے
کہڑی ہو وین اور وہ فرقہ دوسرا اپنی باقی نماز تمام کرین اور مغرب کی نماز مین

چاہیئے کہ امام پہلے فرقہ کے ساتھہ دو رکعت نماز پڑہے اور دوسرے فرقہ کے ساتھہ ایک رکعت۔

فصل آٹھوین جاننا چاہیے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہی یعنی ایک آدمی نے ادا کی تو سب سے ساقط ہو جاتی ہی اگر کسی نے بہی ادا نہ کی تو سب گناہگار ہوتے ہین۔ تین صف جماعت کی ہونا بہتر ہی اگر سات آدمی ہون تو تین پہلی صف مین دو درمیان کی صف مین اور دو آخر کی صف مین اور امام ان تینون صفون کے آگے کہڑا رہے اور اس نماز مین چار تکبیرین ہین اول تکبیر کے بعد ثنا کہے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پہر دوسری تکبیر کہے بعد اوسکے درود پڑہے یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پہر تیسری تکبیر کہے اور پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا
تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ بعد اوس کے چوتھی تکبیر کہے اور دعا
دونو طرف سلام پہیرے اور اگر مردہ لڑکا ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا
فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر
لڑکی ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا
وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً کہے

فصل نوین بیان مین نمازہاے سنت کے

فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے ایک دن
رات مین بارہ رکعت بنایا جاوے گا اوس کے لئے ایک گہر بہشت مین چار رکعت
قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے اور دو رکعت بعد نماز مغرب کے اور دو رکعت
بعد نماز عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر سے اور بہت اصحاب سے روایتین
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی سنت دو رکعت پڑہنے پر ایسی
تاکید فرمایا کرتے تہے کہ اور کسی نماز پر ایسی تاکید نہین فرماتے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دو رکعت فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور اوس چیز سے
کہ جو دنیا مین ہی اور فرمایا جو شخص محافظت کرے چار رکعت پر قبل نماز ظہر کے اور
چار رکعت پر بعد نماز ظہر کے حرام کرے اوسکو اللہ دوزخ پر اور فرمایا چار رکعت
قبل ظہر کی کہ نہین ہی بیچ اسکے سلام پہیرنا یعنی چارون ایک ہی تحریمہ سے پڑہی

جاوین کہولے جاتے ہین اونکے واسطے دروازے آسمانون کے یعنی قبول ہوتی ہے
اور روایت ہی کہ پڑہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکعت قبل ظہر کے اور فرمایا
کہ یہہ ایسا وقت ہی کہ کہولے جاتے ہین دروازے آسمان کے سو دوست کہتا
ہون کہ اوپر چڑہے میرے واسطے اسمین عمل نیک اور فرمایا رحم کرے اللہ
اوس شخص پر کہ نماز پڑہے قبل عصر کے چار رکعت اور روایات ہین کہ پڑہتے
تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل عصر کے چار رکعت اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے بعد نماز مغرب کے چہہ رکعت کہ انکے
درمیان بُری بات نہ کہے تو برابر کی جاتی ہین واسطے اوسکے ساتہہ عبادت
بارہ برس کے یعنی بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہی اور فرمایا کہ چار رکعت
بعد زوال کی برابر ہی ثواب اوسکا چار رکعت نماز تہجد کے اور فرمایا جو شخص کہ نماز
پڑہے بعد نماز مغرب کے چار رکعت تو اوٹہائی جاتی ہی نماز اوسکی علیین مین فقط
مرقوم ہین یہہ تمام روایات مشکوۃ شریف مین انتباہ بیان مین فضایلون کے
جو تہجد کی نماز کے ہین ۔ روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے کہ فرمایا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اوترتا ہی رب ہمارا برکت والا
ف یعنی حق تعالی اپنی رحمت خاص کو اُتارتا ہی فقط ہر ایک رات کو دنیا کے آسمان
کی طرف جس وقت کہ باقی رہتی ہی پچھلی تہائی رات فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کرے
مجہہ سے کہ قبول کرون مین اوسکی دعا کو کون ہی کہ مانگے مجہہ سے کہ دون مین

اوسکو کون ہی کہ گناہ بخشواوے مجھ سے کہ بخشون مین اوسکو اور فرماتا ہی کہ کون
ہی جو قرض دیوے اوس کو جو محتاج نہین ہی اور ظلم کرنے والا نہین ہی یعنی
مجھکو قرض دو کہ مین محتاج نہین اور ظلم کرنے والا نہین ہون آور فرمایا کہ تحقیق
رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا ہی اس مین کوئی مسلمان بہلائی کام مین
دنیا اور آخرت کی اللہ سے مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو وہ بہلائی اور یہہ ساعت
ہر ایک رات مین ہی آور فرمایا کہ بہت پسند نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز
حضرت داؤد پیغمبر کی ہی اور بہت پسند روزون مین اللہ کے نزدیک روزہ
حضرت داؤد پیغمبر کا ہی اور تہے داؤد پیغمبر علیہ السلام سوتے آدہی رات اور
قیام کرتے تہائی رات مین پہر سوتے چھٹا حصہ رات مین اور روزہ رکہتے
ایک دن اور افطار کرتے ایک دن آور فرمایا کہ اوٹہنا رات کا عادت ہی نیکون
کی جو تمہارے پہلے تہے اور نزدیکی کا سبب ہی تمہارے رب پاس اور سبب
مٹانے گناہون کا ہی اور سبب باز رہنے کا گناہون سے ہی آور فرمایا کہ
تین شخص ہین کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف اونکے وہ تین شخص سے راضی ہوتا ہی
اور اپنی رحمت سے نظر کرتا ہی طرف انکے ایک وہ شخص کہ جب اوٹہے رات
تو نماز پڑہے دوسرا وہ کہ نماز کی صف درست کرے تیسرا وہ کہ جہاد مین
صف درست کرے آور فرمایا کہ بہت نزدیک ہوتا رب کا اپنے بندہ سے
درمیان مین پچہلی رات کے ہی پہر اگر ہو سکے کہ ہووے تو درمیان مین ان

شخصون سے کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا اوس وقت مین تو ہو اور فرمایا کہ رحمت کرے اللہ اس شخص پر کہ اوٹھا رات کو پہر نماز پڑہی اور جگا یا اپنی عورت کو پہر نماز پڑہی اوس عورت نے پہر اگر نہ جاگی تو چھینٹے دیا اوس کے منہہ پر پانی کی رحمت کرے اللہ اوس عورت پر کہ اوٹہی رات کو پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنے خاوند کو پہر اگر نہ جاگا تو چھینٹے دی اوسکے مونہہ پر پانی کی اور روایت ہی کہ عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ یا رسول اللہ دعا کون سی بہت قبول ہوتی ہی تب فرمایا کہ درمیان پچھلی رات کے اور پیچھے فرض نمازون کے اور فرمایا کہ تحقیق جنت مین محل ہین کہ دیکھا جاتا ہی جو اسکے باہر ہی اسکے اندر سے اور جو اسکے اندر ہی اسکے باہر سے تیار کیا ہی اوسکو اللہ نے ایسے شخص کے لئے کہ نرمی سے کلام کرے اور کہلاوے کہانا اور پی در پی روزے رکھے اور نماز پڑہے رات کو اور لوگ سوتے ہون اور فرمایا کہ افضل نمازون مین بعد فرض کے نماز ہی درمیان رات کی اور فرمایا کہ تہا واسطے داود علیہ السلام کے رات کو ایک وقت کہ جگاتے اسمین اپنی اہل و عیال کو اور فرماتے ای داود کے لوگو اوٹہو اور نماز پڑہو تحقیق یہہ ایک وقت ہی کہ قبول کرتا ہی اللہ عزوجل اسمین دعا کو سوائے جادوگر اور تحصیلدار کی دعا کے اور فرمایا کہ اشراف میری امت کے حافظ قرآن شریف کے ہین اور عمل کرنے والے اسپر اور جاگنے والے پچھلی رات کے اور پڑہنے والے نماز تہجد کے ہین مذکور ہین یہہ احادیث

مشکوۃ شریف مین انتباہ معتبر کتابون مین بزرگان دین کے قول سے ثابت ہی کہ تہجد کی نماز پڑہنے والا محتاج کم رہتا ہی اور اس ضعیف نے اس بات کا بہت تجربہ کیا ہی اور اس بات کو تحقیق پایا اور بہت دوستون کو یہہ عمل یعنی تہجد کی نماز سکہائی اور اللہ تعالی نے اونکو روزی کی کشائش عطا فرمائی ہو

فصل دسوین بیان مین فضایل نوافل نمازون کے

جاننا چاہیئے کہ بعد نماز فرض اور سنت کے کسیٔ عمل کی بزرگی اور ثواب برابر نماز نفل کے نہین ہی اور نفل بہت ہین بعضے بیان کئے جاتے ہین روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی صلوۃ تسبیح کو ہر روز ایکبار پڑہے گا حق تعالی اوسکے گناہون کو معاف فرماوے گا اگر ہر روز نہو سکے تو ہر ہفتہ مین ایک بار پڑہے نہین تو ہر ماہ مین یا ہر سال مین ایکبار پڑہا کرے اگر نہو سکے تو تمام عمر مین ایکبار پڑہے کہ گناہ معاف ہوتے ہین صفت اوس کی یہہ ہی کہ دو دوگانہ پڑہے نفل کی نیت سے اول رکعت مین بعد الحمد کے سورہ اذا زلزلت الارض پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے سورہ والعادیات پڑہے تیسری رکعت مین بعد الحمد کے سورۃ قل یا ایہا الکافرون یا سورہ اذا جاء پڑہے چوتہی رکعت مین سورۃ قل ہو اللہ پڑہے اور ہر ایک رکعت مین بعد الحمد اور سورہ کے پندرہ مرتبہ تسبیح اربعہ پڑہے یعنے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہے

بعد اوس کے رکوع کرے اور بعد ذکر رکوع کے دنش مرتبہ وہی تسبیح اربعہ پڑہے
پہر رکوع سے سر اوٹہاوے اور سمع اللہ کہے اور دنش مرتبہ تسبیح اربعہ بولے پہر
سجدہ مین جاوے بعد ذکر سجدہ کے دنش مرتبہ تسبیح اربعہ کہے پہر سر اوٹہاوے
اور دنش مرتبہ تسبیح مذکور کہے پہر دوسرے سجدہ مین بعد ذکر کے تسبیح مذکورہ
دنش مرتبہ پڑہے پہر سر اوٹہاوے اور دنش مرتبہ تسبیح مذکور پڑہے یہہ تسبیح
ہر ایک رکعت مین ستّر پر پانچ مرتبہ ہوتی ہی اور چار رکعت مین تین سو
مرتبہ ہوتی ہی بزرگان دین اس نماز کو ہمیشہ پڑہتے تہے اس نماز کے
فوایدہ پڑہنے والون کو معلوم ہوتے ہین بہت بڑی قسمت والے کو اسکے
ہمیشہ پڑہنے کی توفیق ہوتی ہی یہہ غیب کی نعمت کا خزانہ اور دل کی
روشنی کی دوا اور آخرت کی دولت ہی ایک دوست اس ضعیف کے
ایک مدت ہر شب بعد نماز مغرب کے یہہ نماز پڑہا کرتے تہے کہ حق تعالے
نے بڑی نعمتین باطن کی عطا فرمائی تہین کہ حال اونکا بہت بہتر ہوا اور
چاہیے کہ بعد ہر دو کانہ کے تیس پر چار بار اللہ اکبر اور تیس پر تین بار
الحمد للہ اور تیس پر تین بار سبحان اللہ پڑہے کہ نہایت ثواب ہی اور
روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو
حاجت ہووے اللہ تعالی سے یا کسی آدمی سے پہر چاہیے کہ اچہا کامل وضو
کرے پہر دو رکعت نماز پڑہے پہر تعریف اور ثنا کرے اللہ کے واسطے اور

درود بھیجے نبی پر پھر کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ
كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اور فرمایا نہین کوئی شخص کہ گناہ کرے کوئی گناہ پھر کھڑا ہووے اور طہارت کرے اور
نماز پڑہے پھر بخشش چاہے اللہ سے مگر بخشتے اللہ اوسکو پھر پڑہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا
اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور روایت ہے
کہ جب سخت ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی کام تب نماز پڑہتے تہے
اور روایت ہے کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بلایا حضرت بلال رض
کو اور فرمایا کہ ساتھ کس چیز کے میرے پہلے گیا تو بہشت مین کہ نہ داخل ہوا مین
کبھی مگر سنا مین نے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے تب عرض کیا بلال رض نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین اذان دی مین نے کبھی مگر پڑہی مینے
دو رکعت نماز اور نہ پہونچا مجہکو حدث کبھی مگر وضو کیا مین نے اوسی وقت اور
جانا مینے کہ تحقیق اللہ تعالی کا حق ہے مجہہ پر دو رکعت تب فرمایا حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبب انہین دونو کے یعنی پایا تو نے

کام سے تو نے یہہ مرتبہ پایا اور روایت ہی جابر رضی سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سکہلاتے ہمکو دعا استخارہ کی جیسا کہ سکہلاتے ہمکو سورتین قرآن
شریف کی اور فرماتے کہ جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا تب چاہیے
کہ پڑہے دو رکعت سواے فرض کے پہر چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی
اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ
الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ
لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ
وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ
وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ
فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ
الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ فقط

یہہ نماز اور یہہ دعا پڑہنے سے جو کام نیک ہی سو بن آتا ہی اور جو کام بد ہی سو بن
نہین آتا ہی یہہ عمل بہت مجرب ہی اور مشہور اور مروج بہی ہی اکثر اولیاء اللہ اور اہل
تقوی اسپر عمل رکہتے ہین انتباہ نماز سنت تراویح ماہ رمضان مبارک کی مشہور
ہی اور سواے انکے بہت نمازین ہین کہ ثواب بے نہایت رکہتی ہین ۔۔

نماز مین جو مذکور ہوئین سو کنجیان نعمت کے خزانون کی ہین سبب نجات اور
حصول عالی درجات کے ہین حق تعالی نے جنکی قسمت مین عالی مرتبے اور قرب
درگاہ اور جنت فردوس مقرر فرمایا ہی اونکو توفیق عطا فرماتا ہی سواے دوستان
خدا کے دوسرون کو طاقت اور توفیق نہین ہوتی ہی اور نماز کے باب مین
جو احادیث لکھی گئی ہین سو وہ تمام مشکوۃ شریف مین موجود ہین اونکی اسناد کی حاجت نہین

باب پانچوان

بیان مین فضایل اور آداب تلاوت قرآن مجید کے ملا ہوا اوپر چار فصل کے

فصل اول بیان مین فضایل تلاوت قرآن شریف کے ۔ جاننا چاہیئے کہ
قرآن مجید کے فضایل مین بہت آیات اور احادیث ہین اس کتاب مختصر مین وہ
تمام لکھنے کی گنجایش نہین ہی اس لئے بعضے فضایل لکھے جاتے ہین فرمایا
حق تعالی نے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ الی آخر یعنی اگر اس قرآن کو ہم اوتارتے پہاڑ پر
تو البتہ دیکھتے تم یا محمد اس پہاڑ کو کہ خوف کرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا خوف
سے اللہ کے فقط اور فرمایا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ
بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا فقط یعنی اگر کوئی
چیز ایسی ہو کہ جس سے پہاڑان راہ چلین اور زمین قطع ہو اور مردے بات کرین تو وہ
چیز البتہ قرآن شریف ہوگا ولیکن سب کام خدا کے اختیار مین ہین اور فرمایا اَلرَّحْمٰنُ

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ یعنی مین ایسا بڑا رحم کرنے والا ہون کہ اپنی رحمت کے بہانے سے قرآن کو سکھلاتا ہون اور فرمایا بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ یعنی یہہ قرآن بہت بڑے مرتبہ والا ہی لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہی اور فرمایا لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ یعنی ہاتھ نہ لگاوین اسکو سواے پاک لوگون کے - اور فرمایا کہ اگر تمام آدمی و جنات جمع ہون کہ مانند اس قرآن کے بناوین تو نہین بنا سکین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین - سو کافرون نے حق تعالی کی یہہ شرط باطل کرنے کے لئے اور مسلمانون کو باطل کرنے کے لئے ہر طرح کی خلایق کو جمع کرتے رہے اور بہت مال خرچ کرتے رہے لاکن بارہ سو برس سے زیادہ گذرے کہ اب تک ایک آیت بھی نہین بنا سکے سو سب حیران ہین اور یہہ معجزہ موجود ہی اور آزمایش جاری ہی جو کوئی چاہے سو آزمایش کر لیوے اور جاننا چاہیئے کہ قرآن مجید کے معجزے بہت بڑے ہین اور بے شمار ہین ان مین سے بعضے معجزے اس کتاب کے بارہوین باب کی پانچوین فصل مین مذکور ہونگے انشاءاللہ تعالی فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بڑی عبادت میری امت کی قرآن شریف پڑھنا ہی اور فرمایا کہ جس کو قرآن کی نعمت دی ہی اور جانے کہ کسی شخص کو قرآن کی نعمت سے بڑی نعمت دی ہی تو چھوٹی سمجھا اس نعمت کو کہ خدا ہی تعالی نے بزرگ بنایا ہی اسکو تو بڑا گناہگار ہوا اور فرمایا کہ روز قیامت مین خدا کے پاس

قرآن سے بڑا شفاعت کرنے والا نہین ہی نہ کوئی پیغمبر نہ کوئی فرشتہ نہ اور کوئی
سوای ان کے اور فرمایا کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ جس کو قرآن کا پڑہنا دعا کرنے
کے واسطے فرصت نہ دیوے گا تو مین اوس کو بہت بڑا ثواب دونگا وہ بڑا ثواب
جو شکر کرنے والون کے واسطے مقرر ہی اوس کو ملے گا اور فرمایا کہ ان دلون کو
زنگار نے پکڑا ہی مانند لوہے کے عرض کیا کہ کس چیز سے نکالا جاوے گا زنگار
یا رسول اللہ فرمایا قرآن پڑہنے سے اور موت کو یاد کرنے سے اور فرمایا کہ مینے
کیا اور واسطے تمہارے دو نصیحت کرنے والون کو چہوڑا کہ [illegible] تمکو نصیحت کرتے
رہینگے ایک بولنے والا ہی اور دوسرا خاموش بولنے والا قرآن مجید ہی اور خاموش
نصیحت کرنے والا موت ہی اور فرمایا قرآن پڑہو کہ ثواب ہر ایک حرف کا
دس نیکیان ہین اور نہین کہتا ہون مین کہ الٓمٓ ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف
اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ۔ اور حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مینے حقتعالی کو خواب مین دیکہا اور عرض کیا کہ یا رب نزدیکی کا
ساتھ تیرے کس چیز مین بہت بڑا حاصل ہوتا ہی حکم ہوا کہ ساتھ کلام میرے کے
جو قرآن ہی عرض کیا مینے اگر معنی اسکے جانے یا نہ جانے فرمایا اگر جانے یا نہ جانے بیان اسکا
جو مذکور ہوا ہین سو کتاب کیمیاے سعادت مین ہین ۔ اور روایات ہین کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پڑہنے والے قرآن شریف کے سردار اور
عزت والے اہل جنت کے ہین اور فرشتے آسمان کے قرآن پڑہنے والونکو

جو زمین پر ہین ایسا دیکھتے ہین جیسا کہ زمین کے رہنے والے آسمان کے تارونکو
دیکھتے ہین - اور روایات ہین مشکوۃ شریف ہین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم
اجمعین سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صورت حسد کی
نہیں ہے مگر دو شخصون پر ایک تو وہ مرد کہ دیا جسکو اللہ تعالی نے حفظ قرآن کا
وہ کھڑا رہتا ہے قرآن پڑہتا ہوا رات اور دن کی ساعتون مین اور دوسرا وہ مرد
کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال سو وہ خرچ کرتا ہے اوسے رات اور دن کی
ساعتون مین اور فرمایا کہ بیشک اللہ بلند کرتا ہے بسبب اس قرآن کے قوم
کتنی جماعتون کا اور نیچا کرتا ہے بسبب اس کے مرتبہ دوسرون کا یعنی جو ایمان
لایا اور عمل کیا سو مرتبہ پایا اور جو ایمان نہ لایا سو وہ ذلیل ہوا اور فرمایا کہ پڑہو
قرآن اس لئے کہ آوے گا قرآن قیامت کے دن شفیع ہوکر اپنے قاریون کا
اور پڑہو دو چمکتی ہوی سورتون کو یعنی سورہ بقر اور سورہ آل عمران کو اسلئے
کہ یہہ دونون سورتین آوینگی قیامت کے دن جیسے دو ٹکڑے سفید ابر کے
یا جیسے دو ٹکڑیان یا جیسے دو جماعت صف باندہ کر اوڑتے جانورون کی طرح
کوشش کرینگی شفاعت مین اپنے پڑہنے والون کی پڑہو سورہ بقر کو کہ بیشک
پڑہنا اس کا برکت ہے اور چھوڑنا اسکا ندامت ہے اور نہین پڑہ سکتے اسکو سست لوگ
اور فرمایا کہ کہین گے آخرت مین قرآن پڑہنے والے اور اوسپر عمل کرنے والے کو
کہ قرارت کر قرآن کی اور چڑہ جنت کے درجون پر اور خوبی سے قرآن پڑہتا رہ

جیسا کہ خوبی کے ساتھہ پڑہتا تہا دنیا مین پہر بیشک مقام تیرا اخیر کی آیت کے پاس
ہوگا جو پڑہتا ہی تو یعنی ہر ایک آیت کے پڑہنے سے حق تعالی ایک درجہ
بہشت مین دیتا ہی کہ پہلے درجہ سے دوسرا درجہ بلند زیادہ اور بہتر زیادہ ہوتا ہی
اور اوس سے تیسرا درجہ بہتر زیادہ اور اوس سے چوتہا درجا اوراسی طرح سے
جس قدر آیتین زیادہ یاد ہون گی اتنے ہی درجے زیادہ ملین گے اور ایک سے
ایک درجہ بہتر ہوگا اور فرمایا جو شخص کہ نہو دل مین اوس کے کچہہ بہی قرآن
سے سو وہ دل مانند ویران گہر کے ہی اور فرمایا کہ فضیلت اللہ کے کلام کی
سب کلام پر ایسی ہی جیسے فضیلت اللہ کی اوسکی خلقت پر اور فرمایا کہ جسنے
قرآن پڑہا اور عمل کیا اوس کی آیتون پر پہنا وین گے اوس کے ماں باپ کو
قیامت کے دن ایسا ایک تاج کہ روشنائی اوسکی بہتر ہوگی آفتاب کی روشنی
سے اور فرمایا کہ قرآن پڑہنا نماز مین بہت بہتر ہی قرآن پڑہنے سے سوا
نماز کے اور قرآن پڑہنا نماز کے سوا بہی بہت بہتر ہی سبحان اللہ اور
اللہ اکبر کہنے سے اور تسبیح وغیرہ بہت بہتر ہی خیرات دینے سے اور خیرات دینا
بہت بہتر ہی نفل روزے سے اور نفل روزہ بچاو ہی دوزخ سے - یعنی قرآن
کی تلاوت یہہ تمام عبادتون سے فضیلت زیادہ رکہتی ہی اور فرمایا کہ قرآن پڑہنا
بغیر دیکہنے کے ہزار درجے ثواب رکہتا ہی اور قرآن پڑہنا دیکہہ کر دو ہزار درجے
تک ثواب رکہتا ہی اور فرمایا کہ مہارت رکہنے والا قرآن پڑہنے کی اچہے فرشتے

عزت والے لکھنے والون کے ساتھہ ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی قرآن اور وہ ہچکاتا ہی پڑہنے مین اور قرآن پڑہتا ساتھہ مشکل کے ہو تو اوسکے واسطے دو مزدوری ہین ف یعنی ایک مزدوری قرآن پڑہنے کی دوسری محنت اوٹھانے کی اور فرمایا جس شخص نے قرآن پڑہا اور حلال جانا اوس کے حلال کو اور حرام جانا اوسکے حرام کو داخل کرے گا اللہ اوسکو بہشت مین اور شفیع کرے گا اوسے دس شخصون کے حق مین اوسکے گہر والون سے کہ انمین سبہی لایق ہونگے دوزخ کے اور روایت ہی کہ ایک مرد رات کو قرآن پڑہتا تہا اور پاس اوس کے گہوڑا بندہا ہوا تہا ناگہان ایک سائبان آسمان سے اترا اور ڈہانپ لیا اور گہوڑا بہاگنے لگا اوس مرد نے یہہ حال دیکہہ کر سکوت کیا تب وہ سائبان چلا گیا پہر صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا تب فرمایا کہ وہ سکینہ ہی کہ ظاہر ہوا تہا بسبب قرآن شریف کے ف سکینہ ایک چیز ہی اللہ کی نعمتون سے کہ دیکہنے سے اوسکے مومن کے دل مین تسکین ہوتی ہی اور روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہا اونہون نے کہ مقرر کیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگہبانی پر رمضان کے فطرے کے سو آیا میرے پاس ایک شخص پہر لگا دونو ہاتہہ سے غلہ لینے پہر پکڑا مینے اوسکو اور کہا کہ البتہ لیجاؤنگا تجہکو رسول اللہ کے پاس کہا اوسنے مین محتاج ہون اور مجہہ پر بال بچون کا خرچ ہی اور بہت ضرورت ہی کہا ابوہریرہ رضہ نے پہر

پہر چہوڑ دیا مینے اسکو پہر صبح کو اوٹہا مین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ای ابا ہریرہ کیا کیا تیرے قیدی نے کل کی رات کو عرض کیا مینے یا رسول اللہ
صلعم گلہ کیا سخت حاجت کا اور بال بچون کا سو رحم کیا مینے اوسپر اور چہوڑ دیا
اسکو فرمایا خبردار جہوٹ کہا اوسنے اور پہر بہی آوے گا سو منتظر رہا مین سو
آکر دونو ہاتہہ سے غلہ لینے لگا سو پکڑ لیا مینے اوسکو اور کہا کہ لیجاؤن گا
تجہکو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر کہا اوسنے جیسا کہ کہا تہا پہلے
اور کہا کہ پہر نہ آونگا سو رحم کیا مینے اور چہوڑ دیا اوسکو پہر صبح کو فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوہریرہ کیا کیا تیرے قیدی نے
تب عرض کیا مینے جو حال گذرا تہا تب فرمایا خبردار جہوٹ کہا اوس نے
پہر بہی آوے گا سو منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا دونو ہاتہہ سے غلہ لیتا ہوا
پہر پکڑا مینے اور کہا کہ لیجاونگا تجہکو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس
تین بار تو نے کہا کہ نہ آونگا پہر آتا ہی تب کہا اوس نے کہ چہوڑ دے مجہہ کو
کہ سکہلاؤن تجہکو اون باتون کو کہ نفع دے اللہ تجہکو سبب اونکے جب کہ
قصد کرے تو سونے کا تو پڑہ آیت الکرسی کو جو یہہ ہی اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آخر تک تب رہے گا تجہپر اللہ کی طرف سے نگہبان اور نزدیک
نہ آوے گا تیرے کوئی شیطان صبح تک۔ سو چہوڑ دیا مینے اوسکو پہر صبح کو
اوٹہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا تیرے قیدی نے عرض کیا

ہے مینے سکہلایا مجہکو اون باتون کو کہ نفع دیگا اللہ مجہے بسبب اونکے تب فرمایا
خبردار سچ کہا اوس نے تو جانتا ہی کہ کس سے بات کرتا ہی تو تین رات سے
عرض کیا مینے کہ نہین فرمایا کہ وہ شیطان ہی

فصل دوم بیان مین فضائل اور خواص قرآن مجید کے ۔ روایات
ہین اہل بیت عظام اور اصحاب کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے کتاب مین
مشکوۃ شریف کے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب
اذا زلزلت الارض کا سورہ پڑہنے کا برابر ثواب آدہا قرآن پڑہنے کے ہی
اور ثواب سورہ قل ہو اللہ پڑہنے کا برابر ہی قرآن کی ایک تہائی کے اور
سورہ قل یا ایہا الکافرون کا برابر ہی ایک چوتہائی قرآن کے اور فرمایا کہ
ثواب دو آیتون کے پڑہنے کا صبح کو مسجد مین بہتر ہی ملنے سے دو اونٹنیو نکے
اور تین آیتون کا ثواب بہتر ہی تین اونٹنیان ملنے سے اور چار کا چار سے
اور زیادہ کا بہتر ہی زیادہ سے اور فرمایا سورہ فاتحہ سبع مثانی ہی اور
قرآن عظیم وہی ہی اور اسمین شفا ہی ہر ایک بیماری کی یہہ سورہ کسی نبی پر نہ
اوترا خدا نے تجہی کو عنایت فرمایا اور سورہ فاتحہ اور دو آتین سورہ بقر کی
آخر کی ف یعنی آیت امن الرسول سے آخر تک سورہ بقر کے جب اتری یہہ سورہ
تو آسمان کا دروازہ کہلا اور فرشتہ اترا تو کہا کہ خوش ہو جا وان دو نورسے
کہ تمہین کو ملے ہین جو نہین ملی تہی تمہارے پہلے کسی نبی کو نہ پڑہنے گا کوئی

ایک حرف کو ان دونوں سے مگر دیوے گا خدا اوسکو یعنی جو اس حرف مین
مراد ہی سو حق تعالی عطا فرماوے گا - اور فرمایا جو کوئی ایک رات مین ان
دونوں کو پڑہے گا بلا دفع کرین گے اوسکی اور فرمایا کہ قرآن گہر مین پڑہو
بیشک شیطان بہاگتا ہی جس گہر مین سورہ بقر پڑہا جاتا ہی اور فرمایا کہ سب
آیتوں سے زیادہ بزرگی آیت الکرسی کو ہی اور روایت ہی کہ ایک شخص
ہر نماز مین سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑہتا تہا جب کہ اوسکا سبب پوچہا اوس سے
تو کہا کہ یہہ سورہ خدا کی صفت مین ہی اور مین دوست رکہتا ہون اسکو تب
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ دوست رکہتا ہی اس شخص کو
اور عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دوست
رکہتا ہون سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو تب فرمایا کہ تحقیق محبت نے تیری اس سے
مستحق کیا تجہکو بہشت کا اور فرمایا جو کوئی ہر روز دوسو بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
پڑہے گا تو مٹا دین گے اوس سے گناہ پچاس برس کے سوائے گناہ قرض
کے اور فرمایا جو کوئی پڑہے گا سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو دس بار بنے گا
اوس کی برکت سے اوس کے لئے ایک بڑا مکان جنت مین اور جو کوئی پڑہیگا
بیس بار بنینگے اوس کے لئے دو مکان اور جو کوئی پڑہے گا تیس بار
بنین گے تین مکان جنت مین تب عرض کیا عمر ابن خطاب رض نے قسم اللہ کی
یا رسول اللہ صلعم اب تو زیادتی کرین گے ہم مکانون مین تب فرمایا

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا فضل اس سے زیادہ ہی اور
روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو بچھونے پر تین مرتبہ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑہتے اور
ہتیلیوں پر دم فرماتے اور تمام جسم پر پہیرتے اور روایت کی ایک صحابی نے کہ
پایا مینے ایک جاے سخت ہوا مین اور اندہیری رات مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمایا کہ پڑہو سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور فرمایا ایک اصحابی کو کہ نہ پڑہیگا
تو کوئی سورہ کہ زیادہ مفید ہو اللہ کے پاس قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے اور
فرمایا کہ جو کوئی پڑہے گا سورۂ مؤمن کو اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور آیۃ الکرسی
صبح کو محفوظ رہے گا برکت سے ان دونو کے شام تک اور جو کوئی پڑہے گا
شام کو محفوظ رہے گا صبح تک اور فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا سورہ
یٰسین ہی جو کوئی ایک بار پڑہے گا ثواب دیوے گا اوسکو اللہ تعالی دس بار
تمام قرآن شریف پڑہنے کا اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے گا سورہ یٰسین کو دن
نکلتے وقت اوسکی حاجتیں روا ہونگی اور جو کوئی پڑہے گا سورہ یٰسین کو اللہ
کی رضامندی کے واسطے چاہکر بخشے جاوینگے اوسکے اگلے گناہ سو پڑہو
اسکو اونکے پاس جنکو جان کندنی لگی ہو اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہزار برس
پہلے زمین اور آسمان بنانے کے سورۂ طٰهٰ پڑہی تب فرشتے بولے کہ خوبی

ہی اس امت کی کہ اتنہ ہیہ قرآن اپنر اور فرمایا جس نے پڑہا سورہ حٰمٓ دخان کو کسی رات مین صبح کرے گا اوس حال مین کہ مغفرت مانگتے ہونگے اوسکے واسطے ستر ہزار فرشتے اور جس نے پڑہا سورہ حٰمٓ دُخان کو شب جمعہ مین معاف ہونگے گناہ اوسکے اور روایت ہی کہ پڑہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت مُسبّحات کو اور فرماتے کہ ایک آیت انمین ہی ہزار آیۃ سے بہتر اور فرمایا کہ سورہ تبارک نے سپارش کیا ایک مرد کیواسطے یہانتک کہ مغفرت ہوئی اوسکی اور روایت ہی کہ ایک اصحاب نے کسی قبر سے سورہ تبارک کے پڑہنے کی آواز سنی اور عرض کیا آنحضرت صلعم سے تب فرمایا کہ وہ سورہ باز رکہنے والا ہی نجات بخشنے والا ہی اپنے پڑہنے والے کو عذاب سے اللہ کے اور روایت ہی کہ سوتے نہ تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک کہ نہ پڑہتے سورہ الٓمٓ تَنزِیلُ الکِتابِ اور سورہ تبارک کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پڑہے گا صبح کو تین بار اس دعا کو اَعُوذُ بِاللہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ پہر پڑہے گا تین آیت آخر سورہ حشر کی مقرر کرے گا اللہ اوسپر ستر ہزار فرشتونکو کہ دعا کرینگے اوسکے لئے یہانتک کہ شام کرے اور اگر مرجاوے اوس روز تو ثواب پاوے گا شہادت کی موت کا اور جو کوئی پڑہے انکو رات کو تو حاصل کرے گا اسی مرتبے کو اور فرمایا جو پڑہے گا سورہ اٰلِ عِمرَان کو

جمعہ کے دن مغفرت مانگین گے فرشتے اوسکے لئے رات تک اور فرمایا کہ پڑہا
سورۂ ھود کو جمعہ کے دن اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے گا سورۂ کہف کو
جمعہ کے دن تو اوسکے ایمان کا نور روشن رہے گا درمیان دو جمعہ کے
اور فرمایا کہ پڑہو نجات دینے والی کو وہ سورہ ہی الٓمٓ سجدہ کا اس لئے
کہ ایک مردنے وِرد کیا تہا اسکو اور بڑا گناہگار تہا سو اس سورۃ نے اپنے
دونو بازو پہیلا دیئے اور عرض کیا ای رب میرے بخش دے اسکو کہ وہ
میری قرارت بہت کیا کرتا تہا سو شفاعت قبول کیا اسکی پروردگار نے اور فرمایا
کہ لکہو اسکے لئے جگہہ پر ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو اس کا درجہ اور فرمایا
کہ وہ سورہ جہگڑے گا اپنے پڑہنے والے کی طرف سے قبر مین اور کہیگا ای رب
میرے اگر ہون مین تیری کتاب کا سورہ تو شفاعت قبول کر میری اس کے
حق مین اور اگر نہین تو نکالدے مجہکو کتاب سے اور وہ سورہ ہوگا بطور
پرندہ کے پہیلا وے گا اپنے بازو او سپر پہر سپارش کریگا او سکی سو بچا دیگا
اللہ او سکو قبر کے عذاب سے اور سورہ تَبَارَكَ کا بہی اسکے مانند ہی اور
بعضے اصحاب ہرگز سوتے نہ تہے بغیر پڑہنے ان دونو سورتون کے اور فرمایا
کہ فضیلت ہی سورۂ الٓمٓ سجدہ کو اور سورۂ تبارک کو ہر ایک سورہ پر قرآن کی
ساٹھہ نیکیون کے ساتھہ اور فرمایا کہ ہر ایک چیز کو بلندی ہی بلندی قرآن کی
سورۂ بقر ہی اور ہر چیز کو خلاصہ ہی خلاصہ قرآن کا مفصل کے سورے ہین

ف یعنی سورہ حجرات سے قرآن کے آخر تک اور فرمایا کہ ہر چیز کا حسن ہی اور
حسن قرآن کا سورۃ الرحمٰن ہی اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے گا سورۂ واقعہ
ہر رات کو تو نہ پہونچے گا اوسکو فاقہ کبھی ۔ اور ابن مسعودؓ حکم کرتے تھے اپنے
بیٹون کو کہ پڑہا کرو ہر رات سورۂ واقعہ کو اور فرمایا کہ ثواب سورۂ
الھٰکم التکاثر کے پڑہنے کا برابر ثواب ہزار آیت کے ہی اور فرمایا کہ
جس نے پڑہا ایک رات مین سو آیتون کو جہگڑے گا اوس سے قرآن اوس
رات مین اور جسنے پڑہا ایک رات مین دو سو آیتون کو ثواب ملے گا اوسکو
تمام رات کی عبادت کا اور جسنے پڑہا ایک رات مین پانسو آیت سے ہزار
آیت تک تو صبح کو اوٹھے گا ایک قنطار ثواب لیکر عرض کیا صحابہ نے کہ
کیا ہی قنطار فرمایا ہزار درم یا ہزار دینار غرضکہ جاننا چاہیئے کہ قرآن مجید کی سورتون
اور آیتون کے خواص بیشمار ہین کہ برکت سے انکے حقتعالیٰ دونون جہان
کے مقصد عطا فرماتا ہی چنانچہ کتابون مین خواص قرآن مجید کے مرقوم ہین
اس مختصر مین واسطے عبادت کے بعضے فضایل مرقوم ہوئے

فصل سوم بیان مین تاکید واسطے یاد رہنے قرآن مجید کے
روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تلاوت کرتے رہو قرآن کی پہر قسم ہی اوس ذات
کی کہ جس کے ہاتہہ مین میری جان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ بہاگ جاتا ہی

رسیون سے بندہی ہوئی اونٹون سے اور فرمایا بری چیز ہی حق مین کسی کے ہم مین سے کہنا اس بات کا کہ بہول گیا مین فلانی اور فلانی آیت کو بلکہ کہے کہ بہلا دیا کسی نے اور فرمایا کہ نہین کوئی مرد کہ پڑہے قرآن کو پہر بہولے اوسکو مگر ملے گا اللہ سے قیامت کے دن دانت گرا ہوا اور فرمایا ہم مین سے نہین ہی جو شخص خوش آواز سے پکار کر قرآن نا پڑہے اور فرمایا سات قرارت پر قرآن اترا ہی پڑہو جس قرارت سے کہ چاہو اور فرمایا کہ پڑہو قرآن کو عرب کے الحان سے اور آواز سے عرب کے اور دور رکہو اپنے کو راگنیون سے فاسقون کے اور الحان سے یہود اور نصارٰی کے اور پیدا ہونگے بعد میرے لوگ کہ الاپ کر پڑہین گے قرآن کو جیسے الاپ راگ کی اور نوحون کی اور نہین تجاوز کرتے اونکے آواز اونکے حلق سے یعنی دلمین اثر نہین ہوتا۔ فریفتہ ہونگے اونکے دل دنیا مین اور دل اونکے جو اچہی لگے اونکو قرارت اونکی اور فرمایا قرارت اچہی اسکی ہی کہ جب پڑہے گمان کیا جاوے کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے اور فرمایا کہ نہ ایمان لایا قرآن پر جس نے ارتکاب کیا مناہی کا اور فرمایا سمجہہ نہ سکے گا جس نے پڑہا قرآن کو تین رات سے کم اور فرمایا کہ جس نے قرآن پڑہا اور کہانا مانگا لوگون سے آوے گا قیامت کے دن کہ موہنہ پر اسکے ہڈیان ہونگی بن گوشت کی

فصل چوتہی بیان مین آداب تلاوت قرآن مجید کے منقول کتاب کیمیائے

کیمیاے سعادت سے جاننا چاہیئے کہ جس شخص نے قرآن کو سیکہا اوس کا
مرتبہ بڑا ہوا پہر چاہیئے کہ حرمت قرآن کی محافظت کرے اور اپنے کو نالایق
کامون سے دور رکہے نہین تو خوف ہی کہ قرآن اس کا دشمن ہووے کہ
فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت منافق میری امت کے
قرآن پڑہنے والے ہونگے اور حق تعالی توریت مین فرماتا ہی کہ ای بندے
شرم نہین کرتا مجہہ سے کہ اگر کوئی کسیکا نامہ تجہے پہونچاوے تو تو اگر راہ مین
ہوگا تو بیٹہیگا اور ایک ایک حرف پڑہیگا اور سمجہیگا اور یہہ کتاب
میری نامہ میرا ہی کہ تجہکو لکہا ہی کہ تو سمجہے اور اسپر عمل کرے اور تو انجان
ہوتا ہی اور عمل نہین کرتا اور اسمین غور نہین کرتا ہی کہ کیا حکم کیا ہی تو انتباہ جاننا
چاہیئے کہ تلاوت کے ظاہر مین چہہ ادب ہین اور باطن مین چہہ ادب ہین ظاہر
کے یہہ ہین اول یہہ کہ اچہی طہارت کرے اور منہہ قبلہ کی طرف کرے اور بہت خوف
اور حاضری کے ساتہہ پڑہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ
جو کوئی قرآن نماز مین کہڑا ہوا پڑہے تو ہر ایک حرف پڑہنے کی
سو نیکیان لکہتے ہین اور اگر نماز مین بیٹہا ہوا پڑہے تو ہر ایک حرف کی پچاس
نیکیان اور اگر سواے نماز کے طہارت سے پڑہے تو پچیس نیکیان اور اگر
طہارت بہی نہو تو دس نیکیون سے زیادہ نہین لکہتے ہر ایک حرف کے
اجر مین اور جو رات کو نماز نفل مین پڑہے تو بہت بڑا ثواب ہی دوسرا ادب یہہ

کہ آہستہ پڑہے اور معنون مین فکر کرتا ہوا اور سمجہتا ہوا پڑہے تیسرا یہہ کہ روسے اگر
رونا نہ آوسے تو تکلف سے اپنے کو رونے مین لاوے کہ قرآن واسطے غم کے
آیا ہی چوتہا ادب یہہ کہ حق ہر ایک آیت کا ادا کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
جب کوئی آیت عذاب کی پڑہتے تہے تو پناہ مانگتے تہے اور جب آیت رحمت کی
پڑہتے تہے تو حقتعالی سے رحمت مانگتے تہے اور جب اللہ کی پاکی کے بیان کی
آیت پڑہتے تو تسبیح پڑہتے اور ثنا کہتے تہے اور ابتدا مین اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑہتے تہے پانچوان ادب یہہ کہ اگر دلمین ریا آوے یا کوئی
نزدیک نماز پڑہتا ہو تو آہستہ پڑہے اور مصحف مین دیکہکر پڑہنے سے ثواب
زیادہ ہی چہٹا ادب یہہ کہ خوش آواز سے پڑہے لیکن آگاہ رہے کہ راگ کی قسم
سے نہ پڑہے اور باطن کے بہی چہہ ادب ہین آداب یہہ کہ بزرگی قرآن کی سمجہے کہ یہہ کلام
خدا کا ہی اور قدیم ہی اور صفت خدا کی ہی اور قایم ہی اوسکی ذات پر اور حقیقت
قرآن کی اوسکے حروف مین مخفی ہی اگر ظاہر ہووے تو تمام آسمان اور زمین اور تمام
مخلوق طاقت اوسکی تجلی کے نور کی نہ لا کر نابود ہو جاوین اور پوشیدہ اسواسطے
ہی کہ آدمی پڑہ سکے اور اوسکے فیض سے نجات پاوے اور بڑے مرتبے کو
پہونچے اور قرآن کے چار بطن ہین اول اور دوم اور سوم بطن سے تو مؤمنین اور
اولیاء اللہ اور پیغمبر اور بڑے فرشتے اپنے اپنے مرتبے کے موافق معرفت اور نور
اور حکمت اور فیض پاتے ہین اور چوتہے بطن کے کمالات سوائے اللہ کے کوئی

نہین جانتا اور بعد خدا تعالی کے قرآن سے بڑا کوئی نہین ہی اور قرآن دل کو ایسا روشن کرتا ہی کہ بغیر پیر اور استاد کے خدا کی معرفت دل کو سکہلاتا ہی اور خدا کا رستہ بتلاتا ہی اور کفر اور شرک اور تمام بد اعتقاد اور بد خصلتین کہ جن کے سبب سے دل اندہارہتا ہی دل سے دور کرتا ہی اور دل کو یقین اور نیک صفات اور بینائی اور خوف خدا و محبت بخشتا ہی لاکن جس دل مین کہ کفر اور بداعتقاد اور بد صفتین اور تکبر اور شریعت غالب رہے اور کچہ ادب قرآن کا نکرے تو اوسکے دلپر ایسا پردہ ہوتا ہی کہ کچہ فایدہ نہین ہوتا بلکہ بداعتقادی اور بدیان زیادہ ہوتی ہین جیسا کہ منافقون کا حال ظاہر ہی اسواسطے ادب کرنا ضرور ہی دوسرا ادب یہہ ہی کہ بیشتر قرآن پڑہنے سے عظمت حق تعالی کی دلمین حاضر کرے اور سمجہے کہ یہہ کلام اوسکا ہی کہ جو مالک دو جہان کا ہی تب نہایت خوف سے اور دل کے حضور کے سے تلاوت کرے تیسرا ادب یہہ ہی کہ دل کو ایسا حاضر رکہے کہ جیسے مالک کے روبرو ہی اور بات کرتا ہی چوتہا ادب یہہ کہ معنے قرآن مین اندیشہ کرے اور معنی سمجہے پانچوان ادب یہہ ہی کہ جب غضب کی آیت آوے تو خدا سے پناہ مانگے اور جب رحمت کی آیت آوے تو خدا سے نعمت مانگے چہٹا ادب یہہ ہی کہ قرآن کو ایسا سنے جیسا کہ حقتعالی سے سنتا ہی ایسا دلمین تصور کرے

باب چہٹا کتاب سے میراث جنت کے

بیان مین فضایل دعا کرنے کے اور ثواب مشہور دعاون کے اور وسعت رحمت

الٰہی کے اور فضایل اور درجات ذکر الٰہی کے اور مقرر کرنے اوقات واسطے
عبادتون کے ملا ہوا اوپر چھہ فصلون کے

فصل پہلی بیان مین فضائل ورآداب دعا کرنے کے ۔ جاننا چاہیئے کہ
دعا کرنا یعنی اپنے مقصد اور مراد کو خدا سے مانگنا خواہ دلمین مانگے یا زبان سے
مانگے کنجی ہی تمام مقصدون کی اور مرادون کی کہ بندہ جو مراد حق تعالی سے
مانگے وہ مراد ملتی ہی اور سخت بلائین اور بڑی مشکلین دفع ہوتی ہین اور دعا
کرنا ایسی بڑی عبادت ہی کہ جس سے حق تعالی راضی ہوتا ہی دعا کرنے کے فضایل
قرآن مجید مین اور حدیث شریف مین بہت ہین بعضے اونمین سے ذکور ہوتے ہین
فرمایا حق تعالی نے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ یعنی فرمایا ہی رب تمہارا کہ دعا کرو
مجھسے کہ قبول کرون مین واسطے تمہارے تحقیق جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت
سے یعنی میری دعا سے سو جلد داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر اور فرمایا فَإِنِّي
قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ یعنی تحقیق مین نزدیک ہون
قبول کرتا ہون دعا کرنیوالے کی دعا کو اور فرمایا جس وقت کہ ذوالنون پیغمبر نے
مچھلی کے پیٹ مین جاکر پکارا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ یعنی کہ نہین کوئی معبود برحق مگر توہی ہی پاک ہی تو اس بات
سے کہ کسی خیر مین عاجز ہووے تحقیق کہ مین ہون گناہگارون سے ۔ فَاسْتَجَبْنَا

لهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ یعنی قبول کیا ہم
اوسکی دعا کو اور نجات دی ہمنے اوسکو اور جیسے کہ اوسکو نجات دی غم سے ہمنے
ویسے ہی نجات دیوین گے ہم مومنون کو۔ یعنی جو ایمان دار بلا مین پڑکر دعا
کرے گا تو ہم اوسکو نجات دین گے۔ اور فرمایا اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ یعنی میرے سوا کون ہی جو قبول کرتا ہی لاچار کی
دعا کو اور دور کرتا ہی اوسکی ایذا کو اور فرمایا وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی
فَادْعُوْهُ بِهَا۔ یعنی اللہ کے نیک نام ہین سو اون نامون کے ساتھ
اللہ سے دعا کرو۔ جاننا چاہیے کہ حق تعالی کے نزدیک نو نام نیکی کے ہین کہ دنیا
اور آخرت مین ہر ایک نام کے واسطے نور اور بلند درجے اور نعمتین اور فواید کثیرہ
جدا جدا مقرر ہین جیسے کہ قَاضِیُ الْحَاجَاتِ حَلُّ الْمُشْکِلَاتِ دَافِعُ الْبَلِیَّاتِ
شَافِی الْاَمْرَاضِ۔ یعنی حاجتین بر لانے والا۔ مشکلین آسان کرنے والا
بلاؤن کو دفع کرنے والا۔ مرضون کو شفا دینے والا۔ اور بہت نام نیکی کے ہین
سو جس بندے کو جس چیز کی حاجت ہووے تب وہ نام خدا کا جو اوس حاجت
روا کرنیکے واسطے ہی حق تعالی کو اوس نام سے یاد کرکے اپنے مقصد مانگا کرے
کہ دنیا کی مرادین بر آوین اور آخرت کے عالی درجات اور نعمتین بھی ملین اور بہت
بڑی قسمت اوسکی جو ننانوے نام کو یاد کرکے ورد کیا کرے کہ فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک حق تعالی کے ننانوے نام ہین جو

اخلاص سے یاد رکھیگا اوسکو داخل ہوگا بہشت مین - اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کرنا مغز اور خلاصہ عبادت کا ہی اور فرمایا کوئی چیز پھیرتی نہین تقدیر کو مگر دعا اور کوئی چیز بڑہاتی نہین عمر کو مگر نیکی اور احسان اور فرمایا کہ دعا کام آتی ہی اُتری ہوئی بلا کے دور کرنے کو اور نہین دور کرتی اُتری ہوئی بلا کو سواے دعا کے سو لازم کرلے ای بندے اللہ کے دعا کرنا اور فرمایا کوئی چیز عزت والی نہین اللہ کے پاس زیادہ دعا سے اور فرمایا نہ مانگے گا کوئی کسی طور کی دعا مگر دے گا اوسکو اللہ جو مانگا یا روکے گا اوس سے بدی کو مانند اسکے یہہ بات جبتک ہی کہ نہ کرے دعا کسی گناہ کی یا قطع رحم کی اور فرمایا کہ مانگو اللہ سے اوسکے فضل کو اس لئے کہ اللہ دوست رکھتا ہی کہ کوئی مانگے اوس سے فضل اوسکا اور سب سے افضل عبادت انتظار کرنا ہی کشایش کا ف یعنی بلا اور غم مین امیدوار کشایش کے رہنا اور فرمایا کہ جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے اوسکی رحمت کو تو محروم رکھتا ہی اوسکو اللہ رحمت سے اور فرمایا جسپر کھلا دروازہ دعا کا تو اوسپر کھلا دروازہ رحمت کا اور کسی چیز کا سوال نہیا کسی نے اللہ سے ف یعنی کہ اللہ کے پاس بہت محبوب ہو عافیت کے سوال اور فرمایا کہ دعا کیا کرو اللہ سے قبولیت پر یقین رکھکے اور سمجھہ لو کہ اللہ قبول نہین کرتا دعا کو کھیلنے والے غافل دل سے اور فرمایا جب دعا کرو اللہ سے تو ہتھیلیان اپنی پھیلایا کرو اور مت دعا کرو ہاتھہ اوندہا کرکے اور جب فراغت کرو دعا سے تو پھیرا او اپنے ہاتھہ مونہہ پر اپنے اور روایت ہی کہ دوست

رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی دعاؤن کو کہ سب باتونکو شامل ہون
اور ترک کرتے سوائے اونکے اور فرمایا کہ جب دعا کرے کوئی تو یون نہ کہے کہ
ای اللہ بخشدے میرے گناہ اگر چاہے تو رحم کر مجہپر اگر چاہے تو پس لازم ہیہ ہیکہ
اگر چاہے تو کا لفظ مت کہو بلکہ یقین اور جزم سے دعا کرو بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا
ہی کوئی زبردستی کرنے والا نہین اوسپر اور فرمایا کہ بد دعا نہ کر اپنی جانونپر
اور اپنی اولاد پر اور مال پر کہ کہین موافق نہ پڑجاوے اللہ کی طرف سے ایس
گہڑی کی کہ مانگی جاتی ہی اوسمین بخشش پہر قبول کر لیوے تمہارے لئے اور فرمایا
نہین کوئی مسلمان کہ کرے ایسی دعا کو کہ جسمین گناہ نہو اور قطع رحم کا مضمون
نہو مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اوسکے سبب سے تین چیزون سے ایک چیز یا تو
دنیا ہی مین جلد قبول کرتا ہی اوسکی دعا کو اور یا رکھہ چہوڑتا ہی اوسکو اوسکے
لئے آخرت مین یا دور کرتا ہی اوس سے کوئی بدی مانند اوسکے تب عرض کیا
صحابہؓ نے اب تو بہت دعا کرینگے ہم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خدا کا فضل بہت زیادہ ہی اور روایت ہی کہ جب یاد کرتے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کسیکو تو پہر دعا کرتے اوسکے لئے تو شروع کرتے اول دعا اپنی سے اور فرماتے
چاہیئے کہ مانگے ہر ایک تم مین کا اپنے رب سے اپنی حاجتین یہانتک کہ مانگے
اوس سے تسمہ اپنی نعلین کا جب کہ ٹوٹ جاوے بیان ہوئین یہہ سب احادیث
کتاب سے مشکوٰۃ شریف کی۔ جاننا چاہیئے کہ دعا کے قبول ہونے کی چند آداب

اور ثواب ملنے کیواسطے تو آداب کی محافظت کرنا ضرور ہی اول یہ کہ دعا کو
بہت عاجزی سے دل کو خدا کی طرف متوجہ کرکے دعا کے معنون پر دل لگاکر
مانگے دوم اچھے دنون مین مانند دن عرفہ اور رمضان اور جمعہ وغیرہ کے دعا
کرے سوم یہ کہ اچھے وقتون مین مانند وقت آدہی رات اور پچھلی رات اور
صبح کے اور وقت ادا کرنے نماز فرض کے اور افطار کرنے روزے کے اور
وقت اذان کے اور بارش کے اور جب کہ دل مین رقت آوے دعا کرے
چہارم یہ کہ دونوں ہاتھ اوٹھاوے پنجم یہ کہ یقین رکھے کہ حق تعالی دعا کو قبول
کرے گا ششم یہ کہ دعا کو خوف سے اور حضور دل سے کرے اور بار بار کرے
ہفتم یہ کہ تکرار بہت کیا کرے ہشتم یہ کہ اول تسبیح اور درود شریف پڑہے
بعد اوسکے دعا کرے نہم یہ کہ اول توبہ کرے اور جسپر ظلم کیا ہو اوس سے
بخشاوے بعد اوسکے دعا کرے قبول کرے گا اوسکی دعا کو حق تعالی اور دیویگا
اوسکی مراد کو روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے کہ ای آدم کے بیٹے مقرر تو جب تک دعا کرے مجھسے اور امید
رکھے مجھسے تو بخشش کرونگا تیری باوجود اس عمل کے کہ ہو تجھہ مین اور نہین
پرواہ رکھتا مین ف یعنی کچھہ کہنے کی کہ ایسے بڑے گناہگار کو کیون بخش دیا
ای بیٹے آدم کے اگر پہونچین تیرے گناہ ابر تک آسمان کے پہر مغفرت چاہے تو
مجھسے تو بخش دونگا مین تیرے گناہ اور پرواہ نہین کسی کی مجھکو ای بیٹے آدم کے

بیشک اگر تو ملے گا مجھ سے زمین بھر کے گناہ ولیکن پھر اتنا ہو کہ ملے تو شریک نکرکے
میرے ساتھ کسی چیز کو تو آونگا مین تیرے پاس زمین بھر کے بخشش لیکر

فصل دوم بیان مین فضایل مشہور دعاؤن کے اور بیچ اسکے چند فواید عظیم ہین

انتباہ دعا کرنا وہی ہی کہ بندہ اپنے دل کا مقصد حق تعالی سے مانگے جس
زبان مین کہ چاہے حق تعالی قبول فرماتا ہی جیسا کہ اسکے فواید بیان ہوچکے ہین
اس کام مین مشہور دعاؤن کی حاجت نہین ہی لاکن مشہور دعاؤن مین یہہ
فائدہ بہی موجود ہی اور سواے اس فائدے کے دوسرے فائدے بہی
بہت ہین کہ حق تعالی نے ہر ایک مشہور دعا اور تسبیح کے واسطے عالی مراتب اور
بڑی نعمتین جدا جدا مقرر فرمایا ہی سو اسمین دعا کرنے کا فائدہ اور ہر ایک دعا کے
فائدے جدا جدا حاصل ہوتے ہین جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی **فائدہ اول**
بیان مین فضائل کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے فرمایا حق تعالی نے وَاعْلَمْ
اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنی
جان لے کہ تحقیق نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالی تب معافی مانگ واسطے
گناہون اپنے اور مومنین اور مومنات کے - یعنی تو ایمان لا کہ سواے خدا کے
کوئی مالک اور معبود نہین ہی اوسوقت اپنے اور دوسرے ایمانداروں کے
گناہون کے لئے معافی مانگ ف یعنی حق تعالی ایمان کی برکت سے تیرے
اور دوسرونکے گناہ معاف فرماے گا - جاننا چاہیئے کہ بزرگی اس کلمہ کی یہی ہے

کہ حق تعالی اسپر ایمان لانیوالے کو اپنے اور دوسرے ایمان دارونکے سب
گناہون کی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی تو یقین ہی کہ گناہ بخشش دیگا اور جب
کلمہ کو ایکبار صدق دل سے پڑہنے سے حق تعالی ایسا فضل کرتا ہی کہ کافر
دوزخی کو مومن جنتی بناتا ہی اور اگر کفر کے ایام مین کرورون گناہ کبیرہ کیے
ہون تو وہ تمام معاف فرماتا ہی اوسکی پرسش بالکل نہین کرتا ہی اگر کوئی شخص
ہر روز سو بار یا ہزار بار یا زیادہ ورد اپنا مقرر کرے یا رات دن مین ہر وقت
اپنا ذکر مقرر کرے تو اوس سے زیادہ کوئی بڑی نعمت نہین ہی اس کلمہ کی
برکت سے بزرگون کو خدا کی نزدیکی اور کرامت اور ولایت ملی ہی سو ظاہر ہی
اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی کہے کلمہ
لا الہ الا اللہ تو نکلتا ہی اوسکے منہہ سے ایک پرندہ سبز رنگ کا جسکے
پر سفید ہوتے ہین اوسپر جڑا ہوا سونا اور یاقوت اور جاتا ہی آسمان پر پہر عرش تک
پہونچتا ہی اور اداذکر کرتا ہی مانند شہد کی مکہی کے حکم ہوتا ہی اسکو کہ خاموش ہو
تب عرض کرتا ہی کہ کیسے خاموش رہون جب تک کہ بولنے والا میرا بخشا نجاوے
حق تعالی فرماتا ہی تب اوسکو خاموش رہو کہ تیرے بولنے والے کو بخشا
اور اے فرشتو تم بہی گواہ رہو کہ اسکے بولنے والے کے گناہون کی کتاب کو
زعفران کے پانی سے مٹادیا مینے پہر اوس پرندے کو حق تعالی ستر زبانین
عطا فرماتا ہی کہ معافی گناہون کی اپنے بولنے والے کے لئے قیامت تک چاہتا ہی

اور دن قیامت کے آتا ہی اور اپنے بولنے والے کا ہاتہ پکڑتا ہی اور اوڑتا ہی
بہشت تک ۔ اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر نیکی جو
بندہ کرتا ہی ترازو مین رکہتے ہین قیامت کے دن سواے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے
کہ اگر اوسکو ترازو مین رکہین تو اوپر سات آسمان اور زمین کے اور جو کچہہ اون مین
ہی زیادہ آویگا اور فرمایا کہ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے ای رب میرے سکہا مجہے
کوئی ذکر کہ یاد کرونگا تجہہ اوس سے یا پکارونگا تجہکو اوس سے تب فرمایا اللہ تعالیٰ
نے کہ ای موسیٰ تو کہہ لا الٰہ الا اللہ پہر کہا موسیٰ نے ای میرے رب تیرے سب
بندے کہتے ہین اسکو مین نہین چاہتا مگر ایسا ذکر کہ خاص مجہکو تو سکہا دے فرمایا
ای موسیٰ اگر سات طبق آسمان کے اور انکے نگہبان سواے میرے اور سات طبق
زمین کو رکہین ایک پلے مین اور لا الٰہ الا اللہ کو رکہین دوسرے پلے مین
تو البتہ جہک جاوے گا ان سبہون کے پلے سے لا الٰہ الا اللہ کا پلہ
اور فرمایا کہ کہنے والا لا الٰہ الا اللہ کا اگر صدق دل سے کہے اور رکہتا ہو
زمین کی ہر اتنے بہت گناہ رکہتا ہو تو معاف ہونگے اور فرمایا کہ جو کوئی کہے لا
الٰہ الا اللہ ۔ ساتہہ اخلاص کے کہیگا تو بہشت مین جاوے گا ۔ اور بیان
ہوچکے فضایل کلمے باب اوّل مین اس کتاب کے اور جاننا چاہیے کہ کلمہ طیبہ کے
فضایل بہت ہین یہان گنجایش نہین ہی اس لئے مختصر کیا گیا بلند قسمت اوسکی جو
عمل کرے اسپر فائدہ دوم بیان مین فضایل عدد و شریف پڑہنے کے

اوپر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا چاہیئے کہ صلوات پڑھنا اوپر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرض ہے حکم سے حق تعالی کے اوپر مومنون کے اگرچہ
ایک مرتبہ پڑہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی بیشک اللہ
اور ملایک اوس کے صلواۃ بھیجتے ہین اوپر نبی کے اے ایمان دار وصلواۃ بھیجو اوپر
اوّن کے اور سلام۔ اور رواتین ہین مشکوۃ شریف وغیرہ سے کہ ایک روز نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور خوشی کا اثر چہرہ مبارک پر
ظاہر تہا اور فرمایا کہ جبرئیل آئے اور عرض کیا کہ حق تعالی آپ کو فرماتا ہے کہ کیا تم
راضی نہین ہو اس بات سے کہ جو شخص تمہاری امت سے ایکبار درود تمپر بھیجے تو
مین دس بار درود اوسپر بھیجون اور اگر ایکبار تمپر سلام کرے تو مین دس بار اوسپر
سلام کرون فقط اور فرمایا جو شخص کہ مجہپر صلواۃ بھیجتا ہے تمام ملایک اوسپر صلواۃ بھیجتے
ہین اب کہو اگر کوئی چاہے تو مجہپر بہت صلوٰۃ بھیجے یا اگر چاہے تو کم بھیجے اور فرمایا
کہ میرے پاس نزدیکی کا مرتبہ اوس شخص کو زیادہ ہے کہ صلواۃ مجہپر بہت بھیجا ہے
اور فرمایا کہ جو شخص ایکبار صلوٰۃ بھیجے گا تو دس نیکیان اوسکے نامے اعمال مین
لکہی جاوین گی اور دس برائیان مٹا دیجاوین گی اور فرمایا جو کوئی کسی کتاب مین
یا کاغذ مین جو کچہہ کہ لکہتا ہے صلوٰۃ مجہپر لکہے گا تو ملایک اوسکے واسطے استغفار
کرتے رہین گے جبتک کہ وہ کاغذ پر لکہا رہیگا اور فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے

دن مجھپر سو بار صلوات پڑھے گا اسکے اَسّی برس کے گناہ معاف ہونگے آور فرمائے
جوکوئی بھولا مجھپر درود بھیجنا سو وہ بھولا بہشت کا رستہ آور فرمائے جو مجھپر
صلوات بھیجے تو صلوات بھیجین گے اسپر ستر ہزار ملایکے اور جسپر صلوات
بھیجین ملائک سو وہ ہوگا بہشت والون سے آور فرمائے جو کوئی صلوات
بھیجے گا مجھپر واسطے ادا کرنے بزرگی میری تو بناویگا حق تعالی اس صلوات سے
ایک فرشتہ کہ ایک بازو اسکا مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور پاؤن اسکے
ساتوین زمین پر اور چونچ اسکی گئی ہوئی نیچے عرش کے کہیگا اسکو اللہ تعالی کہ
دعا کر اور رحمت مانگ میری اس بندے پر جسنے صلوات بھیجا میرے نبی پر تب وہ
فرشتہ دعا کرتا رہے گا واسطے اسکے قیامت تک آور فرمائے جوکوئی صلوات پڑھیگا
مجھپر ایکبار تو صلوات بھیجے گا حق تعالی اسپر دس بار اور جو صلوات بھیجے گا مجھپر دس بار
تو صلوات بھیجیگا اسپر حق تعالی سو بار اور جو کوئی صلوات بھیجے گا مجھپر سو بار تو صلوات
بھیجے گا اسپر حق تعالی ہزار بار اور جوکوئی صلوات بھیجے گا مجھپر ہزار بار تو حرام کریگا
اللہ تعالی دوزخکی آگ کو اسکے بدن پر اور ثابت رکھے گا اسکے قول پر ایمان کی دنیا مین اور
آخرت مین وقت پوچھنے کے اور داخل کریگا اسکو بہشت مین اور آویگی وہ صلوات
نور ہو کر اوپر پل صراط کے راستے سے پانسو برس کی اور دیگا اوسکو حق تعالی
بدلے مین ہر ایک صلوات کے ایک قصر جنت مین اب کوئی چاہتا ہے تو بہت
پڑھے صلوات یا کم پڑھے آور فرمائے کہ نہین کوئی بندہ کہ صلوات بھیجے مجھپر

مگر نکلتی ہی وہ صلوات اسکے مونہہ سے اور نہین چھوڑتی کوئی جنگل اور دریا اور
نہ مشرق اور مغرب مگر پھرتی ہی سب جا سے اور کہتی ہی کہ مین صلوات ہون کہ فلان
شخص مجکو نبی پر بھیجا ہی پھر باقی نہین رہتا کوئی مخلوق مگر یہہ کہ اِس شخص پر
رحمت کی دعا کرتا ہی اور بناتا ہی اللہ تعالی اس صلوات سے ایک پرندہ کہ اسکو
ستر ہزار بازو ہوتے ہین اور ہر بازو کو ستر ہزار پر اور ہر ایک پر مین ستر ہزار
صورتان اور ہر ایک صورت مین ستر ہزار مونہہ اور ہر ایک مونہہ مین ستر ہزار
زبان اور ہر ایک زبان سے تسبیح کرتا ہی حق تعالی کی ساتھہ ستر ہزار لغت
کے اور لکھتا ہی اللہ تعالی یہہ تمام تسبیحون کے ثواب کو واسطے اِس شخص کے
جو صلوات بھیجا ہی آور فرماے جو ہر جمعہ کو سو بار درود پڑھے گا قیامت مین ایسا
نور اسکے ساتھہ آویگا کہ اگر تمام قیامت کے خلق پر تقسیم کرین تو پورا پڑے
سب کو فقط اور جاننا چاہیئے کہ دلایل الخیرات وغیرہ کتابون مین صلوات بہت
طرح سے ہین نیک قسمت اوسکی جو وہ کتابون کا ورد رکھے یہہ صلوات مشہور
دلایل الخیرات کی کتاب سے ہی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اور یہہ صلوات عمدہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ
وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

اور یہہ صلوات بھی عمدہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی
لَا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی
مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ
الْبَرَکَۃِ شَیْءٌ وَّتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْءٌ
اور یہہ صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اور یہہ صلوۃ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور یہہ صلوۃ بہت بیماریون اور مشکلون پر کام آتا ہی اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ مَرَضٍ وَّشِفَاءٍ
اور یہہ صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اور جو صلوۃ کہ اکثر
خلایق کا ورد زبان ہی سو یہہ ہی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اور یہہ بھی صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فقط اور باقی ہر ایک طرح کے بلند مرتبون کی صلوۃ کتابون مین
موجود ہین یہہ صلوۃ جو مذکور ہوئی سو ہر ایک اثبات واسطے ورد کرنے کے
کافی ہی حق تعالی توفیق عطا فرماوے فقط

فایدہ سوم بیان مین تسبیحات اربعہ اور لاحول کے فضائل کے

فرماتے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ باقیات صالحات

جسے بولتے ہین سو یہہ کلمات ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرماسے کہ ہین یہہ کلمات کو کہنا دوست زیادہ رکھتا ہون تمام
چیزون سے جو کچھہ کہ آفتاب کی گردش کے نیچے ہین اور فرمائے کہ تمام کلمات سے
حق تعالی کے نزدیک دوست زیادہ یہہ چار کلمے ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرماسے جو کہ ہر روز سو بار پڑھیگا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
اسکے تمام گناہان معاف ہونگے اگرچہ برابر دریا کے کف کے گناہ ہووین اور فرمائے
کہ جو ہر نماز پنجگانہ کے بعد تیس پر تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تیس پر تین بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تیس پر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور بعد اسکے ایک بار یہہ دعا پڑھے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ تمام گناہان اسکے معاف ہونگے اگرچہ کہ دریا کے کف کے برابر ہونگے
اور فرمائے جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے دل کے اخلاص سے
تو پاوےگا سو نفل حج کرنے کا ثواب اور جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو
سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو پاوےگا ایسا ثواب جو سو گھوڑون پر
سوار کروا دیا مجاہدین کو اللہ کی راہ مین اور جو کوئی سو بار صبح کو اور سو بار شام
کو کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پاوےگا ایسا ثواب کہ سو بردے آزاد
کیا اولاد سے اسمٰعیل پیغمبر علیہ السلام کے اور جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو
سو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے سو نہ لاوے گا کوئی شخص ثواب مانند اسکے

اوسکے قیامت کے دن مگر جو کوئی کہ کہا ہو اوسنے مانند اوسکے یا زیادہ اوس سے
اور روایت ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سوکھے پتون کے
درخت پر سو ماری لاٹہی اوسپر سو جہڑے پتے اوسکے تب فرمایا بیشک جانو
کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یہہ کلمات
ڈال دیتے ہین بندیکے گناہونکو جیسے کہ جہڑتے ہین پتے اس درخت کے اور روایت
ہی کہ آیا ایک شخص اور کہا کہ دنیانے مجہکو چہوڑ دیا اور بہت تنگدست لاچار ہون
تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا کر سو بار ہر روز صبح کی نماز کے
پہلے اور بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دنیا
تیرے پاس آوے گی اگرچہ بیزار ہو پہر بہی لاچار ہو کر آوے گی اور حق تعالیٰ
ہر ایک کلمے سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا کہ وہ تسبیح کرتا رہے گا قیامت تک اور
ثواب اوس تسبیح کا تیرے واسطے ہوگا اور فرمایا جو تم مین سے ہر روز سو بار
سُبْحَانَ اللّٰہ کہے گا لکہے جاوین گی اوس کے لئے ہزار نیکیان یا دور ہونگے ہزار
گناہ اور فرمایا کہ ان چار کلمہ کا ثواب بہت بڑا ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ
خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَةَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ اور فرمایا کہ پڑہا کرو لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہ یہہ کلمات ایک گنج ہین بہشت کے اور فرمایا جو کوئی کہ پڑہے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ تو کہولیگا اللّٰہ
اوسپر ستر دروازے ایذا کے کہ چہوٹا انمین سے محتاجی ہی یعنی ستر بلا دفع ہونگی

اور فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دوا ہی ایک کم سو بیماریوں کی کہ اونمین سے بہت آسان ہی ناامیدی کی بیماری اور غم کی بیماری فائدہ چہارم بیانمین

فضایل استغفار کے فرمایا حق تعالی نے قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ الی اخرہ لَا تُنْصَرُوْنَ

یعنی بولو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ای میرے بندو جو تمنے اپنی جانونپر زیادتی کی ہو یعنی بہت گناہ کئے ہون سو ناامید نہو اللہ کی رحمت سے بیشک جانو کہ اللہ تعالی بخشدیگا تمام گناہون کو تحقیق جانو کہ اللہ تعالی بہت بڑا بخشنے والا ہی اور بہت بڑا مہربان ہی اور پھرو اپنے رب کے طرف اور تابعداری کرو اوسکی پیشتر اوس سے کو آوے تم پر عذاب پھر کوئی مدد نپاؤ تم یعنی بعد مرنے کے توبہ اور پشیمانی بیفائدہ ہی توبہ اب کرو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قرآن مین دو آیت ہین کہ کیسا ہی گناہگار ہو جو اونکو پڑھے اور استغفار کرے مگر کہ گناہ معاف ہونگے اوسکے اون دو آیت کی پہلی آیت یہہ ہی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ معنی اسکے یہہ ہی کہ وہ لوگ جبکہ کرتے ہین برے کام اور بڑے گناہ تو یاد کرتے ہین خدا کو اور معافی مانگتے ہین اپنے واسطے گناہون کے اور کون ہی جو بخشے گناہون کو سوا اللہ کے اور پھر ان گناہونکا قصد نہین کرتے ہین

سوا اوسکے بدلے مین معافی گناہون کی پاتے ہین اپنے رب سے اور باغ کہ بہین
نہرین جاری مین اور اوسمین ہمیشہ رہین گے اور یہہ اچہا بدلا ہی واسطے عمل کرنیوالونکے
اور دوسری آیت یہہ ہی کہ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ
اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنی جو کوئی بد کام کرتا ہی اور ظلم اپنے پر کرتا ہی اور
بعد اوسکے معافی مانگتا ہی اللہ سے تو پاتا ہی اللہ کو بخشنے والا اور بڑا مہربان - جاننا
چاہیے کہ استغفار ایسی بڑی نعمت ہی کہ تمام عمر کے گناہ معاف کراتا ہی اور بہشت
مین داخل کراتا ہی حق تعالی سب مومنون کو نصیب کرے آمین ثم آمین اور حق تعالے
اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی فرماتا ہی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا یعنی پاکی سے سرا اور شکر کر اپنے رب کا اور معافی مانگ
اوس سے تحقیق کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہی اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بہت فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنی پاک ہی تو تمام عیبون سے ای پروردگار تیرا شکر
کرتا ہون ای رب میرے بخش دے مجہے بیشک تو توبہ قبول کرنے والا ہی اور رحم
کرنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہ استغفار کرے گا
اگر کیسے ہی غم مین ہوگا حق تعالی فرحت دیگا اور کیسی ہی تنگی مین ہوگا خلاصی دیگا
اور جہان سے کہ اوسکو گمان نہوگا وہان سے اوسکو روزی پہونچے گی اور فرمایا
کہ مین ہر روز ستر بار توبہ اور استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ جو کوئی سونے وقت

تین بار کہے اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ تمام
گناہ اوسکے معاف ہونگے اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہون اور جنگل کی ریتی
کے برابر اور درختون کے پتون کے برابر اور دنیا کے دنون کے برابر ہون
تب بہی معاف ہونگے اور فرمایا کہ کوئی گناہ ایسا نکیا ہوگا کہ طہارت اچہی کرے
اور دو رکعت نماز پڑہے اور استغفار کرے مگر کہ بخشا جاوےگا گناہ اور فرمایا
حق تعالی نے اِنَّمَا التَّوبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِینَ یَعمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَہَالَۃٍ الآیۃ
یعنی توبہ قبول کرنا اللہ پر لازم ہی اون لوگون کے لئے کہ بُرے کام کرتے ہین
نادانی سے پہر توبہ کرتے ہین جلدی سے سو وہ لوگ ہین کہ قبول کرتا ہی اللہ اونکی
توبہ اور اللہ بخشنے والا اور بڑا مہربان ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای آدم کے بیٹے جب تک کہ تو دعا کرے مجہہ سے
اور امید رکہے مجہہ سے تو بخشش کرونگا تیری باوجود اوس عمل کے کہ تجہہ مین ہو
اور مین پروا نہین رکہتا ف یعنی اگر کوئی کہے کہ حق تعالی بڑے گناہگار کو کیون
بخشا تو مجہہ کو اوسکے کہنے کی کچہہ پروا نہین ہی اور فرمایا کہ سردار سب مغفرت
چاہنے کے یہہ کلمات ہین جو کوئی پڑہے انکو دن مین کسی وقت یقین رکہہ کر پہر مرجاے
اسی دن تو بہشتی ہوگا اور اگر رات کو کہے یقین رکہہ کر پہر مرجاوے اوس
رات کو تو جنت والا ہوگا وہ کلمات یہہ ہین اَللّٰھُمَّ اَنتَ رَبِّی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ
خَلَقتَنِی وَاَنَا عَبدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھدِکَ وَوَعدِکَ مَا استَطَعتُ اَعُوذُ بِکَ مِن شَرِّ

مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا کہ اصرار کیا گناہ پر جس نے کہ مغفرت چاہی
اگرچہ توڑ یکہ گنہ دن مین ستر بار اور فرمایا کہ گناہ سے سیاہی دل مین پیدا ہوتی ہی اور
استغفار کرنیسے صیقل ہو جاتا ہی اور اللہ توبہ قبول کرتا ہی بندہ کی جب تک کہ غرغرا
نہ لگا ہو اوسکو اور فرمایا کہ توبہ کرنیوالا ایسا ہوتا ہی کہ کبھی گناہ نہ کیا ہی اور فرمایا کہ بلند
کریگا اللہ بہشت مین درجہ ایک بندے کا سو عرض کریگا وہ کہان سے
ملا مجھکو یہہ مرتبہ تب فرماویگا اللہ کہ بسبب تیرے بیٹے کی مغفرت
مانگنے کے اور فرمایا کہ حال مردے کا قبر مین مانند ڈوبتے ہوئے فریاد
کرنیوالے کے ہی کہ انتظار ہی ہنتا ہی دعا کرنے کا اقرباؤن اور آشناؤن سے پھر جب
ملتی ہی کسیکی دعا تو پیارا ہی اوسکو تمام دنیا کی ازتون سے اور اللہ داخل کرتا ہی
مردون پر زندون کی دعا کے سبب سے برابر پہاڑون کے اور ہدیہ زندونکا
مردون کی طرف اونکے مغفرت مانگنا ہی مردون کے لئے اور فرمایا کہ قتل
کیا تہا بنی اسرائیل مین کے ایک مردنے ایک کم سو آدمی کو اور پوچھا ایک
درویش سے کہ کیا توبہ میری قبول ہوگی کہا درویش نے نہین ہوگی سو مار ڈالا
اوسکو اور لگا پوچھنے سو کہا ایک مردنے جا تو اوس گانوئین کہ اوس مین نیک لوگ
رہتے ہین سو پہونچی اوسکی موت سو چلا اپنے سینہ کے بل اوس گانوئن کی طرف
سو مر گیا تب جہگڑنے لگے اوس کے حال مین فرشتہ رحمت کے اور فرشتہ

عذاب کے سو حکم کیا اللہ نے جہان چلا تہا کہ نزدیک ہو جا اور جہان سے نکلا تہا اوسکو
کہا کہ دور ہو جا پہر فرمایا فرشتون کو کہ ماپو مساحت کو دونون کا نون کی سو پایا اوسکو
ایک بالشت نزدیک اوس کا نون سے کہ جہان جاتا تہا سو مغفرت ہوئی اوسکی
موجود ہین یہہ تمام حدیثین کتاب مشکوۃ شریف مین ۔ فائدہ پانچوان بیان مین
فضیلت پناہ مانگنے کے ہر ایک بلا اور ایذا سے ساتہہ حق تعالی کے حدیث
قدسی سے ظاہر ہی کہ فرمایا حق تعالی نے جو بندہ کہ پناہ مانگے مجہہ سے تو
مین پناہ مین رکہونگا اوس کو اگر ساتون آسمان اور زمین اوسکے دشمن ہون
تو سب سے بچاؤنگا اور حق تعالی نے تمام بلاؤن کو دفع کرنیکے واسطے سورۃ
فلق اور سورہ ناس نازل فرمائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ
مانگنا تعلیم فرمایا ہی ترجمہ سورہ فلق کا یہہ ہی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ اے محمد
کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ پروردگار صبح کے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بدی سے
جو کچہہ کہ پیدا کیا ہی مانند ایذا دینے والے آدمی اور جنات اور چارپاے اور سانپ
بچہو وغیرہ کے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور بدی سے اندہیری رات کے
جب کہ اندہیرا کرے سب چیزون پر وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور بدی سے پہونکنے والی
عورتون کے یعنی جادو کے کہ مین سے فِی الْعُقَدِ بیچ گرہون کے وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنے والے کے جب کہ حسد کرتا ہی فقط
ترجمہ سورہ ناس کا یہہ ہی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ اے محمد کہ پناہ مانگتا ہون مین

ساتھہ پروردگار آدمیون کے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ آدمیون کے

اِلٰهِ النَّاسِ معبود آدمیون کے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

بری سے وسوسہ کرنے والے مخفی ہونیوالے کے اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ وہ

جو وسوسہ کرتا ہی فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ بیچ سینہ لوگون کے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

جنات اور آدمیون سے ف یعنی شیطان جنات کے اور انسان کے روایت

ہی کہ ایک یہودی کی بیٹی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگی اور

بال چرا کر ایک رسی مین گیارہ گرہ دین اور ہر گرہ مین جادو کا منتر پہونک کر ایک

باولی مین پتہر کے نیچے گاڑدیا تہا جب کہ جادو کا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و

سلم پر ظاہر ہوا تب حضرت جبرئیل نے آپکو اوس جادو کرنے کی خبر دی حضرت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو آگاہی دی

اور وہ رسی وہان سے منگوائی حق تعالی نے ان دونون سورتون کو کہ انمین

گیارہ آیتین ہین نازل فرمایا جب حضرت جبرئیل ایک ایک آیت پڑہتے تہے تو اوس

رسی مین سے ایک ایک گرہ کہلتی جاتی تہی جب کہ دونون سورتون کو تمام پڑہا

تب وہ سب گرہ کہلگئین اور تمام سحر دفع ہوگیا غرض ان دونو سورتون کے

پڑہنے سے سحر اور جادو اور بیماریان اور بلائین اور ایذائین اور غم وغصہ اور

وسواس اور شیطان وغیرہ سب دفع ہوتے ہین اور فوائد ان دونون سورتونکے

بے نہایت ہین بعضے فضایل قرآن شریف مین بیان ہونگے اور پناہ مانگنے

کے واسطے بڑی عمدہ دعا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہہ گنج بہشت کا ہی اور دوا ایک کم سو بیماریون کی ہی
کہ چھوٹی بیماری ان سے غم اور نا امیدی ہی اور دفع کرنے والی ستر
بلاؤن کی ہی کہ چھوٹی بلاؤن مین سے محتاجی ہی اور فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ سے
محنت سے بلا کی اور بدبختی سے قضاے بد سے اور دشمنون کی خوشی سے
اور فرمایا ای اللہ پناہ چاہتا ہون مین تیری برص اور جذام اور دیولنے پن اور
سب بُری بیماریون سے اور فرمایا ای اللہ مین پناہ چاہتا ہون تیری بُری
خصلتون سے اور بُرے کام اور بُری خواہشون سے اور فرمایا ای اللہ پناہ
چاہتا ہون مین تیری سستی اور بڑھاپے اور تاوان اور گناہ کی بات سے اور
پناہ چاہتا ہون مین تیری دوزخی ہونے سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور
جو ایذا ہی سے اور عذاب قبر سے اور بدی سے تونگری کے فتنہ کی اور بدی محتاجی کے
فتنہ کی اور بدی سے دجال کے فتنہ کی ای اللہ دھو میرے گناہ پانی سے برف کے
اور اولون کے اور پاکیزہ کر دل میرا جیسا کہ پاکیزہ کیا جاتا ہی کپڑا اسفید پانی سے
اور دوری ڈال مجھہ مین اور میرے گناہون مین جیسے کہ دوری ڈالی تونے مشرق
و مغرب مین فقط اور جاننا چاہیے کہ واسطے پناہ مانگنے کے یہہ کہنا بس ہی کہ ای اللہ
مین تجھہ سے پناہ مانگتا ہون فلانی چیز سے اور اگر چاہے تو آیۃ الکرسی یا قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ یا برب الناس یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے تو حق تعالی کی پناہ

بھی حاصل ہوگی یعنی بلا دفع ہوگی اور ثواب عظیم بھی حاصل ہوگا فائدہ چھٹا بیان مین فوائد تفویض کے اور توکل کے جو شخص کہ اپنی ذات یا اپنی کسی چیز کو یا کسی کام کو خدا تعالیٰ کو سپرد کرے گا تو حق تعالیٰ اوسکو اپنی محافظت مین سلامت رکھیگا اور جو شخص کہ کسی کام کے واسطے خدا پر توکل کرکے خدا کو اپنا وکیل اور کام بنانے والا یقین کرکے اوسکے بھروسے پر دلکو بیفکر اور فارغ رکھیگا تو حق تعالیٰ اوس کا کام بہت خوبی سے بناویگا جیسا کہ قرآن شریف

مین اقرار فرمایا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنی جو کوئی خدا کا خوف اور پرہیزگاری رکھیگا تو خدا اوسکو مختون سے خلاصی بخشیگا اور جہان سے اوسکو گمان نہوگا وہان سے اوسکو روزی پہونچاویگا اور کام بناویگا اور جو کوئی خدا پر توکل کریگا یعنی اپنا کام اوسپر چھوڑدیگا اور دلکو بیفکر رکھیگا تو خدا بس ہے اوسکے کام بنانے کو تحقیق خدا پہونچا دیگا اوسکے مقصد کو تحقیق اللہ نے بنایا ہے ہر شی کو اندازہ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر تمام خلائق اس آیت پر عمل کرین تو سب کے کامونکو بس ہے فائدہ ساتوان بیان مین فضائل متفرق دعا کے فرمایا حقتعالیٰ نے کہ اس دعا کرنیوالے کے نصیب مین ہین آخرت کی خوبیان

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور فرمایا جو یہہ دعا کیا کریگا اوسکی نیکیان قبول اور بدیان معاف کرونگا اور اوسکو
جنت مین رکہنے کا سچا وعدہ کرتا ہون سو وہ دعا یہہ آیت ہی رَبِّ اَوْزِعْنِیْ
اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ
وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۵ اور جاننا چاہیے کہ
آیتین اور دعائین جنکے فضائل قرآن اور حدیثون مین آئے سو بہت ہین جیسا کہ
ننانوے نام خدا کے اور دعا جوشن کبیر کی جسمین ایکہزار ایک نام الله ہین جنکے
بہت فضائل ہین اور بہت دعائین ہین کتابونمین جو دیکہ حقتعالی پڑھنی کی توفیق دیوے

فصل سوم بیان مین وسعت رحمت حق تعالی کے ۔ فرمایا حق تعالی نے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ۔ یعنی اگر شمار کروگے نعمتین
الله کی تو نہین پورا کرسکوگے اور فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے کہ الله
کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت جنات مین اور آدمیون مین اور چوپایہ
مین اور زمین کے تمام کیڑون مین اور پتنگون مین ہی سو ایک رحمت کے سبب سے
ایک دوسرے پر مہربانیان کرتے ہین اپنی اولاد وغیرہ پر اور رکہہ چہوڑا ہی
الله تعالی نے ایک کم سو رحمتون کو کہ رحم کرے اون سے اپنے ایماندار بندونپر
دن مین قیامت کے اور فرمایا کہ داخل نکریگا کسیکو تم مین سے جنت مین عمل
اوسکا اور نہ بچاوے گا دوزخ سے اور نہ مجکو بغیر الله کی رحمت کے اور فرمایا کہ لکہا الله
تعالی نے اپنی خاص کتاب مین کہ میری رحمت کے آثار غالب ہین میرے غضب کے آثار پر اور فرمایا کہ وسعت

کی ایک گناہگار نے کہ جب مر جاؤن مین تو مجہکو جلا کر آدہی خاک جنگل مین اڑا دیجیو اور آدہی
دریا مین بہا دو پہر کیا لوگون نے وہ کام تب جمع کرایا اللہ نے اوسکی خاک کو
پہر جلایا اور پوچہا اوسکو تب عرض کیا اوس نے ای رب میرے تیرے خوف سے
کیا مینے یہہ کام تب بخش دیا اللہ نے اوسکے گناہون کو اور فرمایا جو کوئی
ارادہ کرے نیکی کا پہر نہ کرے اوسکو تو لکہہ دیتا ہی ایک نیکی پوری اپنے
پاس سے پہر اگر کرے ایک نیکی تو لکہہ دیتا ہی اللہ اپنے پاس سے دہ نیکیان
سات سو نیکیان تک اور بہت نیکیون تک اگر کسی نے ارادہ کیا بدی کا پہر
نکیا اوسکو تو لکہہ دیتا ہی اللہ اپنے پاس سے ایک پوری نیکی اور اگر کیا تو
لکہہ دیتا ہی ایک ہی بدی اور فرمایا جب کہ بندہ طلب کرتا رہتا ہی ہمیشہ رضامندی
اللہ کی سو فرماتا ہی اللہ جبرئیل کو کہ فلان بندہ چاہتا ہی کہ مجہے راضی رکہے
بیشک میری رحمت ہی اوسپر سو کہتا ہی جبرئیل رحمت اللہ کی فلانے بندے پر اور
کہتے ہین حاملان عرش اور ساتون آسمان کے فرشتے پہر اترتی ہی رحمت زمین پر
پہر تمام زمین والے بہی اوس سے محبت کرتے ہین - جاننا چاہیے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر معلوم کرے ایماندار جو اللہ کے پاس
عذاب ہین تو طمع نکرے گا بہشت کی اور اگر معلوم کرے کافر جو اللہ کے پاس
رحمت ہی تو نا امید نہوگا اوسکی بہشت سے غرض جب کہ عدل کرے تو مشکل کام
ہی اور جب کہ رحمت کرے تو اوسکی رحمت بہت بڑی ہی حجاب ہی اوسکے

فضل کی اس مختصر مین گنجایش نہین ہی

فصل چہارم بیان مین فضائل ذکر الٰہی کے اور درجات اور آداب اوسکے

فرمایا اللہ تعالی نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ
یعنی تم یاد کرو مجکو تو مین بہی یاد کرون تمکو اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا
حق تعالی نے کہ مینے اپنے بندونکو اپنے ذکر کرنے کی ایسی بڑی نعمت عطا کی
ہی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا تو بہت بڑی نعمت اپنر تمام کی ہوتی اور فرمایا
حق تعالی نے وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنی بہت کر کرو اللہ کا تا
کہ مراد کو پاؤگے اور فرمایا وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ یعنی اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑی
نعمت ہی کہ اوسکے برابر کوئی نعمت نہین ہی اور فرمایا وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي
نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ
یعنی یاد کرو اپنے رب کو ساتھ زاری اور خوف کے اور مخفی یاد کیا کرو صبحکو
اور شام کو اور غافل مت رہو اور فرمایا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا یعنی یاد کر نام اپنے پروردگار
کا اور جدا کر دل سے اندیشہ ماسواے اللہ کا اور متوجہ رہو طرف اوسکے اور
چہوڑ دے ماسواے کو اوسکے پروردگار مشرق اور مغرب کا کوئی نہین معبود سواے
اوسکے بنا اوسکو وکیل اور کام بنانیوالا اپنا یعنی سب کام اوسکو سونپ دے
اور تو مشغول مت رہو کہ وہ خوب کام بناوے گا - اور روایات ہین مشکوۃ

شریف مین کہ پوچھا کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کونسا کام سب کاموں سے
افضل ہی تب فرمایا کہ جدا ہونا تیرا دنیا سے اوس حال پر کہ زبان تیری تر رہے
ذکر سے اللہ کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا خبر دون مین
تمکو سب کامون سے بہتر اور پاکیزہ کام کی تمہارے پادشاہ کے پاس اور سب
کام سے بلند کام تمہارے درجون کے باب مین اور اوس کام کی جو بہتر ہی تمہارے
حق مین سونے اور روپے کے خرچ کرنیسے اور بہتر ہی تمہارے حق مین سامنا
کرنیسے تمہارے دشمن کے ساتھہ کہ مارو تم اونکی گردن اور مارین وہ تمہاری
گردن عرض کیا صحابہؓ نے فرمائیے یا رسول اللہ صلعم فرمایا آپ نے وہ کام
ذکر ہی اللہ تعالی کا اور کہا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین گمان کے پاس ہون
اپنے بندے کے جو کچھہ کہ مجھہ سے رکھتا ہی یعنی جو کوئی مغفرت کا گمان رکھتا
ہی اوسکو مغفرت کرونگا اور جو کوئی رزق پہونچانے کا گمان رکھتا ہی
اوسکو ویسا ہی رزق پہونچاؤنگا اور جیسا گمان رکھے گا بندہ مجھہ سے مین
ویسا ہی اوسکے ساتھہ کرونگا معاملہ اوسکا اور مین اوسکے ساتھہ ہون جب
یاد کرے مجھہ پہر اگر چھپا کر یاد کرے مجھے تو مین بھی چھپا کر یاد کرتا ہون اوسکو
اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین تو مین یاد کرتا ہون اوسکو اوس سے بہتر
جماعت مین اور فرمایا بیشک اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جس نے ایذا دی
میرے دوست کو سو تحقیق خبردار کیا اوسکو مینے لڑائی سے یعنی مین

اوس سے لڑونگا اور قرب نچاہا میرا بندہ کسی چیز سے کہ زیادہ محبوب ہومجکو
اوس چیز سے کہ فرض کیا ہی مینے اوسپر ف یعنی خدا نے جو کچھ کہ فرض کیا ہی
اوا کرنا اور حرام سے کنارہ رکھنا بہت ضرور ہی۔ اور ہمیشہ بندہ قرب
طلب کرتا ہی نفل عبادتون سے ف یعنی بعد قرب فرایض کے۔ یہانتک کہ محبوب
کرتا ہون اوسکو پہر جب کہ اپنا محبوب کرتا ہون اوسکو تو ہو جاتا ہون سماعت
اوسکی کہ اوس سے سنتا ہی اور بینائی اوسکی کہ اوس سے دیکہتا ہی اور ہاتہہ
اوس کا کہ اوس سے پکڑتا ہی اور پانؤن اوسکا کہ اوس سے چلتا ہی اور دل
اوس کا کہ اوس سے سمجہتا ہی اور زبان اوسکی کہ اوس سے بولتا ہی اور مانگتا ہی
مجہہ سے تو البتہ دیتا ہون اوسکو اور اگر پناہ چاہتا ہی میری تو البتہ پناہ مین
لیتا ہون اوسکو اور تردد نہین ہوتا مجہہ کو کسی چیز کے کرنے مین جتنا کہ ایماندار
کی جان نکالنے مین کہ وہ خوش نہین موت سے اور مین خوش نہین اوسکی
ناخوشی سے اور چارہ نہین اوسکو موت سے ف یعنی مومن کو لازم ہی کہ وقت
موت کے راضی رہے اور مشتاق اللہ سے ملنے کا ہووے کہ اللہ اس کام
سے بہت خوش ہوتا ہی اور پوچہا کسی نے کونسا بندہ سب سے زیادہ فضیلت
اور بڑا مرتبہ رکہتا ہی اللہ کے پاس قیامت کے دن فرمایا ذکر کرنیوالے مرد
اور عورتین اللہ کا ہر وقت مین تب کہا اوس نے غازی سے بہی اللہ کی راہ
مین فرمایا اگرچہ چلاوے اپنی تلوار کافرون اور مشرک لوگون مین یہانتک کہ

ڈالے

ٹوٹ جاوے اور رنگے جاوین ہاتھ لہو سے پہر بہی بیشک یاد کرنے والا اللہ کا بہت بہتر ہی اوس غازی سے مرتبے مین آور فرمایا مثال یاد کرنیوالے اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندے اور مردے کی ہی اور فرمایا شیطان لگا رہتا ہی دل پر آدمی کے پہر جب کہ آدمی ذکر اللہ کا کرتا ہی چہپ جاتا ہی آور جب کہ غافل ہوتا ہی آدمی وسوسہ ڈالتا ہی آور فرمایا ذکر نے والا غافلون مین مانند لڑائی کرنے والے کے ہی بہاگنے والون مین سے اور مانند سبز شاخ کے ہی سوکہے درختون مین اور مانند چراغ کے ہی اندہیرے گہر مین اور دکہاوے گا اللہ اوسکو اوسکی جگہ بہشت مین ہی اوسکی زندگی مین اور بخشے جاوینگے اوسکے گناہ مانند گنتی ہر ایک بات کرنیوالے کے اور بات نکرنیوالے کے آور فرمایا کیا کروگے بہت بیفائدہ باتین کیونکہ بہت بات کرنا بیفائدہ چہوڑ کر خدا کی یاد کو دل خراب ہونے کا موجب ہی اور مقرر سب آدمیون سے زیادہ دور خدا سے وہی ہی کہ جسکا دل خراب ہی اور فرمایا کہ جو کلام آدمی کا ضرر پہونچاتا ہی اوسکو نفع نہین دیتا مگر حکم کرنا بہلی بات کا یا منع کرنا بری بات سے یا ذکر الٰہی سے ـ

فصل پنجم بیان مین فضائل اور درجات ذکر الٰہی کے ـ جاننا چاہیئے کہ اصل اور مقصود تمام عبادتون سے یاد کرنا ہی اللہ تعالیٰ کو نماز سے بہی مقصود ذکر ہی جیسا کہ فرمایا وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي یعنی نماز کیا کر میری یاد کے لئے

اور قرآن بھی اپنے صاحب کی یاد دلاتا ہی اور اوسکی باتین یاد کو تازہ کرواتی ہین
اور روزے سے مراد ذکر ہی کہ شہوتین ٹوٹین تو یاد خدا کی دلمین جاے پکڑ جاے
اور حج سے مراد ذکر الٰہی ہی اور جو اصل مسلمانی کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی سو
عین ذکر ہی اور اس سے کونسا فائدہ بڑا ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے یاد کرو
کہ مین بھی تمکو یاد کرون اور جاننا چاہیے کہ ذکر کے چار درجے ہین اول درجہ
وہ ہی کہ ذکر زبان پر ہووے اور دل اس سے غافل ہووے اس ذکر کا اثر
ضعیف ہوتا ہی لاکن اثر سے خالی نہین ہی کہ جو زبان ذکر مین رہے سو وہ فضیلت
رکھتی ہی اوس زبان پر کہ بیہودہ باتون مین رہے یا معطل رہے دوسرا درجہ
کہ ذکر دل مین ہووے لاکن دل مین قرار نہ پکڑا ہووے اور قوت اوسکو نہو
اور ایسا ہو کہ دل جبر اور تکلیف کے ساتھ ذکر مین رکھا جاتا ہو نہین تو غافل
ہوتا اور وسوسون اور خیالون مین رہتا ہووے تیسرا درجہ وہ کہ ذکر دل مین
قرار پکڑا ہو اور جاے کیا ہووے ایسا کہ تکلف کے ساتھ دوسرے کام
مین دلکو مشغول کر سکین چوتھا درجہ یہ کہ دل پر مذکور غالب ہوا ہو اور وہ حق تعالیٰ
ہی ذکر نہین ہی اور کمال کا درجہ یہی ہی کہ ذکر اور آگاہی ذکر کی دل سے
جاتی رہے اور مذکور یعنی حق تعالیٰ ہی رہے اور بس اور اصل کمال وہی ہی
کہ دل ذکر عربی اور فارسی سے اور تمام وسوسون سے خالی ہووے اور
تمام وہی دلمین رہے اور کسی دوسری چیز کو دل مین گنجایش نرہے تو ہمتا

بہت محبت پیدا ہوتی ہے اسکو عشق کہتے ہین اور عاشق کو سواے معشوق کے دوسری
بات کا خیال و اندیشہ ہرگز نہین رہتا ہے اور معشوق مین ایسا مشغول رہتا ہے کہ اوسکے
تئین بھی بہول جاتا ہے اور جب کہ ایسا غرق ہوا اور اپنے کو اور تمام موجودات کو
جو کچھ کہ سواے حق تعالی کے ہے سب کو بہول جاوے تو ابتدا کو صوفیون کی
راہ کے پہونچتا ہے اور اس حالت کو صوفیان فنا اور نیستی کہتے ہین یعنی جو کچھ کہ
ہے اوسکے ذکر سے نیست ہوگیا اور اگر آپ بھی اپنے کو بہول گیا تو اپنے حق
مین آپ بھی نیست ہوگیا اور اگرچہ حق تعالی کے بہت عالم ہین لاکن جس عالم
سے آدمی کو خبر نہین ہے سو اوسکے حق مین وہ عالم نیست ہے اور ہست وہی ہے کہ
جس سے آگاہی ہے اور جب کہ عالم کو اور اپنے کو بہولا تو اوسکے حق مین عالم
اور خود دونو نیست ہوگئے اور جب کہ حق تعالی کے سواے کوئی چیز اسکے
ساتھہ نرہے تو ہستی اس کی حق تعالی ہووےگا اس مقام مین یہہ شخص جو تمام
مخلوقات کو اور اپنے کو بہول گیا ہے سو اوسکو سواے اللہ کے کوئی چیز نظر نہین
آتی اور کہتا ہے کہ جو کچھ ہے سو وہی ہے سواے اوس کے کچھہ نہین ہے اور اس مقام
مین جدائی کی شکل درمیان سے اسکے اور حق تعالی کے اوٹھہ جاتی ہے اور
یگانگی کی نگاہ حاصل آتی ہے اور یہہ مقام ابتدا ہے عالم توحید اور وحدانیت کی
یعنی اس مقام مین جدائی اور دوئی کی خبر نہین رہتی اس لئے کہ عالم سے اور
اپنے سے بیخبر ہوتا ہے سواے ایک کے اور کچھہ نہین جانتا ہے جب کہ اس مقام

پہونچتا ہی تو غیب کی کیفیت اسپر ظاہر ہونا شروع ہوتا ہی ارواح ملایکون کی
اور نبیون کی اچھی صورتون مین نظر آتی ہین اور اسرار الٰہی ظاہر ہونا شروع
ہوتے ہین اور بہت بڑے احوال ظاہر ہوتے ہین کہ اوسکا بیان کیا نہین
جاسکتا ہے اور جب کہ اپنے ہوش مین آتا ہی اور آگاہی دوسرے کامون سے پاتا ہی
تو اثر اوس کشف کا اوسکے ساتھہ رہتا ہی اور شوق غالب ہوتا ہی تب دنیا دارون کو
دیکھہ کر دلمین ناخوش ہوتا ہی اور افسوس کرتا ہی کہ لوگ کیا غافل ہوے اور
کیا بڑی نعمت سے بے نصیب ہوے ہین اور لوگ دنیا کے اسپر گمان کرتے
ہین کہ اسکو دیوان پیدا ہو گیا ہی لاکن وہ شخص جسم سے دنیا مین رہتا ہی اور دل سے
دنیا سے جدا رہتا ہی پس اگر کوئی شخص درجے پر مستی اور فنا کے پہونچے اور یہ
کشف اوسپر ظاہر نہوا ہو لاکن ذکر اوسپر غالب ہو تو یہہ بھی کیمیا نیکبختی کی ہی کہ ذکر
غالب ہوا تو محبت حق تعالیٰ کی غالب ہوتی ہی یہانتک کہ حق تعالیٰ کو تمام دنیا سے
افضل اور سب خلق سے زیادہ دوست رکھتا ہی اور اصل نیکبختی کی یہی ہی کہ جب
حق تعالیٰ کے پاس بعد موت کے جاوے گا تو اوسکی محبت کے موافق کمال لذت مشاہدے
اوسکے کی پاویگا جیسا کہ دنیا کی محبت والے کو موافق محبت دنیا کے عذاب ہوتا ہی
ویسا ہی ذکر والے اور خدا کی دوستی والے کو لذتین اور راحتین اور بلند مرتبے اور
مرتبہ عالی حاصل ہوتی ہین کہ جنکا بیان نہین ہو سکتا ہی اگر کسی کو احوال صوفیون کا
حاصل نہو تو چاہیے کہ نفرت نہ کرے کہ سعادت اسی پر موقوف نہین ہی جب

دل ساتھہ نور ذکر کے آراستہ ہوا تو کمال نیک بختی کا سزاوار ہوا جو کچھہ کہ اسمین ہے
ظاہر نہووے تو بیشک بعد موت کے ظاہر ہوگا چاہیے کہ ہمیشہ دل کے مراقبہ مین
مشغول رہے اور حق تعالی کے ساتھہ ہی توجہ رکھے اور کبھی غافل نہووے کہ
ہمیشہ ذکر کرنا کنجی ہی غیب کی اور حق تعالی کے عجائب اسرار کی اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص چاہے کہ بہشت مین تماشا کرے تو چاہیے
کہ حق تعالی کا ذکر بہت کرے ان باتون سے ظاہر ہی کہ مغز سب عبادتون کا
ذکر ہی اور تحقیق ذکر وہی ہی کہ جس وقت امر یا نہی درپیش آوے تو حق تعالی کو
یاد کرکے گناہون سے ہاتھہ اٹھاوے اور حکم حق تعالی کا بجا لاوے پس اگر
ذکر اسکو اس بات پر ثابت نہ رکھے تو نشانی اس بات کی ہی کہ وہ ذکر نہین ہے
بلکہ نفس کا وسوسہ ہی اوسکی حقیقت کچھہ نہین ہی واللہ اعلم بالصواب **فایدہ**
بیان مین آداب اور شرایط ذکر الہی کے قول سے بزرگان دین کے جاننا چاہیے
ہر چند کہ اللہ تعالی کو یاد کرنا جس جگہہ اور جس طور سے ہو بہت خوب اور بہت
بہتر ہی سب طاعتون اور عبادتون سے خواہ دل کے ساتھہ ہو خواہ زبان
کے ساتھہ خواہ ہاتھہ پیرون اور بدن کے ساتھہ پر جو اولیاء اللہ اور طریقت
کے پیشوا اور حقیقت کے مقتدا ٹھہرا گئے ہین وہ آداب اور طور سب سے
بہتر ہین بعد فرمایا کمال آدمیت کا اور شرف انسانیت کا تین چیز پر موقوف
ہی اول تزکیہ ظاہر کا دوسرے تصفیہ باطن کا تیسرے تخلیہ دل کا تزکیہ

مراد ہی اوس سے کہ اپنا ظاہر تمام احکام شریعت کے ساتھہ سنوارین اور ایک
بال برابر شریعت سے کہ جز طریقت کی ہی نہ نکلین کیا کرنا ہو حکم ونکا اور کیا
چھوڑنا ہو منع چیزونکا اور اس مقدمے مین فقہ کی کتابین اور حدیث کی پوری
اور کافی ہین کچھہ اس رسالہ مین ذکر اوس کا گذرا آور تصفیہ باطن مراد ہی
اس سے کہ اپنا باطن سب برے وصفون سے پاک کرین جیسے بخل اور
بغض اور حسد اور کبر اور ریا اور دنیا کی محبت اور مرتبے کی خواہش اور اترانا
اور گھمنڈ اور سوا اسکے کہ حقیقت مین یہہ ہر ایک زہر قاتل ہی اور ہمیشگی زندگی
حاصل کرین اور سب اچھے صفتون کے ساتھہ اپنا باطن درست کرین جیسے
صبر اور توکل اور رضا بقضا اور قناعت اور حلم اور سوا اسکے کہ ہر ایک
انمین سے کمال کے پہلون کا پہل دینے والا ہی اور آداب اور سلوک کی کتابونمین
مین کہلا ہوا ہی اور اس رسالے مین بہی بطور اختصار کے بیان ہو چکا اور ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور تخلیہ قلب کا یہہ ہی کہ اپنی روح اور اپنے دل کی توجہ حق سبحانہ
تعالی کی طرف لاوین ایسا کہ کوئی چیز اور کسی چیز کی محبت دلمین نرہے اور ہمیشہ
علی الدوام یاد حضرت حق کی اور دوستی اوس ذات مطلق کی دل کو لگ جاوے
ہر چند کہ حاصل سبکا کرین اصل مقصود اپنا اوس ذات کے تئین پاوین اور طریقہ کے
کاملون نے ایک طریقہ ایسا فرمایا ہی کہ آنکہین بند کرین اور زبان تالو سے
لگا رہین اور اپنی زندگی دم اخیر گنین اور رہتے دل مین نفی اثبات کا کلمہ کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور افضل الذکر یہی کہین اور اوسکے معنونکا دہیان کرین و
اسطرح کہ لَآ اِلٰہَ کے وقت اپنی ذات اور ماسوی اللہ کے نہ ہونیکے حکم مین کرین
اور اِلَّا اللّٰہُ کے وقت ذات فقط بے کیف حضرت باریتعالی کی ثابت کرین
اور دہیان جماوین پر تعظیم کی صفت پر اور محبت کامل پر اور ہمیشہ ذکر پر مداومت
کرین یہانتک کہ حق کی ذات بے کیف کا حضور بے تکلف لازمی اور دایمی ہوجاوے
اوسوقت اوس یادداشت پر محافظت کرین طریقہ دوسرا وہ ہے کہ اسم ذات کا
یعنی اللہ کا مد اور تشدید کے ساتھہ دلمین کہین اور ضرب کرین کہ اوسکی گرمی
کا اثر دلمین پیدا ہو اور ہر مرتبے مین دہیان کرین کہ کوئی سوائے خدا تعالے
کے مقصود اور محبوب اور مطلوب اور معبود نہین یہانتک کہ اپنے دل کو ماسوا
اللہ کی محبت سے خالی دیکہین اور تمام عالم کو نابود جانین اور ذکر اور جس کا
ذکر ہے ایک ہوجاوے اور اپنی ہستی کو اوسکی ہستی مین فانی سمجہے اور جب
ایسا ہووے چاہیے کہ ہمیشہ اس بلند نسبت کی نگہبانی مین کوشش کرین و جدد
اِیَّا تَکُم بِقَوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشارہ ہے اسکا قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ کنایہ ہے اسکا۔
حاصل یہہ ہے کہ حق تعالی اپنے بندون کے ساتھہ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہے یہ
دوریکا محض ہماری غفلت ہے جسقدر غفلت دور ہو خلاصہ عبادت کہ وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اوسکی شان مین واقع ہے حاصل ہووے اسلیئے سلوک کہ
آدمی کی طاقت مین ہے یہین تک ہے بعد اسکے فضل الہی اور ارادہ حق سے موافق سعدا

اپنے فیض پاتا ہی اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تعالی اور ابتدا سے
سلوک مین اسم ذات بارہ ہزار اور نفی و اثبات ایک ہزار اور ایکبار ہمیشہ
ضبط رکھنا ثمرہ دیتا ہی عجیب اور غریب نشانیون کا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

فصل چھٹی بیان مین متفرر کرنے وقتون کے واسطے عبادت کے جاننا چاہیے
کہ حق تعالی نے واسطے بندگی کے زندگی عطا فرمائی ہی سو زندگی مین چند نفس
گنتی کے ہین کہ ہر ایک نفس گوہر بے قیمت ہی کہ جسکو بدل نہین ہی لاکن نفس بے
اختیار گذرے جاتے ہین اور کچھہ اختیار مین نہین اگر کوئی نفس بے فائدہ ضایع
ہووے تو حساب اور ملامت لور عذاب ہوگا اور اگر گناہ مین گذرے تو موجب
عذاب کا ہوتا ہی مگر کہ حق تعالی فضل کرے اور اگر بندگی مین گذرے تو اوس کے
بلند مرتبہ ہونگی اور بڑی نعمتون کی شمار نہین ہی سو سواے انفاس کے خدا کی
نعمتونکا دوسرا وسیلہ نہین ہی اسواسطے اونکی قدر جاننا اور خدا کی بندگی مین خرچ کرنا
واجب ہی اور اصل سعادت خدا کی انس اور محبت پر ہی اور انس اور محبت
سواے دوام ذکر کے نہین اور محبت سواے معرفت کے نہین اور معرفت سواے
تفکر کے نہین ہوتی اور ذکر اور فکر سواے ترک دنیا کے اور ترک شہوات اور معاصی
سے کامل نہین ہوتا اور دوام ذکر وہ ہی کہ ہمیشہ اللہ اللہ کہتا رہے دل مین بلکہ
دل مین بھی کہنا دسواس جسے بلکہ چاہیے کہ ہمیشہ مشاہدے مین رہے ایسا
کہ کبھی غافل نرہے لاکن یہہ کام دشوار معلوم ہوتا ہی دل ملول ہو کر اس دولت سے

بے نصیب رہتے ہین اسواسطے ہر ایک وقت کے لئے ایک جدا ورد مقرر کیا ہی
کہ اگر ملال کی بے نصیبی آوے تو کبھی نماز مین کبھی فکر مین کبھی قرآن شریف کبھی تسبیح
اور دعا وغیرہ مین اور مراقبے اور مشاہدے مین دل کو فرحت دیوین اور وہ
اوقات جو دنیا کے لئے ناچاری سے مقرر کئے ہین سو معلوم رہیگا کہ اس مین
بہی دل خدا کی یاد مین رہے اور کوئی وقت ضایع نجاوے اس لئے وقتونکا
مقرر کرنا لازم ہوا اور جاننا چاہیے کہ سب اوقات آٹھہ مقرر کئے ہین اسکا بیان
آٹھہ ورد مین ہوگا ورد اول اس کا وقت صبح سے آفتاب نکلنے تک ہی یہہ بڑا
شرف کا وقت ہی حق تعالی نے اسوقت کی قسم یاد فرمائی ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ
چاہیے کہ اسوقت کوئی نفس بے فائدہ خرچ نکرے ذکر حق مین دل رکھے اور
خواب سے اوٹھتے ہی یہہ پڑہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ
وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ لِاَحْمَدَهٗ وَاَعْبُدَهٗ اور ذکر
اور تسبیحات مین رہے اور بیت الخلا جاتے وقت بایان پیر آگے رکہے اور نکلتے
وقت داہنا پیر باہر رکہے اور مسواک اور وضو بہت اچھی طرح کرے اور مکان مین
سنت فجر کی پڑہے اور سب کے پہلے مسجد مین جاوے اور اول صف مین بیٹھے
نماز تحیت مسجد ... پڑہے اور تسبیح اور استغفار کرتا رہے جب نماز فرض پڑہے تو آفتاب
نکلنے تک تسبیح یا قرآن یا استغفار یا کلمۂ طیبہ یا صلوۃ وغیرہ جنکا ذکر پہلے کیا گیا
ہی ان مین سے جو چاہے سو اختیار کرے اور بڑی فضیلت کا کام وہ ہی کہ اسوقت

مین اپنی موت کو یاد کرے کہ شاید آج ہی موت آوے گی اور عذاب گناہ سے
اندیشہ کرے اور تدبیر توبہ کی کرے اور جس پر کہ کچھ ظلم کیا یا بگاڑ کیا ہووے
تو اونکو راضی کرنے کی فکر کرے اور جس طرح کی نیکی کمائی جاتی ہو تو اوس کے
کمانے کی فکر کرے اور خدا سے مدد چاہے اور کسی محنت مین گرفتار ہوا ہو تو
چاہیے کہ خدا کی مرضی اپنے حق مین بہت بہتر جانے اور بہت راضی رہے اور شکر
کرے کہ رضا اور شکر تمام عبادتون اور خیراتون سے بہت بہتر ہی اسمین بڑے
پیغمبرون اور اولیاؤن کا مرتبہ حاصل ہوتا ہی محنتین دو دن مین گذر جاتی ہین
اور مرتبہ باقی رہتا ہی اور اگر دل راضی رہنے پر قرار نہ پکڑے تو صبر کے ساتھ
قرار دیوے اور جانے کہ محنت باقی نرہے گی اور صبر کا اجر بے حساب ہی سو
باقی رہے گا اور دل سے اور زبان سے شکایت نکرے اور بہتر یہہ ہی کہ واسطے
آسان ہونے مشکل کے دعا کیا کرے لاکن نہایت صدق دل سے اور عاجزی
اور حضور دل سے دعا کے قبول ہونے پر یقین رکھے اور جانے کہ خدا نے قبول
کرنے کا وعدہ کیا ہی سو ہرگز خلاف نہوگا اس صورت مین دعا قبول ہوگی اور
مشکل آسان ہوگی اور دعا کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور صبر اور شکر اور رضا
کا ثواب اور بڑا مرتبہ بھی ملے گا اور کسیکو کشف ہو تو آسمان اور زمین کے ملکوت
مین نظر کیا کرے اور عجایب صنعتین حق کی دیکھے بلکہ لازم ہی کہ بیچ جلال اور
جمال حق تعالی کے نظر کرتا رہے کہ یہہ سب عبادتون اور ذکرون سے بہتر ہی کہ

که اس مین تعظیم حق تعالی کی دل مین غالب هوگی اور محبت غالب هوگی اور نهایت
سعادت محبت مین هی لائق سب کو یه بات میسر نهین هوتی تو حق تعالی کی نعمتون مین
جو اسکو اور خلق کو دیا هی نظر کیا کرے اور شکر کیا کرے اور شکر ادا وهی بات سے ادا
هوگی که فرمان حق تعالی کا بجالاوے اور گناهون سے دور رهے اور پهلے وقت کو
انهین کامون مین گذارے اور ورد و دعا آفتاب نکلنے کے وقت سے چاشت
کے وقت تک هی اور اسوقت ساته ذکر اور تسبیح کے مسجد مین گذارے تو بهت
بهتر هے نهین تو بعد بلند هونے آفتاب کے ایک نیزه کے دو رکعت نماز پڑهے
اور ایک ساعت کے نماز چاشت آته رکعت یا کم اس سے پڑهے اور بقدر
مقدور کے نمازین پڑهے اگر بلند هوسکے تو نیک کامون مین گذارے مانند
تحصیل علم دین کے جو فقه اور تفسیر اور حدیث هی یا علما کی صحبت اور خدمت اور
مسلمانون کی راحت رسانی کے اور بیمارون کی عیادت کے یا فقیرون کی خبر گیری
کے یا برلانے خلق کی حاجت کے مشغول رهے اور موسم چاشت سے ظهر کی نماز
تک هی یه وقت هر ایک کے حال کے موافق مختلف هی اسمین چار حال هین اول
یهه که اگر قدرت رکهتا هی تو علم دین کی تحصیل کرے وه علم جسکا ذکر هوا سوا
اسکے اور علم نچاهیے دوسرا حال یه هی که اگر کوئی اس کی قدرت نهین رکهتا الا وقت
دنیا کے کسب کا بهی محتاج نهین هی تو چاهیے که ذکر اور تسبیح اور تلاوت مین بسبب
حضور صاحب که ذکر دلمین قرار پکڑا هو هے تو یه هرگز غافل نرهے که اس سے یاد

کوئی نعمت نہین ہی تیسرا وہ حال ہی کہ اگر کبھی فرصت اوس سے بسبب ملول ہو اگرے تو
خدمت گزاری صوفیون کی اور علما کی اور حاجت روائی خلق کی خصوصاً اقربا کی
اور زیادہ تر ان سے خدمت والدین یا اوستادون کی کیا کرے چوتھا حال یہ ہی کہ اگر
ایسی محتاجی ہو کہ سوا کسب کے گذران نہو سکے تو لازم ہی کہ ایسا کسب اختیار کرے
جو نیک کسب ہی اور مسلمانون کو اوس کسب سے فایدہ پہونچے جیسا علم دین کا شوق یا
یا قرآن لکھنا یا علم دین لکھنا یا کوئی اور کسب نیک ہووسے واسطے گذران اپنی
اور اولاد وغیرہ کے لاکن لازم ہی کہ دل ساتھہ ذکر کے اور یاد الہی کے مشغول
رکہے اور کسب مین دیانت داری اور امانت داری سے غافل نہووے اور
خلق اسکے ہاتہہ سے اور زبان سے سلامت رہین اور دنیا کی حرص اور زیادتی
کی طلب مین نہ ڈالے اور تہوڑی سے کفایت پر قناعت کرے تو خدا اسکو
برکت دیگا اور عابدون اور نیکون مین ہوویگا اگرچہ مقربون سے نہوگا لاکن چوتہے
درجے مین رہے گا اور جو کوئی اپنی عمر کو ان چارون حال کے سوا گذارے تو وہ
جماعت سے ہالکون کے اور تابعدار وسوسے شیطانون کے ہی چوتھا وقت زوال کے
وقت سے عصر کی نماز کے وقت تک ہی چاہیے کہ پہلے زوال سے تہوڑا سووے
کہ سونا تہجد کی نماز کو مدد کرتا ہی اور تہجد نہین تو سونا ضرور نہین اور زوال سے پہلے
طہارت کرے اور مسجد مین جاوے اور مسجد مین اذان سنے اور جواب دیوے
اور تحیت مسجد کی پڑہے اور پہلے فرض کے چار رکعت نماز طول کے ساتھہ

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی یہ نماز پڑہے تو ستر ہزار فرشتے اوسکے
ساتہہ نماز پڑہتے اور رات ہوئے تک اوسکے لئے مغفرت مانگتے ہین بعد امام
کے ساتہہ فرض پڑہتے بعد دو رکعت نماز سنت پڑہے اور آخر وقت تک سوائے
ان نیکیونکے اور روکسیون سے اور عبادتون اور ذکر جو آگے بیان ہوئے مین دوسرا
کام نکرے اور دوسرا پنجم عصر کی نماز کے وقت سے آفتاب غروب ہونے تک چاہئے کہ پہلے
آنے وقت نماز عصر کے مسجد مین آوے اور چار رکعت تحیت کی ادا کرے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا رحمت کرے اوسپر جو پہلے نماز
عصر سے چار رکعت نماز ادا کرے اور جب کہ فارغ ہووے تو وہ باتین جو پہلے
بیان ہوئے اونمین مشغول رہے کہ فضیلت اسوقت کی مانند فضیلت صبح کے وقت
کے ہی قرآن شریف مین اور حدیث شریف مین اسوقت کے بہت بڑے فضائل
آئے ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
غُرُوبِهَا اور اسوقت مین سورہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَاللَّيْلِ اور معوذتین
پڑہے اور آفتاب کے ڈوبنے کے قریب استغفار مین رہے غروب ہونے تک آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عصر کی نماز کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑہے تو اوسکے سات سو گناہ معاف ہوتے ہین ایک نے
عرض کیا کہ مجھکو اتنے گناہ نہین ہین فرمایا کہ تیرے ماباپ کے اور اقرباؤن کے گناہ
معاف ہونگے - بہرحال چاہئے کہ وقت مقرر رہین کہ ہر وقت ایک کام کا جدا ہے

تو اس تدبیر سے عمر مین برکت حاصل ہوتی ہی جس کو اوقات مقرر نہین رہتے اوسکی
ضایع ہوتی ہی لیکن اوراد رات کے تین ہین اول وہ ورد اوس کا وقت شام کی نماز کے
وقت سے عشائی نماز کے وقت تک ہی اور ان دونون نمازون کے بیچ مین خدا کی
یاد کے ساتھ جاگتے رہنا بہت فضیلت رکھتا ہی اور حدیث شریف مین ہی کہ تحقیق
یہ آیت تَتَجَافیٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اسی باب مین فرمائی ہی یعنی
عتمہ دوسرا یہ کہ کوئی نہین جاتا ہی سونے کے لئے نماز [illegible] شغل سے جب تک
کہ فرض عشا کے ادا کرے کہ یہ کام [illegible] رات سے زیادہ [illegible]
کہ اس وقت مین کھانا کھانے مین یا اور کسی کام مین مشغول رہتے [illegible]
کی نماز سے فارغ ہووے تو [illegible]
چاہیے کہ کوئی نیک کام آخر سب کامون کا [illegible] جب کہ
ساتھ آداب سنت کے آراستہ رہے تو سونا بھی عبادت [illegible]
[illegible] ہی کہ منہ طرف قبلہ کے کرے اور [illegible] طہارت پر سووے اور [illegible]
ممکن ہی کہ نیند مین ہی موت ہو جاوے اس سے لازم ہی کہ طہارت سے باتہم
سے سووے اور توبہ کرے اور عزم کرے کہ گناہ پہر نکرے گا اور وصیت لکھی
ہوئی سرہانے رکھے اور آٹھ ساعت سے زیادہ نہ سووے اور پانی اور مسواک
پاس رکھے اور عزم کرے کہ تہجد کو اوٹھونگا کہ ثواب ملتا ہی اور جب لیٹے تو آیت الکرسی
اور معوذتین اور آمَنَ الرَّسُولُ اور تَبَارَكَ اور استغفار پڑھے

ذکر کرتا ہوا خواب مین جاوے جو کوئی ایسا کرتا ہی تو اوس کی روح کو عرش کے تلے
لیجاتے ہین اور مصلیون سے لکھتے ہین جب تک کہ بیدار ہووے اور دوسرا
تہجد ہی وہ نماز شب کی ہی بعد بیدار ہونیکے اور دو رکعت نماز پچھلی آدہی رات مین بہت
نمازون سے افضل ہی اسوقت مین دل صاف رہتا ہی اور شغل دنیا کا نہین ہوتا اور
دروازے رحمت کے آسمان سے کہلے رہتے ہین اور آیات اور احادیث فضایل
مین قیام شب کے بہت ہین انہین سے بعضی اس کتاب مین ہی نماز تہجد کے
باب مین مذکور ہین اور حاصل یہہ کہ ہر ایک وقت ایک طرح کے کام کے لیے
ہے اور کوئی وقت معطل نہ رکہے اور صاحب قسمت وہ ہی کہ ہر وقت ہر کام مین
توجہہ دل کی ذکر اور مراقبے اور مشاہدے مین رکہے یہانتک کہ حضوری اور مشاہدہ
دوام ہوجاوے اوسوقت محبت الہی اور جذبہ خود آپ کہینچتے ہین جسکی لذت
بیان سے باہر ہی مگر محنت سے ہمت کو نہ ہارے اور ہر روز وشب محنت کیا کرے
کہ اسکی مزدوری بہت بڑی ہی اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہی اور اگر محنت دشوار
معلوم ہو تو اپنے دل کو ایسا سمجہاوے کہ آج تو یہہ کرتا ہون شاید کل تک موت
آجاوے گی اور جانے کہ وہ سفر مین ہی اور وطن اسکا آخرت ہی اور سفر مین رنج
غربت ہوتا ہی لیکن علاج جب ملتی ہی کہ جلد گذر جاوے اور اپنے وطن مین آرام پاوے
اور مقدار عمر کا ظاہر ہی کہ آخرت کی مدت کے آگے کچھ گنتی نہین ہی اگر کوئی تہوڑے
دن رنج اوٹہاوے واسطے راحت اوٹہانے ہمیشہ کے تو کچھ نقصان کی بات

نہیین ہی بلکہ عین مراد ہی حق تعالی اس بات کی سمجھ اور آخرت کی توفیق دیکو

باب ہشتم

بیان مین فضایل اور آداب روزے کے بیچ اسکے پانچ فصل مین

فصل پہلی بیان مین فضایل روزے کے۔ فرمایا حق تعالی نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ یعنی ای ایمان دارو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہارے روزہ رکھنا رمضان کا جیساکہ فرض کیا گیا تہا اوپر اون لوگون کے جو پہلے تمہارے تہے سزاوار ہی کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو اور فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ یعنی ملے گی مزدوری صبر کرنیوالونکو بحساب یعنی حق تعالی اپنے فضل سے ایسا اجر دیگا کہ حساب مین نہین آسکیگا جاننا چاہیئے کہ روزہ رمضان کا فرض ہی اور ایک رکن ہی مسلمانی کے رکنون مین سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یعنی روزہ خاص میرے ہی واسطے ہی اور اجر اوسکا مین ہی دونگا اور فرمایا کہ ہر عمل آدمی کا بڑہاتا ہی نیکی کو دس حصے سے سات سو حصے تک سواے روزے کے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ روزہ خاص میرے ہی واسطے ہی اور مین ہی اسکا بدلا دونگا یعنی بیحد وبحساب بدلا دونگا کیونکہ آدمی چہوڑتا ہی اپنی خواہشین اور کہانے کی چیزین میرے واسطے اور روزے دار کو دو خوشیان ہوتی ہین ایک تو افطار کے

اور دوسری اوسوقت کہ اپنے رب سے ملیگا آخرت مین اور بو روزہ دار کے منہ کی
البتہ بہت بہتر ہی اللہ کے پاس مشک کی بو سے اور روزہ سپر ہی یعنی شیطان کے شر
سے بچاتا ہی دنیا مین اور دوزخ کے عذاب سے بچاتا ہی آخرت مین اور جب روزہ کا
دن ہو تم مین سے کسی کا تو فحش نہ بکے اور نہ جھگڑے پہر اگر اسکو کوئی گالی دیوے او
لڑائی کرے تو کہہ دیوے کہ مین روزے دار آدمی ہون تمت الحدیث مسئلہ فرض
روزے مین تو اتفاق ہی کہ زبان سے کہے اور نفل روزے مین خلاف ہی کہ دل سے
کہے یا زبان سے اور روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبے مین
کہ ای لوگو تحقیق سایہ کیا تمپر بڑا مہینہ کہ بہت مبارک ہی اور اسمین ایک رات ہی کہ بہتر
ہزار مہینے کی راتون سے ہی کیا ہی اللہ تعالی روزے کو اسکے فرض اور نماز پڑھنیکو
اسکی رات مین نفل جو کوئی قرب خدا چاہے اسمین ایک نیک خصلت سے ثواب
ملیگا اوسکو مانند اوسکے کہ ادا کرے ایک فرض دوسرے مہینے مین اور جو کوئی ادا
کرے اسمین ایک فرض ثواب ملیگا اوسکو مانند اوسکے کہ ادا کرے ستر فرض دوسرے
مہینے مین اور وہ صبر کا مہینہ ہی اور صبر کا بدلہ بہشت ہی اور مہینہ ہی محتاجونکی غمخواریکا
اور وہ مہینہ ہی کہ زیادہ ہوتی ہی اسمین روزی مومن ایمان والے کی جو کوئی افطار کرے
اسمین روزہ دار کو بخشش ہوگی اوسکے گناہون کی اور گردن چھوٹیگی اوسکی
دوزخ سے اور ثواب ملیگا اوسکو مانند اس روزہ دار کے بغیر اوسکے کہ کچھ کم ہووے اوسکو
ثواب سے یعنی خدا اپنی طرف سے ثواب دیگا۔ تب عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے

ای رسول اللہ کے نہین سب کو ہم مین سے مقدور اتنا کہ روزے دار کو افطار کراوین
تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ دیتا ہی اوتنا ہی ثواب اسکو
کہ افطار کراوے روزے دار کو ایک چلو دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی
سے اور جو کوئی پیٹ بھر کھلاوے روزے دار کو پلاویگا اللہ اوسکو میرے حوض
کوثر سے ایسا پانی پلانا کہ پیاسا نہوگا یہانتک کہ داخل ہو جنت مین اور وہ ایسا
مہینہ ہی کہ اول اسکا رحمت ہی اور درمیان اسکا معافی گناہون کی ہی اور آخر اسکا
آزاد ہونا دوزخ سے ہی اور جو کوئی کام کاج مین تخفیف کرے اپنی لونڈیون سے
اور غلامون سے اسمین گناہ بخشیگا اوسکے اللہ تعالی اور آزاد کریگا اوسکو دوزخ سے
اور روایت ہی کہ معمول تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جب آتا مہینہ رمضان کا
تو چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر ایک سائل کو اور روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت آراستہ ہوتی ہی رمضان کے لئے شروع سال سے
آیندہ سال تک اور فرمایا کہ جب پہلا دن ہوتا ہی رمضان کے مہینے کا تو چلتی ہی
ایک ہوا عرش کے تلے پتونسے بہشت کے درختونکے حور عین پر سو کہنے لگتی ہین ای
رب ہمارے کر ہمارے لئے اپنے بندونکو جوڑے کہ ٹھنڈی ہون آنکھین اونکی
ہمسے اور فرمایا کہ بخشش ہوتی ہی میری امت کو آخر رات مین رمضان کی عرض کیا کسی نے
ای رسول اللہ کے کیا وہ شب قدر ہی فرمایا نہین ولیکن کام کرنیوالے کو اوسکی مزدوری
نہین ملتی جب تک کہ پورا نکرے اپنا کام اور فرمایا کہ بہشت مین آٹھ دروازے ہین

اوسمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکو باب الریان کہتے ہین داخل ہوگا اوسمین
کوئی سواے روزے دار رمضان کے اور فرمایا جو کوئی روزے رکہے رمضان کے
ایمان کی جہت سے اور ثواب جانکر بخشے جاتے ہین اوسکے اگلے گناہ اور جو کوئی آنکر
نماز پڑہے رمضان مین ایمان کی جہت سے اور نیکی جانکر بخشے جاتے ہین اوسکے
اگلے گناہ اور جو کوئی قیام کرے شب قدر مین ایمان کی جہت سے اور نیکی جانکر
بخشے جاتے ہین اوسکے اگلے گناہ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب ہوتی ہی پہلی رات رمضان کے مہینہ کی قید ہوتے ہین شیطان اور سرکش
جن اور بند ہوتے ہین دروازے دوزخ کے سو نہ کہلیگا اونمین سے کوئی
دروازہ اور کہلتے ہین دروازے بہشت کے سو نہ بند ہوگا اونمین سے کوئی دروازہ
اور پکارتا ہی پکارنیوالا اے طلبگار نیکی کے موں‌نہ پہیر بہلائی کی طرف اور اے طلبگار
برائی کے باز آ اور اللہ کے آزاد ہونیوالے بندے ہین دوزخ سے اور ہمیشہ
تمام راتون مین رمضان کی رہتی ہی اور فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونو سفارش
کرینگے بندے کی روزہ کہیگا اے رب میرے مینے روکا اسکو کہانے اور خواہش
کی چیزون سے دن کو سو شفیع کر مجھکو اسکے حق مین اور قرآن کہیگا اے رب مانع رکہا
مینے اسکو سونیسے رات کے سو شفیع کر مجہ کو اسکے حق مین تب شفیع کریگا دونوکو
اللہ تعالی اور روایت ہی کہ آیا تہا رمضان کا مہینہ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ بیشک یہہ مہینہ حاضر ہوا تم پاس اور اسمین ایک رات ہی کہ بہتر ہی

بڑا سہینے سے جو کوئی محروم رہا اس سے سو تحقیق محروم رہا سب نیکیون سے اور محروم نہ رہیگا اسکی نیکی سے مگر جو کم نصیب ہی ترجمہ ہوئے یہہ سب احادیث کتاب مشکوۃ شریف اور کیمیاے سعادت کے

فصل دوم بیان مین اعمال فرائض روزے کے جاننا چاہیئے کہ چھہ چیز روزے مین فرض ہین اول مہینہ رمضان کا دریافت کرنا دوم ہر شب نیت کرنا روزے کی سوم کوئی چیز اپنے بدن کے اندر نہ پہونچانا جان کر چہارم مباشرت نکرنا پنجم کوئی طور سے جانکر اپنی منی بدن سے باہر نہ نکالنا ششم اپنے قصد سے قی نہ کرنا اگر بے اختیار قی آوے تو روزہ باطل نہین ہوتا ہی ان چھہ کامون سے روزہ باطل ہوتا ہی

فصل سوم بیان مین سنت روزے کے۔ جاننا چاہیئے کہ سنت روزے کی چھہ ہین اول تاخیر سحر مین کرنا دوم تعجیل افطار مین کرنا سوم بعد زوال کے مسواک نکرنا شام تک چہارم سخاوت کرنا اور کہانا کہلانا پنجم قرآن بہت پڑہنا ششم مسجد مین اعتکاف کرنا یعنی بیٹھنا خصوصًا آخری دہے مین

فصل چہارم بیان مین حقیقت روزے کے۔ جاننا چاہیئے کہ روزے کے تین درجے ہین ایک روزہ عوام کا دوسرا روزہ خواص کا تیسرا روزہ خاص الخاص کا لاکن روزہ عوام کا وہ ہی کہ جو بیان ہوا یہہ کم درجہ ہی لاکن روزہ خاص کا وہ ہی کہ تمام اعضا کو اپنے نکمے کامونسے باز رکہتے ہین اور چھہ چیز سے پرہیز کرنا ضرور ہی اول انکھہ کو بچانا مشغول ہونے سے سواے حق کے خصوصًا شہوت کی نظر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کہ پانچ چیز روزہ باطل کرتی ہین جھوٹ اور غیبت اور سخن چینی اور ناحق
سوگند کہانا اور شہوت سے دیکہنا ۔ دوم زبان کو بچاوے بضرورت باتون سے اور
بیہودہ کلام سے اور ذکر مین رہے یا خاموش رہے لاکن غیبت اور جہوٹ تو عوام کے
روزے کو بہی باطل کرتے ہین سوم کانونکو بچاوے جہوٹ اور غیبت اور بیہودہ سننے
چہارم ہاتہہ پانون اور تمام اعضا کو بچاوے بیشرع کامون سے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہت روزے دار ہین کہ اونکو روزے سے سواے بہوک
اور پیاس کے کچہہ فائدہ نہین ہی پنجم حرام کے کہانے سے اور شبہہ حرام کے کہانے سے روزہ
نکہولے اور بہت بہی نہ کہاوے کہ جانورون کے درجے مین ہوگا اور مقصد روزے سے
یہہ ہی کہ شہوتین ٹوٹین اور ملائکون کی صفت پیدا ہووے اونکا مرتبہ ملے ششم یہہ کہ بعد
روزہ کہولنے کے دل کو درمیان خوف اور امید حقتعالی کے رکہے اور عاجزی کے
ساتہہ مغفرت اور رحمت مانگنا ہے اور جاننا چاہئیے کہ حقیقت اور روح روزے کی
یہی ہی کہ شہوتین ٹوٹین اور نفس پاک ہو اور دل روشن ہو اور غفلت دور ہو تب
ملائکونکی صفت ہوگی اور جیسا کہ یہہ حق تعالی سے نزدیک رہتے ہین اسکو بہی
وہی نزدیکی حاصل ہوگی لاکن روزہ خاص الخاص کا بہت بڑا درجہ رکہتا ہی اور وہ ایسا
ہی کہ محافظت کرے اپنے دل کو اندیشے سے اور مشغولی سے تمام چیزون کی جو سواے
حق تعالی کے ہین اور سب وجہہ سے اپنے کو حق تعالی کے ہی ساتہہ مشغول اور
مستغرق رکہے اور جو چیز کہ سواے حق تعالی کے ہووے ظاہر اور باطن مین اوس سے

روزہ رکھے اور اگر سوائے ذکر حق تعالی کے اور کام حقتعالی کے کسی چیز مین اندیشہ
کرے تو وہ روزہ نہین رہتا ہی مگر ایسا کام ہو جو دین کو فائدہ رکہتا ہو وے پیران
طریقت اپنے مریدونکو نصیحت فرماتے رہے ہین کہ دنیا مین روزہ رکھنا اور بہشت
مین روزہ کھولنا کہ دنیا بہرحال گذر جاتی ہی اور آخرت ہمیشہ باقی رہتی ہی حق تعالی توفیق
عنایت فرماوے ۔

فصل پنجم بیانمین ثواب روزے نفل کے جاننا چاہیئے کہ ثواب روزے نفل کا
بہی بہت بڑا ہی کہ ملائکون کی صفت دنیا مین اور ملائکونکا مرتبہ نزدیک حق تعالی کے
ملتا ہی اور جو خواہشین واسطے خدا کے دنیا مین چہوڑین ہین حقتعالی نے اوسکے عوض مین
اجر بیحساب کہا ہی جو جنت مین پاویگا جیسا کہ روزے کے فضائل آگے مذکور ہونگے
اور نفل روزونمین زیادہ فضیلت کے روزے ایام تشریق کے ہین خصوصاً عرفے
کے دن کا روزہ اور دسوین تاریخ محرم کا اور نو دن اول ایام ذیحجہ کے اور دس
دن محرم کے اور حدیث مین ہی کہ جو شخص ہر پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ کو ماہ حرام مین
روزہ رکہا کرے تو اوسکو سات سو برس کی بندگی کریکا ثواب ملیگا اور ماہ حرام
چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور سب سے زیادہ ثواب ذیحجہ
کے روزے اور عبادت مین ہی خصوصاً پہلی تاریخ سے دسوین تاریخ تک بہت
بیحساب ثواب ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ذیحجہ کے پہلے
دن مین ایک ایک دن کے روزے کا ثواب برابر ایک برس کے دن کے ثواب کے ہی

اور قیام ایک انکا مانند قیام لیلۃ القدر کے ثواب کے ہی اور ہر ایک مہینے مین تیرہوین
اور چودھوین اور پندرہوین تاریخ کے روزونکا بڑا ثواب ہی اور ہر ایک ہفتے مین دوشنبہ
اور پنجشنبہ اور جمعہ کے روزونکا بہت بڑا ثواب ہی اور حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام ہمیشہ
ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور حدیث مین ہی کہ
اسطرح کے روزونکے ثواب کے برابر کسی روزیکا ثواب نہین ہی اور بعد اسکے
ثواب ہہ ایک پنجشنبہ اور دوشنبہ کے روزونکا ہی جاننا چاہیے کہ ان روزون کا
جو بیان ہوا سو اسکے فضائل مین ایسے بہت حدیث ہین کہ اگر لکھے جاوین تو اس
کتاب مین گنجائش نہین ہوگی اس لئے انکے فضائل اور اسناد موقوف ہے اگر کوئی
اسناد چاہے تو مشکوۃ شریف اور کیمیائے سعادت مین مطالعہ کرے اور فضائل در یکے
ہر ایک حدیث کی معتبر کتاب مین موجود ہین کہ اگر لکھا جاوے تو ایک کتاب مجلد
تیار ہو اور حقیقت روزے کی یہہ ہی کہ نفس کی شہوتین توڑین اور دل صاف ہو اور غفلت
جاوے اور رغبت طاعت اور لذت مناجات کی پاوے تب فرشتونکی صفت کو اور
مرتبے کو پہونچیگا اس لئے چاہتے کہ بیہودہ کامونسے بچے اور یاد الٰہی اور محبت میں رہے
تاکہ مقربونمین سے ہووے اور عذابونسے قبر کے اور حشر کے اور دوزخ کے چھوٹکر
قبر مین آرام اور حشر مین عزت اور جنت فردوس مین ہمیشہ رہنین پاتا ہے حق تعالیٰ
تمام مومنین کو یہہ نعمت عظمیٰ نصیب کرے آمین

باب آٹھوان

بیانمین فضائل اور آداب زکوۃ کے اور خیرات کے ملا ہوا وپر تین فصلون کے

فصل اول بیان مین فضائل زکوۃ اور خیرات کے فرمایا اللہ تعالی نے

وَالَّذِيْنَهُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰاعِلُوْنَ الی آخرہ یعنی ایسے ایمان دار جو زکوۃ دیتے ہین

اور ساتھ خوف کے نماز ادا کرتے ہین اور زنا اور بیہودہ کامون سے بچتے اور

امانتون پر اور عہد پر وفا کرتے ہین سو جنت فردوس کے وارث ہین کہ اوسکو میراث

پاوینگے اور ہمیشہ اوسمین رہین گے۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

آلہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیز پر ہی اول کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دوم نماز سوم زکوۃ چہارم روزہ پنجم حج ہی اور فرمایا اللہ

تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ الآیت یعنی وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہین اوس مال مین جو اللہ

اپنے فضل سے اونکو دیا ہی سو جانین کہ بخیلی کرنا اونکے حق مین بہلا ہی بلکہ وہ کام

اونکے حق مین بہت برا ہی کہ طوق ڈالے جاوینگے اون مالونسے قیامت مین

جن مالون سے بخیلی کرتے ہین یعنی زکوۃ نہین دی اور سب مال آسمان والون کے

اور زمین والونکے اللہ کی ہی میراث ہی۔ اور محققون نے فرمایا ہی کہ تمام مال دنیا

کا [illegible] ہی اس کو ملک اور میراث نہ کہنا چاہیے کہ وہ مال میراث اللہ کی ہی اور اللہ

کی ملک [illegible] میراث مین بخیلی کرنا اور حق تعالی کے حکم پر نہ خرچ کرنا یعنی زکوۃ نہ دینا

اور اپنے [illegible] کے عذاب مین گرفتار کرنا بری نادانی ہی اور عاقل وہ ہی کہ خدا کے

مال کو خدا کے حکم پر دیوے اور اجر اوسکا دونو جہان مین حق تعالی سے لیوے اور
روایات مین مشکوۃ شریف مین کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جسکو حق تعالی نے مال عطا فرمایا ہووے اور وہ شخص بخیلی سے زکوۃ نہ دیا ہووے تو قیامت
کے دن اس مال کو بہت بڑا سانپ بناتے ہین کہ بہت زہر کے سبب بال اوسکے
سر پر نہ ہے اور دو نقطے سیاہ اوسکی آنکھونکے نیچے ظاہر ہون پس وہ سانپ اسکی
گردن مین طوق ہوتا ہی اور دونو کنارے اوسکے جبڑے کے اور مونہہ کے پکڑتا ہی
اور غصہ ہو کر کہتا ہی کہ مین تیرا مال ہون اور تیرا خزانہ ہون کہ تو دنیا مین فخر کیا کرتا
تہا اور فرمایا کہ نہ ملی گئی زکوۃ کسی مال مین کبھی مگر کہا ویوے اوسکو اور فرمایا حق تعالی
نے کہ جو لوگ کہ سونا اور روپیا رکھتے ہین اور زکوۃ اوسکی نہین دیتے ہین سو ہر ایک
کو ایسا داغ سینے مین رکھین گے کہ پیٹھہ سے باہر نکلیگا اور پیٹھہ مین ایسا داغ
دیوین گے کہ سینے مین سے باہر نکلیگا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ اگر ہوتا میرے پاس برابر احد کے پہاڑ کے سونا خوش نہ کرتا میرے
دلکو گذرنا تین راتون کا کچھہ رہ کر میرے پاس اوسمین سے سواے اتنی چیز کے
کہ رکھہ چھوڑون مین قرض ادا کرنے کو روایت کیا بخاری نے اور فرمایا کہ نہین کوئی
دن کہ صبح کو اوٹھین اللہ کے بندے اوسمین مگر دو فرشتے اترتے ہین پھر کہتا ہی
ایک اون مین سے ای اللہ دے مال خرچ کرنیوالے کو عوض اوسکا اور کہتا ہی
دوسرا ای اللہ دے بخیل کو ہلاکت مال کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے کہ مال خرچ کر اور گن گن کے مت دے پھر گن گن کر دیگا تجھکو اللہ اور
مال رکھہ مت چھوڑ کہ دینا موقوف کرے تجھکو اللہ دے جس قدر سکے دینا اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے مال خرچ کر اے
بیٹے آدم کے تاکہ زیادہ دون مال تجھکو اور اگر دے دیگا تو حاجت سے زیادہ
کو بھلا ہی تجھکو اور اگر رکھے تو اوسکو تو برا ہی تجھکو اور ملامت نہین تجھپر بقدر کفاف
کے رکھنا اور ابتدا کر اپنی عیال سے اور فرمایا آنحضرت کہ بچو تم ظلم کرنے سے
اسواسطے کہ بسبب ظلم کے بہت تکلیفین پہونچین گی قیامت کے دن اور بچو
تم بخل اور حرص سے اس لئے کہ بیشک بخل اور حرص نے کہا دیا تمہارے
اگلون کو کہ اوٹھایا ظلم نے اون کو آپس مین خونریزی کرنے پر اور حلال سمجھنے
لگے اون چیزون کو کہ حرام کیا اللہ نے اور روایت ہی کہ کہا ایک مرد نے اے رسول اللہ
کے کونسی خیرات بڑا ثواب رکھتی ہی فرمایا کہ خیرات دینا تیرا اوس حال مین کہ تو تندرست
ہوکر بخیل ہو ڈرتا ہو محتاجی سے اور امید رکھتا ہو تونگری کی اور دیر مت کر یہانتک
کہ جب پہونچے جان گلے مین تو کہے تو فلانے کو ایسا اور اتنا دینا اور فلانے کو
ایسا اور اتنا دینا اور ہوگئی ملک فلانیکے اور روایت ہی ابو ذر سے کہ آنحضرت
بیٹھے تھے سایہ مین کعبے کے پھر جب دیکھا حضرت نے مجھکو فرمایا وہی نقصان
پانیوالے ہین قسم کعبے کے رب کی پھر عرض کیا مینے تصدق ہون میرے ماں باپ
آپ پر سے وہ کون لوگ ہین فرمایا آپنے نقصان پانیوالے وہ لوگ ہین کہ جنکے

پاس بہت مال ہی مگر جس نے خرچا ایسا اور ایسا اور ایسا اشارہ فرمایا روبرو اور
پیچھے اور داہنے اور بائین اور فرمایا کہ تہوڑے ہین ایسے سخی لوگ اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخی آدمی نزدیک ہی اللہ سے اور نزدیک ہی بہشت
سے اور نزدیک ہی لوگون سے اور دور ہی دوزخ سے اور بخیل آدمی دور ہی
اللہ سے اور دور ہی بہشت سے اور دور ہی لوگون سے اور نزدیک ہی دوزخ سے
اور بیشک بیعلم سخی بہت پیارا ہی اللہ کو بخیل عابد سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ صدقہ دینا آدمی کا جیتے جی ایک درم بہتر ہی اوس کے
حق مین سو درم صدقہ دینے سے مرتے دم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مثال صدقہ دینے والے کی مرتے مرتے یا آزاد کرنیوالے کی جیسے مثال ہبہ
دینے والے کی جب پیٹ بہر چکا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو خصلتین
اکٹھا نہین ہوتی مرد مومن مین ایک تو بخیل اور دوسری بدخلقی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ نہ جاویگا بہشت مین دغاباز اور فریبی او بخیل اور احسان جتانے والا قاطع
رحم اور فرمایا کہ بہت بری خصلتون سے آدمی کی دو خصلتین ہین ایک بخل اور دوسری
جبن یعنی ڈرنا لوگون سے اور فرمایا کہ سخاوت ایک درخت ہی بہشت مین پہر جو
کوئی سخی ہی پکڑا ہی ایک شاخ اوسکی پہر نہین چہوڑتی اوس شخص کو وہ شاخ یہانتک
کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اور بخیلی ایک درخت ہی دوزخ مین پہر جو کوئی کہ
بخیل ہی پکڑا ہی ایک شاخ اوس درخت کی پہر نہین چہوڑتی اوسکو وہ شاخ یہانتک

کہ داخل کرے اوسکو دوزخ مین اور فرمایا کہ جلدی کرو صدقہ دینے مین کیونکہ آفت
نہین کرتی صدقہ دینے سے اور فرمایا کہ صدقہ دینا ٹھنڈا کرتا ہی غضب کو
رب کے اور دور کرتا ہی بُری موت کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم نے کیا خبر نہ دون تمکو سب سے بدتر آدمی کی عرض کیا لوگون نے خبر دیجیے
فرمایا وہ شخص ہی کہ کوئی سوال کرے اوس سے اللہ کا واسطہ دیکر اور نہ دیوے
خدا کا نام سنکر اور فرمایا کہ دیا کرو سائل کے ہاتھ مین تھوڑا بہت جو موجود ہو
اگرچہ گہری جلی ہوئی ہو اور روایت ہی کہ بہیجا کوئی اُم سلمہ کے پاس گوشت کا ٹکڑا
سو رکھہ چھوڑا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خالی پہرا سائل گھر سے
آپ کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے پاس اونکے تب طلب کیے
ام سلمہ اوس گوشت کو اور دیا یا اوسکو ٹکڑا ایک پتھر کا ٹکڑا تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ مقرر ہو گیا وہ گوشت پتھر تمہارے نہ دینے سے سائل کو اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو کوئی خیرات دیوے برابر قیمت ایک دانے
خرمے کے پاک کمائی سے اسواسطے کہ قبول نہین کرتا اللہ تعالی سوائے پاک کمائی
کے سو قبول کرتا ہی اللہ اوس تھوڑی خیرات کو اور بڑہاتا ہی اوس کو کہ ہو وے
مانند پہاڑ کے اور فرمایا کہ حقیر نجا نو کوئی خیرات کو اور ہدیہ کو اپنے ہمسایہ کیواسطے
اور فرمایا کہ سب کام نیک خیرات کا ثواب رکھتے ہین اور حقیر نجانو نیکیون سے
کسی چیز کو اگرچہ ملے تو اپنے بھائی مسلمان سے کشادہ ابرو سے اور لازم ہی خیرات

کرنا اگر نہو سکے تو برائی سے بچنا خیرات کا ثواب ہے اور دو شخصوں کے درمیان عدل کرنا اور کسیکو مدد کرکے چار پایہ پر سوار کرنا یا اسباب اوٹھا دینا اور مسجد کو جانا اور ایذا کی چیز راہ سے دور کرنا یہ ایک بات میں خیرات کا ثواب ہے اور فرمایا ہر بار سُبحان اللہ بولنا اور الحمد للہ بولنا اور لا الہ الا اللہ بولنا اور اللہ اکبر بولنا اور ہر بار حکم بھلی بات کا کرنا اور بُری بات سے منع کرنا اور اپنی زوجہ سے مباشرت کرنا ان ہر ایک بات مین خیرات کا ثواب ہے اور فرمایا کھیتی لگانا کوئی آدمی یا جانور کھاوے خیرات کا ثواب ہے اور فرمایا گناہ بخشے گئے ایک عورت حرام کار کے پیاسے کُتے کو پانی پلانے کے سبب سے اور گناہ بخشے گئے ایک مرد کے ایک درخت خار دار کو راہ سے دور کرنیکے سبب سے اور فرمایا کہ عبادت کرو خدائے مہربان کی اور کھانا دو محتاج کو اور چرچا کرو سلام کا چلے جاو جنت مین سلامتی سے اور فرمایا سب نیک کام صدقے کا ثواب رکھتے ہین اور نیک کام مین یہہ بات بھی داخل ہے کہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی مسلمان کو خوش خلقی کے ساتھہ اور پانی ڈالے اپنے ڈول سے اوسکے برتن مین اور مُسکرا کر بات کرے مسلمان بھائی کے سامنے اور حکم کرے بھلی باتونکا اور منع کرے بُری باتون سے اور راستہ بتلاوے بھٹکے ہوئے کو اور مدد کرے اندھے کو اور دور کرے پتھر کو اور ہڈی کو اور کانٹون کو راستون سے اور پانی کھینچ دے راستے کے نزدیک یہہ ہر ایک کام مین خیرات کا ثواب ہے اور فرمایا جو مسلمان پیڑ

پہنوا وے کسی مسلمان کو پہنا ویگا اللہ تعالی اوسکو سبز کپڑا یا کہانا کہلا وے اوسکو بہوک مین تو کہلا ویگا اللہ اوسکو میوے جنت مین کے یا پانی پلا وے پیاس مین تو پلا ویگا اوسکو اللہ مہر کری ہوئی شراب جنت مین آور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ اللہ تعالی نے زمین بنائی تو ہلنے لگی تب پہار بنایا واسطے قایم رہنے زمین کے تب فرشتون نے پہاڑ کی سختی دیکہکر تعجب کیا اور عرض کیا ای رب ہمارے کیا کوئی چیز تیری سے بہی زیادہ سخت ہی تیری مخلوقات سے تب فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہان لوہہ زیادہ سخت ہی پتہر سے بہی پہر عرض کیا ای رب کیا کوئی چیز لوہے سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا ہان آگ زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا ای رب کیا کوئی آگ سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان پانی زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا کوئی چیز پانی سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان ہوا پانی سے بہی زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا کوئی چیز ہوا سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان ہوا سے زیادہ سخت ہی وہ آدمی کہ دے کوئی صدقہ اپنے داہنے ہاتہہ سے چہپا کر اپنے بائین ہاتہہ سے۔

روایت ہین یہہ سب حدیث کتاب مشکوۃ شریف مین

فصل دوم بیان مین فرض ہونے زکوۃ کے اور تاکید واسطے ادا کرنے اسکے اور ترغیب واسطے دینے خیرات کے۔ فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کوئی مالک سونے اور چاندی کا کہ ادا نکرے اوس سے زکوۃ اوس کی

مگر کہ قیامت کے دن وہ سونے اور چاندی کے تہر بناویںگے اور آگ مین گرم
کرینگے اور داغ دیوینگے اون تہروںسے اوسکے پہلو کو اور پیشانی کو اور پیٹ کو
پہر جب کہ سرد ہو وینگے وہ پتہر تو پہر گرم کرینگے اور داغ دیوینگے بار بار ایسے
دن مین کہ درازی اوسکی پچاس ہزار برس کی ہوگی یہانتک کہ فیصلہ ہوئیگا
بعد اوسکے بہشت کی طرف راہ دکہاوینگے یا دوزخ کی طرف یعنی پچاس ہزار
برس یہہ عذاب ہوگا بعد اوسکے موافق اوسکے عمل کے بہشت مین یا دوزخ مین
جاویگا۔ اور فرمایا کہ نہین کوئی مالک اونٹوںکا کہ نہ اداکرے زکوۃ اوسکی مگر
قیامت کے دن مین ڈالین گے اوسکو اوندہا سامنے اونٹوںکے بڑے میدان
مین اور وہ اونٹ اونچے تازے ہوںگے روندا کرینگے اوسکو تلیوں سے اور
کاٹا کرینگے اوسکو موںہہ سے اور جب گذر جاویگی اوسپر پہلی جماعت تو لائی جاویگی
پچہلی جماعت یعنی باری باری سے روندا کرینگے اوس دن مین کہ لمباؤ اوسکا
پچاس ہزار برس کا ہی یہانتک کہ فیصلہ ہوئیگا پہر دکہاوینگے اوس کو راہ
اوسکی بہشت کی طرف یا دوزخکی طرف اور نہین کوئی مالک گاے کا اور بکری کا
کہ نہ اداکرے زکوۃ اوسکی مگر قیامت کے دن اوندہا ڈالین گے اوسکو سامنے
اونکے میدان مین اور ہووینگے سب کو سینگ پورے پہر ماریںگے رہینگے اوسکو
اپنے سینگ سے اور روندتے رہینگے اوسکو اپنے کہروںسے باری باری سے
وہ دن جو پچاس ہزار برس کا ہی یہانتک کہ فیصلہ ہوئیگا پہر دکہاوینگے

اوسکو اوسکی راہ بہشت کی طرف یا دوزخکی طرف اور فرمایا کہ گہوڑے کا عمل تین طرحکا ہی جو شخص کہ واسطے فخر کرنے کے اور مسلمانونسے عداوت کرنیکے لئے رکہے سو اوسکے حق مین گناہ ہی اور جو شخص کہ محتاجونکو سواری دینے کے لئے اور اپنی آبرو بچانیکے لئے کہ لوگ اوسکو غنی جانے رکہین سو اوسکے حق مین پردہ ہی اور جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مسلمانونکے فایدے کے لئے گہوڑے رکہتا ہی سو اوسکے حق مین ثواب ہی کہ جسقدر زمین مین یا باغمین جسقدر کہ گہاس وغیرہ کہا وینگے اوسکی گنتی کے برابر مالک کے لئے نیکیان لکہی جاوینگی اور جسقدر لید اور پیشاب کرینگے اوسی قدر نیکیان لکہی جاوینگی اور جسقدر رسیان توڑینگے اور قدم سے چلینگے اور جتنے گہونٹ پانی پیوینگے سو ہر ایک قدم کے برابر اور ہر ہر بار پانی کے گہونٹ پینے کے برابر نیکیان لکہی جاوینگی

فصل سوم بیانمین شرایط واجب ہونے زکوۃ کے اور مقدار ہر ایک مال کی جسپر زکوۃ واجب ہوتی ہی اور جاے خرچ کرنے زکوۃ کے ۔ مسئلہ زکوۃ فرض ہوتی ہی بشرطیکہ عاقل بالغ آزاد مالک نصاب کا ہو نصاب اتنے مال کو بولتے ہین کہ جسپر زکوۃ دینا واجب ہوتا ہی اور اوس نصاب پر ایک برس گذرے اور قرض سے اور حاجت اصلی سے زاید ہو اور وہ نصاب بڑہنے والی ہو حقیقتاً یا حکماً اور اوسکے اداکرنیکے لئے نیت لازم ہی دو سو درم چاندی مین اور بیس مثقال سونے مین چالیسوان حصہ دینا چاہیے خواہ زیور ہو خواہ برتن بلکہ علاوہ بے سکہ ہو

اور جب اس سے زیادہ ہو تو ہر چالیس درم روپے مین اور ہر پانچ مثقال سونے مین
چالیسوان حصہ ادا کرے اور اگر اسباب سوداگری کا ہو تو اسی حساب پر اوسکی قیمت سے
نکالین اور جانورونمین ونکا چرنا آدہے سال سے زیادہ شرط کیا ہی اور چالیس
بہیر بکریون مین ایک جانور اور ایک سو اکیس مین دو اور دو سو ایک مین تین
اور چار سو مین چار پہر ہر سو ایک اور تیس گائے بہینس مین ایک بچہڑا پورا برس دن کا
اور چالیس مین دو برس کا اور ساٹھہ مین دو بچہڑے برس برس دن کے اور ستر
مین ایک بچہڑا برس دن کا اور ایک بچہڑا دو برس کا دین اور اسی مین دو دو
برس کے دو بچہڑے پہر اسکے بعد ہر تیس مین برس دن کا بچہڑا اور ہر چالیس مین
دو برس کا دیا کرے اور ہر پانچ اونٹون مین ایک بکری پچیس اونٹ ہو نے تک
دیا کرے اور پچیس مین ایک بنت مخاص یعنی ایک برس کی اونٹنی ہی اور چہتیس مین
ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اونٹنی ہی اور چالیس مین ایک حقہ یعنی تین
برس کی اونٹنی ہی اور اکسٹھہ مین ایک جذعہ یعنی چار برس کی اونٹنی دیا چاہیے
اور چہتر مین دو بنت لبون اور اکیا نوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ بعد
اسکے ہر پانچ اونٹو نمین ایک ایک بکری بڑہاتے رہین ایک سو پینتالیس تک
کہ اوسمین دو حقہ اور ایک بنت مخاض ہی اور ایک سو پچاس مین تین حقہ بعد
اسکے ہر پانچ اونٹو نمین ایک ایک بکری بڑہاتے رہین تین حقون کے ساتہہ
اور ایک سو پچہتر مین تین حقہ اور ایک بنت مخاص ہی اور ایک سو چہیاسی مین

مین حقے اور ایک بنت لبون اور ایک سو چھیانوے مین چار حقے دو سو تک اور
اسی طرح ہمیشہ اسی حساب پر دیتے رہین گلہ ہے اور خچر اور گھوڑون مین زکوۃ دینا
واجب نہین ہی لاکن حضرت امام اعظم رحمہ نے فرمایا کہ جو گھوڑے چرائی مین رہتے
ہون کہ خرچ چارے کا مالک پر نہ پڑے تب ہر ایک گھوڑے کی زکوۃ ایک
دینار ہوتا ہی اور گاے اور بکری اور اونٹ کے صرف بچون مین زکوۃ نہین ہی
لاکن امام شافعیؒ اور ابو یوسف رحمہ نے فرمایا کہ انکے بچون کی زکوۃ مین بچے
زکوۃ دینا لازم ہی اور اگر اسی سال مین اون بچون کی مائین مرجاوین اسوقت
اون بچون کی زکوۃ دینا لازم نہین ہی اور جو جانور کہ بوجہ اوٹھاتے یا زراعت
کرتے ہین اونکی زکوۃ دینا واجب نہین ہی اور ضروری کا چارا کہانیوالے جانورون
کی زکوۃ دینا واجب نہین ہی مسئلہ زمین عشری مین جو اناج یا میوہ کہ ملاحیت
غذا کی رکھتا ہی تیار ہووے زکوۃ دینا اوسمین واجب ہی زمین عشری وہ ہی کہ
بادشاہ اسلام کا کوئی زمین کافرون سے لیکر مسلمانون کو دیوے اوسمین اگر
برسات کے پانی سے یا جاری نالے سے اناج مانند وہان گیہون کنگنی کودو
راگی وغیرہ یا خربزہ کہیرا انگور کشمش وغیرہ تیار ہووے تب ہر ایک کا دسوان حصہ
زکوۃ دینا واجب ہی اور اگر پانی قیمت کا لیوین یا ڈول رسی وغیرہ کا خرچ پڑے
تب اوس اناج اور میوے سے بیسوان حصہ زکوۃ دینا واجب ہی اور حضرت امام شافعیؒ
نے فرمایا کہ جب تک کوئی ایک ذات یعنی ایک قسم کا اناج یا میوہ آٹھہ سو من تک

یا اس سے زیادہ ہووے اوسمین زکوٰۃ دینا واجب نہین ہی یعنی جس قسم کا اناج آٹھہ سو من شرعی سے کم ہووے اوسکی زکوٰۃ معاف ہی لاکن سب اماموں کے نزدیک اناج تھوڑا ہو یا بہت ہو زکوٰۃ دینا واجب ہی واللہ اعلم مسئلہ صدقہ فطر واجب ہی آزاد مسلمان پر کہ مالک ہووے مال کا کہ بقدر نصاب زکوٰۃ کے ہو اور زاید ہووے مال حاجت اصلی سے جو رہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے اور گھوڑا اور ہتیار یعنی ادا کرے اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے لڑکے اور غلام لونڈی کی طرف سے آدہا صاع گیہونکا یا ایک صاع جو کا عید فطر کے صبح کے وقت اگر پہلے پیچھے ادا کرے ہو سکتا ہی اور صاع آٹھہ رطل کا ہی مسئلہ خرچ کرنے کی جگہ زکوٰۃ کے مال کی فقیر ہی جو کہ مالک نصاب کا نہووے اور مسکین کہ اوسکو ایک دن کی خوراک میسر نہین اور مال زکوٰۃ لینے پر کہ اوسکی مزدوری اوسی مال سے دیوین اور مکاتب کہ اوسکو مال پر آزاد کیا ہو اور قرضدار اور جہاد کرنیوالے کہ اسباب لڑائی کا تیار نرکہین اور وہ مسافر کہ مال اور ملک سے دور پڑے ہون اور جائز نہین زکوٰۃ دینی اپنے اصل مال کو کہ ماں باپ دادا دادی ہین اور اپنی فرع کو جو بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی ہین اور اپنے خاوند اور بیوی کو اور اپنی لونڈی غلاموں کو اور بنی ہاشم اور آزاد کئے ہوون کو اور خرچ نکرین مسجد بنانے مین اور میت کے کفن اور اوسکے قرض مین اور ذمی کو نہ دیوین مگر صدقہ فطر کا

باب نہم کتاب میراث جنت کے

بیان مین فرض ہونے حج کے اور بیان مین فضایل ویسکے

فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبَارَکًا

وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْهِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ

اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا

وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ٥ یعنی تحقیق جانو کہ سب سے اول
جو گھر ہوا حق تعالی کی عبادت کا لوگون کے واسطے سو یہی ہی مکہ کہ بڑی برکت والا
اور نیک راہ جہان کے لوگون کو بتانیوالا ہی اس مین نشانیان ظاہر ہین کھڑے
ہونے کی جگہ ابراہیم علیہ السلام کی اور جو کوئی اسکے اندر آیا اوسکو امن ملا اور
اللہ کا حق ہی لوگو نپر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ پاوے اس گھر تک راہ - یعنی
راہ کی امنیت اور خرچ پہر آنے تک کا اور تندرستی اور جو کوئی کافر ہوا یعنی اللہ کے
حق کا منکر ہوا و نافرمانی کیا تو اللہ تعالی پروا نہین رکہتا ہی دو جہان کے لوگون کی
اور روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم نے کہ متابعت کرو درمیان حج اور عمرے کے اس لئے کہ وہ دور کرتے ہین
محتاجی اور گناہون کو جیسا کہ دور کرتا ہی بھٹا میل کو لوہے کے اور روپے کے
اور نہین حج مقبول کا بدلہ سواے جنت کے اور فرمایا جو شخص کہ نہ روکے اوسکو
حج سے حاجت ظاہری یا ظالم بادشاہ یا بیماری کہ مانع سفر کی ہو پہر مرگیا حج نکر
تو چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہوکر اور اگر چاہے نصرانی ہوکر اور فرمایا کہ اگر

لوگو تحقیق فرض کیا گیا ہی تم پر حج پھر حج کرو سو کہا ایک مرد نے کیا ہر سال کرین حج اے
رسول اللہ کے پھر سکوت فرمایا حضرت نے یہانتک کر کہا اوس نے تین بار پھر
فرمایا حضرت نے اگر کہہ دیتا مین ہان تو واجب ہو جاتی یہہ عبادت اور البتہ نکرسکتے
تم پھر فرمایا کہ تم چھوڑ دو مجھکو جب تک کہ مین چھوڑ دون تمکو اس لئے کہ ہلاک ہوئے
تمہارے پہلے بہت پوچھ پوچھ کے اور جھگڑ کے اپنے نبیون سے پھر جب حکم کرون
تمکو کسی چیز کا تو کرو اوس کو جتنا کر سکو تم اور جب منع کرون کسی چیز سے کہ چھوڑ دو اوسکو
اور روایت ہی کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کونسا کام
سب سے افضل ہی فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور رسول پر اوسکے کہا کسی نے کہ پھر کونسا
کام فرمایا جہاد کرنا راہ مین اللہ کے عرض کیا کسی نے پھر کونسا کام فرمایا حج مقبول
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے حج کیا اللہ کے لئے پھر رستے
مین اور حج کے دنون مین بے ادبی نکیا اور اپنے گھر والون سے مہٹا اور صحبت
نکیا اور شریعت کی حد سے بڑھ نگیا پھر یگا مانند اوس دن کے کہ جنی اوسکو اوسکی
مان اور فرمایا کہ ایک عمرہ بجا لانا دوسرے عمرے تک دور کرتا ہی گناہ درمیانکے
اور حج مقبول کی نہین کوئی جزا سوائے جنت کے اور فرمایا جو کوئی مالک ہو راہ
خرچ اور سواری کا کہ پہونچا دے اوسکو کے تک اور باوجود اسکے حج نکیا سو فرق
نہین اوسپر مرنے مین یہودی یا نصرانی ہوکر اور وہ اس سبب سے ہی کہ اللہ برکت
اور بلندی والا فرمایا ہی کہ اور حق اللہ کا ہی لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی

کہ پہونچ سکتا ہی اور فرمایا جو کوئی کہ طاقت رکہکر حج نکرے سو وہ اسلام مین نہین ہی اور فرمایا جسنے ارادہ کیا حج کا تو جلدی کرے ۔ اور جاننا چاہیے کہ آداب اور ارکان طواف خانہ کعبہ کے اور حج اور عمرے کے بیچ کتابون کے تفصیل تمام معروف مین آگئے اور جبکہ کوئی حج کو جاوے تو حج کروانیوالے تمام آداب و ارکان بخوبی سکہلاتے طواف اور حج و عمرہ کرواتے ہین اسواسطے اس مختصر مین آداب حج اور عمرے کے بیان نہین سکئے اور فرض ہونا حج کا سبکو معلوم ہی اور فضائل حج کے مشہور ہین اسواسطے ایک آیت اور چند احادیث پر اختصار کیا گیا حقتعالی سب مسلمانونکو توفیق نیک عطا فرماوے

باب دسوان

بیانمین آداب و اخلاق دوستان خدا کے اور پیروان سنت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے سبب سے نزدیکی اور محبوبی حقتعالی کی حاصل ہوتی ہی اور عالی مرتبے اور بلند درجے بہشت کے اور دیدار الہی جیسا کہ سزاوار ہی حاصل ہوتا ہی جو اخلاق والون کو حقتعالی قرآن شریف مین ہر ایک جاے بہت سراہا ہی اور اون کے لئے بڑی نعمتون کے وعدے فرمایا ہی جنکی بزرگیونکا بیان احادیث شریف مین سبے نہایت آیا ہی جنکے عمل کرنے سے بزرگون نے تمام بڑے مرتبے اور کرامات پاے ہین جنکے فضایل کے آیات اور احادیث بے نہایت جمع کرنا بہت دشوار ہی لاکن اسواسطے ضرورت کے ہر ایک فضیلت کے صفت کے بیانمین چند احادیث

بیان ہونگی انشاءاللہ تعالی مومن متقی پر واجب ہی کہ ان صفات حمیدہ کو سرمایہ قرب الٰہی کا جان کر شب و روز محنت اور ریاضت کر کے حاصل کرے اور یہہ باب ملا ہوا ہی اوپر دو فصلون کے

فصل پہلی بیان مین آداب اور اخلاق بزرگان دین کے جو طریقہ سنت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور اس فصل مین بامیس آداب ہین **ادب پہلا** بیان مین سلام کرنے مسلمانونکے آپسمین ایک دوسرے کو اپنی طرف سے ہر ایک آشنا اور بیگانے کو اور چہوٹون کو اور بڑونکو فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً یعنی جسوقت کہ داخل ہو تم گہرون مین پس سلام بہیجو تم اوپر اپنے لوگون کے یہہ دعا مقرر کی ہوی ہی اللہ کی طرف سے برکت والی ہی اور پاکیزہ ہی۔ اور فرمایا حق تعالی نے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا یعنی جب کہ تحیت دئے جاو تم ساتھ سلام کے تو تحیت کرو تم بہتر اوس تحیت سے یعنی جب کوئی کہے تم کو السلام علیکم تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور اگر کوئی کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا نہین تو پہیر دو اوسی تحیت کو یعنی جواب مین السلام علیکم کے وعلیکم السلام ہی کہو۔ اسقدر کہنا فرض ہی لاکن جو اول حق تعالی نے فرمایا ہی سو وہ کہنا بہت افضل ہی اور اوسکا ثواب بہت بڑا ہی اور روایات مین مشکوۃ شریف وغیرہ بہت کتابون مین کہ گذرے گئے حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑکون پر اور سلام کیئے اونھون پر اور گذر گیئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتون پر اور سلام کیئے اونھون پر اور فرمایا کہ جب
داخل ہو تم گھر مین تو سلام کرو گھر والون پر اور جب باہر نکلو تو سونپو گھر والون پاس
سلام کو یعنی سلام کرو ۔ اور فرمایا مسلمان کا حق مسلمان پر چھہ چیزین ہین موافق
دستور کے جب ملاقات کرے اوس سے تو سلام کرے اور جب دعوت کرے
تو قبول کرے اور جب چھینکے تو الحمد للہ کہے اور جب بیمار ہو تو بیمار پرسی کو جاوے
اور جب مرے تو جنازے کے ساتھ جاوے اور جو چیز کہ دوست رکھتا ہی اپنے واسطے
اوس چیز کو دوست رکھے اوسکے واسطے یعنی جو چیز اپنے لئے نچاہے سو وہ چیز
کسی مسلمان کے لئے نہ چاہے ۔ اور پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم سے کہ کونسا اسلام بہتر ہی فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کہنا تیرا ہر ایک آشنا اور بیگانے کو
اور جاننا چاہیے کہ سلام حق تعالی کا نام ہی اور پہلے سلام کرنے والے کو بہت بڑا
ثواب ملتا ہی اور مسلمانون کے دل خوش ہوکے دل سے دعا دیتے ہین اور حق تعالی
خوش ہوتا ہی اور خلایق دوست خالص ہوتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم سنے کہ مقرر زیادہ قریب اللہ کے پاس وہ شخص ہی جو پہلے سلام کرے
اور فرمایا کہ جب جاوے کوئی مجلس مین تو سلام کرے اور جب نکلے مجلس سے تو سلام
کرے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ پہلے اپنی طرف سے سلام کرنے والے کو ننانوے
حسنات حق تعالی عطا فرماتا ہی اور جواب دینے والے کو ایک نیکی ملتی ہی ادب

ادب دوسرا بیان مین پروانگی چاہنے کے وقت داخل ہونے مکان کے اور
سواے اس کے فرمایا حقتعالی نے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا
حَتّٰی اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ یعنی ای ایمان دار و مت داخل ہو گہرونمین جب تک کہ پروانگی
دیجاوے تمکو اور روایت ہی کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہ بہیجا صفوان بن امیہ نے
دودہ اور ہرن کا بچہ اور کہیرے کہیے ساتھہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پھر جب گیا مین تو واسطے داخل ہونے کے پروانگی نچاہی اور سلام نکیا تب فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پہر جا اور کہو السلام علیکم بہلا اون مین اور روایت
ہی عطا بن یسار سے کہ ایک مرد نے پوچہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہر عرض
کیا کہ کیا پروانگی لون مین اپنی مان سے فرمایا ہان تب کہا اوس نے کہ مین رہتا ہون
ساتہہ اوس کے ایک ہی گہر مین سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت
لے اوس سے تب عرض کیا مرد نے کہ مین خدمت کرتا ہون اوس کی پہر فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروانگی لے اوس سے بہلا چاہتا ہی تو
کہ دیکہے اوسے ننگا کہا نہین فرمایا تو پروانگی لے اوس سے ادب تیسرا
بیان مین ملنے کے آپس مین۔ فرمایا حق تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی تحقیق مومن لوگ بہائی ایک دوسرے کے ہین
پس ملاپ کرو درمیان مین بہائیون اپنے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ نہین ملتے آپس مین دو مسلمان پہر ہات ملاتے مگر بخشے جاتے ہین

دو پہلے الگ ہونے کے اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ نہین ملتے دو مسلمان بعض
ہاتہہ ملاتے اور خوبی بیان کرتے ہین اللہ کی اور معافی چاہتے ہین اوس سے
مگر بخشے جاتے ہین دونو اور فرمایا کہ مصافحہ کرو کہ دور ہو کینہ یا ہدیہ بہیجو تاکہ تمہین
محبت ہو اور دشمنی دور ہو اور فرمایا کہ جو چار رکعت نماز پڑہے پہلے دوپہر سے تو گویا
شب قدر مین پڑہا اور دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہین نہین باقی رہتا اونکا کوئی
گناہ ادب چوتہا بیان مین کیفیت بیٹہنے کے اور سونے کے اور چلنے کے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ لیٹے کوئی ہم مین سے پہر رکہے ایک
پانون دوسرے پانون پر اور فرمایا کہ ایک شخص اترا کر چلتا تہا کپڑے پہن کر سو
دہسایا گیا زمین مین سو دہستا ہی زمین مین قیامت کے دن تک اور روایات
ہین بعضے اصحاب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین سر جہکائے ہوئے
بیٹہے تہے خوف سے حق تعالی کے اور لرزہ کہاتے دیکہنے والے حضرت کو اوس
حال مین اور منع فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اوندہے
سونے سے اور منع فرمایا سونے سے گہر کی چہت پر آسمان کے نیچے اور منع
فرمایا بیٹہنے سے درمیان مین لوگون کے حلقے کے اور حکم فرمایا مجلس کو کشادہ بہانے
کا اور منع فرمایا تہوڑے تہوڑے لوگ ملکر جدا جدا بیٹہنے سے اور منع فرمایا آدہا
بدن سایے مین اور آدہا بدن دہوپ مین رکہکر سونے سے اور فرمایا کہ عورتین
کنارے سے راستون کے چلین اور مردون کے ساتہہ ملکر نہ چلین اور فرمایا کہ جب چلے

مرد درمیان مین دو عورتون کے۔ **ادب پانچوان** بیان مین ترک کرنے اور جاری رکہنے تعظیم کے واسطے ضرورت کے۔ جاننا چاہیئے کہ کہڑا ہونا واسطے تعظیم کرنے کسی شخص کے سنت نہین ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کرام رضی اللہ عنہما کو کہڑے ہونے سے واسطے تعظیم اپنے منع فرمایا تہا اگرچہ بعض اوقات مین بسبب ضرورت واسطے بعض لوگون کے کہڑے ہوے ہین لاکن حکم کہڑے ہونے کا واسطے ایک دوسرے کے جاری نہین فرمایا مگر اس زمانے مین ہر کوئی شخص تعظیم چاہتے ہین اگر نہ کرین تو بہت آزردہ ہوتے ہین اس لیے اگر کوئی پرہیزگار واسطے خوش کرنے دل مومنون کے یا خوف سے پہونچنے ضرر اپنے کے واسطے تعظیم مومنون کے کہڑا ہووے تو مضایقہ نہین ہی۔ **ادب چہٹا** بیان مین چہینکنے کے اور جمائی لینے کے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالے دوست رکہتا ہی چہینکنے کو اور مکروہ رکہتا ہی جمائی لینے کو پہر جب کہ چہینکے کوئی تمہارا اور کہے الحمد للہ تو ہوتا ہی حق دوسرے مسلمان پر جو سنے یہہ تو کہے اوسکو یرحمک اللہ پہر سورت جمائی لینے کی سو وہ بات شیطان سے ہی پہر جب جمائی آوے کسی کو تو چاہیئے کہ باز رکہے اوسکو یعنی جمائی کو آنے نہ دیوے۔ کیونکہ جب جمائی لیتا ہی تو ہنستا ہی اوس سے شیطان اور فرمایا کہ جب چہینکے کوئی تم مین سے سو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ اور کہے اوسکو یار اوس کا یرحمک اللہ پہر جب کہا اوسکو تو کہے چہینکنے والا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور فرمایا جب کہ جمائی لیوے کوئی تم مین سے تو رکہنا نہ سکے اپنا اپنے

موںہہ پر کیونکہ شیطان داخل ہوتا ہی۔ **ادب ساتوان** بیان مین ہنسنے کے روایت کی
ام المؤمنین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ندیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا
ہنسنے والا یہانتک کہ دیکہون مین اون سے تالوا و نکالا کن بس مسکرلاتے تہے اور
روایت ہی جریر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب سے مسلمان ہوا مینے منع نکیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو اپنے پاس آنے سے اور ندیکہا مجہکو مگر مسکراتے
ہوے اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا ندیکہا مینے کسی کو
زیادہ مسکراتے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ **ادب اٹہون**
بیان مین نیک نام رکہنے کے واسطے اولاد و اقربا اپنے کے۔ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب نامون مین تمہارے اچہا نام اللہ کے پاس
عبد اللہ اور عبد الرحمن ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پکارے
جاتوگے تم قیامت مین اپنے نامون سے اور نامون سے اپنے باپون کے سو
اچہا رکہو نام اپنا اور روایت ہی ام المؤمنین رضی اللہ عنہ سے بولے کہ حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدل ڈالتے تہے برے نام یعنی برے نام کو بدل کر
اچہا نام رکہتے تہے خواہ آدمی کے واسطے خواہ حیوان وغیرہ کے واسطے اور
روایت ہی عبد الحمید ابن جبیر ابن شیبہ سے کہا کہ بیٹہا تہا مین سعد بن مسیب کے
پاس سو حدیث بیان کیا مجہہ سے کہ نام اوسکے دادا کا حزن تہا جب حاضر ہوا
وہ حزن خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو پوچہا حضرت نے اوسکو

کہ کیا نام ہی تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ تو سہل ہی تب کہا اوس نے مین نہین بدلتا نام کو جو رکہا میرے باپ نے کہا سعد نے سو ہمیشہ رہی ہم مین سختی بعد اوسکے ف یعنی وہ برا نام نہ بدلنے کی شامت سے سختی اور تنگی اب تک ہمارے خاندان مین رہی ۔ **ادب نوان بیان مین** فصاحت سے بات بیان کرنے کے اور شعر پڑہنے کے جاننا چاہیئے کہ فصاحت سے بات بیان کرنا وہی پسند ہی کہ جس سے حق اور باطل عیان ہوجاوے اگر کوئی حق کو باطل یا باطل کو حق بنا دے تو وہ فصاحت نہین ہی بلکہ وہ جہوٹ اور تہمت اور شیطنت اور ظلم ہی روایت ہی کہ دو شخص آے مشرق سے اونکی خوش تقریر سے لوگون نے تعجب کیا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مقرر بعضے بیان تو جادو ہین اور فرمایا بعضے شعر تو حکمت ہین ف یعنی جس شعر مین نصیحت اور فائدہ ہوتا ہی ۔ اور فرمایا کہ ہلاک ہون بناوٹ کی باتین بنانے والے اس کلمے کو تین بار فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بد دعا کی بیہودہ بیفائدہ باتون مین مبالغہ کرنے والون کو اور فرمایا کہ ایماندار اپنی تلوار سے اور اپنی زبان سے لڑتا ہی کافرون سے اور فرمایا کہ حیا اور کم سخنی دو شاخ ایمان کے ہین اور گالی بکنا اور خوش تقریری دو شاخ نفاق کے ہین اور فرمایا کہ تم سبہون سے زیادہ محبوب اور مقرب قیامت مین میرے پاس اچہے اخلاق والا ہی اور سب سے زیادہ دشمن اور بہت دور مجہسے وہ ہی جس کے برے اخلاق ہون باتین بنا کر

بولنے والے چلتی تقریر کرنے والے لنبی تقریر کرنے والے ہین اور فرمایا کہ نہ قایم
ہو گی قیامت جب تک کہ نکلیگی ایک قوم جو کہا دینگے اپنی زبان کے وسیلے سے
جیسا کہ کہاتی ہے گاے اپنی زبان سے ف یعنی جھوٹ سچ باتون سے لوگون کی
مدح کرکے اون سے لیکر کہایا کرینگے اور فرمایا کہ اللہ مقرر دشمن رکھتا ہے باتون
مین مبالغہ کرنے والے مردون کو جو مڑورتا ہے اپنی زبان جیسا کہ مڑورتی ہے گاے
اپنی زبان کو اور فرمایا گذرا مین معراج کی رات کو ایک قوم پر کہ تراشے جاتے
تہے لب اونکے آگ کی مقراضون سے تب کہا مینے ای جبرئیل کون ہین یہہ کہا یہہ
گروہ آپ کی امت کے واعظ ہین کہ کہتے ہین موںہہ سے اپنے جو خود نہین کرتے
اور فرمایا جس نے سیکہی آرایش کلام کی اس واسطے کہ بند کرے اوس سے دل
لوگون کا نہ قبول کیجاوے گی قیامت کے دن توبہ اوس سے اور نہ
اور فرمایا پیٹ بہرنا آدمی کا پیپ سے بہتر ہے اوس کے لئے پیٹ بہرنے سے
شعر کے اور فرمایا کہ راگ اوگاتا ہے نفاق کو دل مین جیسا کہ پانی اگاتا ہے کہیتی کو
جاننا چاہیے کہ اہل طریقت جو راگ سنتے ہین سو اون کے نزدیک یہہ بات ہے
کہ جب نفس امارہ مرگیا اور حق تعالی کی محبت مین تمام خواہشین دنیا کی دل سے
جاتی رہین تو گویا کہ سالک دنیا سے مرگیا اور آخرت مین زندہ ہوا اوس وقت راگ
سننا نقصان نہین کرتا بلکہ جذبہ اور محبت حق تعالی کی زیادہ کرتا ہے

ادب دسوان بیان مین دکہنے زبان کے بیہودہ بات اور غیبت اور گالی

اور جھوٹ سے فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ہ الی آخرہ
یعنی جو ایمان دار نکمی بات سے کنارے رہتے ہین اور خوف سے نماز کرتے اور زکوۃ
دیتے اور امانت اور وعدے پر وفا کرتے اور زنا سے بچتے ہین سو وہ مقصد کو
پاوے اور جنت فردوس کو میراث لیوینگے اور ہمیشہ اوسمین رہینگے اور نکمی بات وہ
ہی کہ جسمین دین کا فائدہ نہوا اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حجرات مین جس آیت کا
سرا یہہ ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ آیت کے آخر تک یعنی ای مومنو
حقارت اور ٹھٹھا نہ کرین ایک قوم دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون ان سے
اور نہ کوئی جورین دوسری عورتون سے شاید کہ وہ بہتر ہون اون سے اور
عیب نہ لگاؤ مسلمانون کو اور برے نام سے مت پکارو ایمان دارون کو یعنی
کافر اور فاسق وغیرہ منہ کہو کہ گناہ ہی پہر جو کوئی توبہ نہ کرے سو وہ لوگ ظالم ہین
اور فرمایا اسی جا پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ الی آخرہ
یعنی ای مومنو بچتے رہو بہت گمان بد سے تحقیق بعض گمان بد گناہ ہی یعنی
مومنو پر برے گمان کرنا اور خدا اور رسول پر بدگمان کرنا گناہ ہی اور کسی کے
بہید لینے کو جستجو نکرو اور بد نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بہلا خوش لگتا ہی
تم مین کسیکو کہ کہاوے گوشت اپنے بہائی کا جو مردہ ہو سو گہن آتی ہی تم کو اوس سے
اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہی توبہ کرنے والون کو اور
مہربان ہی اونہون پر اور فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی تحقیق بہت

بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہی ف یعنی تم مال پر اور ریاست پر اور بڑے
خاندان وغیرہ پر فخر مت کرو کہ خدا کے پاس انکو قدر نہین ہی اگر خدا کے پاس بڑا مرتبہ
چاہتے ہو تو پرہیزگاری حاصل کرو اور یہہ روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ معتبر
کتابون سے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مجھہ سے ضامن
ہوا اوسکا جو درمیان دونو جبڑون کے ہی اور جو درمیان دونو پاؤن کے ہی
ف یعنی زبان اور فرج کا تو مین اوس کی بہشت کا ضامن ہوتا ہون اور فرمایا کہ
مسلمان کو بد بولنا بیحکمی ہی اور مار ڈالنا کفر ہی اور فرمایا جو پکارے کسی کو کافر
کہکر یا خدا کا دشمن کہکر اور اگر وہ ایسا نہو تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگی کافری
اور فرمایا کہ دو گالی گلوج کرنے والے جو کہین سو گناہ اوس کا پہلے شروع کرنیوالے
پر ہی جب تک کہ زیادتی نکرے مظلوم اور فرمایا جب کہتا ہی کوئی کہ ہلاک ہوئے
لوگ تو وہی سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی ف یعنی کسی کو بد دعا نہ کرے اور
نہ حقارت سے دیکھے اور فرمایا کہ سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی جنت کو لیجاتی ہی اور
جھوٹ بولنا نافرمانی ہی اور نافرمانی دوزخ کو لیجاتی ہی اور فرمایا کہ بندہ بات
بولتا ہی اس لئے کہ ہنساوے قوم کو خرابی ہی اوسپر خرابی ہی اوسپر اور فرمایا کہ
بندہ بات بولتا ہی کہ ہنساوے لوگون کو حالانکہ گرتا ہی بسبب اوس کے اتنی
دور سے بہی زیادہ جتنا کہ آسمان اور زمین مین فرق ہی اور گرتا ہی اپنی زبان سے
بہی زیادہ سخت اوس سے جو گرتا ہی اپنے قدم سے اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا

بہشت مین حچل خور اور فرمایا کہ قیامت مین بدتر زیادہ کہ آدمی ہی جو دو موہنہ کہتا ہووے
آوے اون لوگون مین ایک موہنہ لیکر اور جاوے دوسرون کے پاس دوسرا
موہنہ لیکر اور فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہین ہی جو ملاپ کروا دیوے لوگون مین اور
کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات اور فرمایا جب دیکھو تم بہت
تعریف کرنے والون کو پہر دو اون کے موہون مین خاک اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بہلا جانتے ہو تم کہ غیبت کیا
چیز ہی اصحاب نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوس کا خوب جانتا ہی تب فرمایا کہ
غیبت وہ ہی کہ اپنے بہائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے تب عرض کیا
لوگون نے کہ بہلا فرمائیے تو اگر میرے بہائی مین وہی بات ہو جو مین نے کہا
فرمایا اگر تیرے بہائی مین فی الحقیقت وہی بات ہی جو تو نے کہا تو تو نے غیبت کی
اور اگر اوس مین وہ بات نہین ہی تو یہہ تو نے اوسپر بہتان باندہا اور فرمایا سب
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین
اور یہہ بات بے پروائی سے ہوتی ہی اور روایت کیا سفیان ابن عبد اللہ نے
کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بڑے ڈر کی ہی جس سے ڈرتے ہین آپ
ہمپر تب پکڑی آنحضرت نے صلعم زبان اپنی اور فرمایا یہہ ہی یعنی اسکو سنبہالو اور فرمایا
جب کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ تو دور رہجاتا ہی اوس سے فرشتہ ایک کوس تک
اوس کے جھوٹ کی بدبو سے اور حق تعالی نے فرمایا ہی کہ قُل لِّعِبَادِی

یَقُولُوا الَّتِی هِیَ اَحْسَنُ یعنی کہو یا رسول اللہ میرے بندون کو کہ بات ایسی کہا کرین جو بہت نیکی کی اور خوبی کی ہو کہ تحقیق شیطان عداوت ڈالتا ہی درمیان انھون کے اور شیطان دشمن ہی آشکارا۔ یعنی آپس مین غصّے کے کلام مت کہا کرو کہ شیطان دشمنی نہ ڈالے اور فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِی هِیَ اَحْسَنُ آیت کے آخر تک یعنی جواب دے اس خوبی سے جو بہت نیک بات ہو پہر اوس وقت وہ شخص جو درمیان مین تیرے اور اوس کے عداوت ہو مانند دوست جانی کے ہو جاویگا ف یعنی اگر دشمن غصّے کی بات کہے تو تو نرمی اور دوستی سے جواب دے تا کہ وہ دوست ہو جاوے اور فرمایا وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوا عَنْهُ آیت کے آخر تک یعنی نیک بندے جب کہ سنتے ہین نکمی بات تو منہ پہیر لیتے ہین اور کہتے کہ ہمارے واسطے ہمارے عمل ہین اور تمہارے واسطے تمہارے عمل تم سلامت رہو ہم نہین جانتے سو کام نہین کرتے ہین اور فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو سچی بات کہ سنواریگی وہ سچی بات تمہارے کامون کو اور معاف ہونگے تمہارے گناہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہوتی سختی کسی چیز مین مگر عیب دار کرتی ہی اوس چیز کو اور نہین ہوتی حیا کسی چیز مین مگر آراستہ کرتی ہی اوسکو ف یعنی بات نرمی اور حیا سے کیا چاہیئے اور فرمایا کہ مقرر جب بندہ لعنت کرتا ہی کسی چیز پہ خواہ وہ آدمی ہو یا اور کوئی چیز ہو چڑہ جاتی ہی لعنت آسمان کی طرف پہر

پہر خبر ہو جاتے ہین دروازے آسمان کے نزدیک پہر اترآتی ہی زمین کی طرف
پہر بند ہو جاتے ہین دروازے زمین کے نزدیک اوس کے پہر پہرتی ہی داہین
اور بائین پہر جب نہین پاتی ہی کوئی جگہ بسنے کی تو پلٹتی ہی جسپر کی گئی ہی اگروہ
شخص اوسکا لایق ہوا ورنہین تو پڑتی ہی کہنے والے پر اور فرمایا کہ نہ ہنسی کر تو
واسطے بہائی مسلمان کے کیونکہ رحم کرے گا اللہ اوسکو یا پہنسا دیگا تجہکو اس
بلامین ف یعنی مسلمان کی خرابی پر ہنسامت کر کہ اللہ تجہکو وہی بلامین گرفتار کریگا
اور فرمایا کہ تنہا بیٹہنا بہتر ہی بد صحبت او رنیک صحبت بہتر ہی تنہا بیٹہنے سے اور
فرمایا کہ غیبت بدتر ہی زنا سے کہا لوگون نے کیونکر تب فرمایا کہ زنا کرتا ہی آدمی
اور توبہ کرتا ہی تو بخشا جاتا ہی او رغیبت کرنیوالا نہین بخشا جاتا ہی جب تک کہ
نہ بخشیگا اوسکو وہ شخص کہ جس کی غیبت کی ہی ۔ **ادب گیارہوان بیان**
فضیلت امانت داری کے اور وفا کرنے اوپر عہد کے فرمایا حق تعالیٰ نے
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ آخر آیت تک یعنی وہ جو کہ
جو امانت دار ہین او روعدے پر وفا کرتے ہین اور ساتہہ خوف کے نماز ادا
کرتے اور زکوۃ دیتے ہین اور زنا سے اور سگلے کامون سے بچتے اور نماز کی محافظت
کرتے ہین سو وہ وارث ہین کہ جنت فردوس کو میراث لیجاوینگے اور اوسمین ہمیشہ
رہینگے اور فرمایا حق تعالیٰ نے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا
یعنی جو کچہہ کہ تم وعدہ کروگے سو اوسکو بجا لاؤ او رتحقیق جانو کہ قیامت مین عہد

پوچہے جاوینگے ۔ یعنی جسکو وعدہ کرکے اوسپر عمل نہ کروگے تو قیامت مین اسکے سبب سے پرسش ہوگی یعنی عذاب ہوگا اور فرمایا حق تعالیٰ نے وَاذْکُرْ فِی

الْکِتَابِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا یعنی یاد کرو ای رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ قرآن کے قصہ اسمٰعیل علیہ السلام کا کہ تحقیق تہے سچے وعدے کے اور رسول اور نبی اللہ کے ۔ لکہا ہی کہ کسی سے وعدہ کیا تہا کہ مین اس مکان مین جب تک کہ تو آوے تین دن تک وہ شخص نہ آیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وہین رہے اور سواے چہال درخت کے کچہہ نہ کہایا سو حق تعالیٰ نے اونکے سچے وعدے کو سراہا ہی اور روایت ہی عبداللہ ابن ابی حسماسے کہا کہ خرید کیا مینے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کے مبعوث ہونیکے پہلے اور باقی رہی اونکی کچہہ قیمت سو وعدہ کیا مینے اون سے کہ پہونچا دونگا باقی کو اونکی جگہہ مین یعنی جس جگہہ کہ بیٹہے تہے ۔ سو بہول گیا مین پہر یاد ہوا مجہکو بعد تین دن کے سو گیا مین سو جب بہی آپ بیٹہے تہے اوسی جاے فرمایا البتہ تو نے مشقت ڈالا مجہپر مین یہان تین دن سے منتظر ہون تیرا ۔ ف یعنی اس خوف سے مین تین دن سے بیٹہا رہا کہ وعدہ خلافی مجہہ سے نہو جاوے اور تو آوے اور مجہے نہ پاکر پہر جاوے تو تجہپر محنت پڑے گی ۔ **ادب بارہوان بیان مین** خوش طبعی کرنے کے ۔ روایت ہی کہ عرض کیا بعض اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ یا رسول اللہ آپ

خوش

خوش طبعی کرتے ہین ہم لوگون سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین
نہین کہتا مگر سچ۔ یعنی اگر سچ بات بطریق خوش طبعی کے کہی جاوے تو اوسمین
گناہ نہین ہی اور جاننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش طبعی فرماتے تہے
صحابہ سے بعضی اوقات تاکہ ہیبت نہ کہاوین اور الفت زیادہ پیدا کرین اور بیتہکر
مسائل پوچہین اور سیکہین اور جاننا چاہیئے کہ خوش طبعی جائز ہی بلکہ سنت ہی ساتہہ
دو شرطون کے اول شرط یہ کہ اسمین جہوٹ بات نہو دوم یہ کہ ہمیشہ اوس کی
عادت نہو ان دو کام کی احتیاط اسمین واجب ہی اور روایت ہی انس رضی اللہ
عنہ سے کہ تہا ایک مرد گانون کا رہنے والا نام اوس کا زاہر ابن حرام وہ مرد
ہدیہ بہیجتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گانون کی چیزون سے مانند ساگ
ترکاری اور کہیرے وغیرہ کے پہر سامان بنا دیتے تہے اوسکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب چاہتا کہ شہر سے باہر نکلے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ زاہر گانون کا رہنے والا ہمارا ہی اور ہم شہر کے رہنے والے
اوسکے ہین اور دوست رکہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوروہ بدشکل تہا
پہر تشریف لائے اوسکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اور وہ
بیچ رہا تہا اپنا اسباب سو گود مین لے لئے اوسکو اوسکے پیچہے سے اور نہ دیکہا تہا
وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تب کہا چہوڑ دے مجہکو کون ہی یہ تب آنکہہ پہیر کر
دیکہا تو پہچانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر قصور نکیا ملانے سے پیٹ اپنی سینے سے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
کون خرید تا ہی اس غلام کو۔ یہہ بات سچ تھی کہ سب اللہ کے بندے ہین تب
کہا اوس نے یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ آپ پاوینگے مجھکو ناکارہ تب فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیکن خدا کے نزدیک تو ناکارہ نہین ہی

ادب تیرہوان۔ اس مین یہہ نصیحت ہی کہ آپس مین ایک دوسرے پر فخر
نکرین اور کسی اپنے یا پرائے کیواسطے ناحق پر مدد نہ کرین فرمایا حق تعالی نے
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ
لَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ یعنی سعادت آخرت کی واسطے اونکے ہی کہ
دنیا مین بزرگی اور مرتبہ نچاہین اور فساد نہ کرین اور آخرت واسطے پرہیزگارونکے
ہی اور فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ یعنی تحقیق کہ اللہ تعالی
دشمن رکہتا ہی ہر ایک اترانے والے فخر کرنے والے کو اور فرمایا وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ یعنی بچہا ہات اپنے واسطے مومنون کے یعنی اونکی
تواضع کر اور فرمایا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ
لَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا
الی آخرہ یعنی ای ایماندارو رہو تم مستقیم ساتہہ انصاف کے گواہی دینے والے
سچی واسطے اللہ کے اور اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کے ہوئے یعنی اگر کسی کا حق
تمہارے نفس پر ہو تب بہی صاف بیان کرو یا ماں باپ پر تمہارے اور قرابت

قرابت والونپر تمہارے اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنی غنی سے مت ڈرو اور مفلس پر
گواہی سچی دینے مین رحم مت کرو پس اللہ بہت مہربان ہی اوپر غنی اور فقیر کے یعنی
اگر اللہ جانتا کہ گواہی انکے حق مین بری ہی تو تمکو حکم نفرماتا پس گواہی دینے مین
خواہش اپنے نفس کی مت کرو اور سچی بات کو مت چھپاؤ اور بناوٹ نہ کرو اور انسے
مت ہو پس تحقیق اللہ خبردار ہی اوسپر اور تمکو اوس کی جزا دیگا اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجا میری طرف کہ جھکین اور فخر
نہ کرین کوئی کسی پر اور زیادتی نہ کرے کوئی کسی پر اور فرمایا کہ مجکو حد سے مت
بڑھاو جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کو نصاریٰ نے بڑھایا سومین تو اوس کا بندہ ہون سو
یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوس کا رسول اور فرمایا کہ باز آوین لوگ اپنے مرے
ہوے باپ دادون پر بڑائی کرنے سے پس وہ تو کوئلے تھے دوزخ کے یا
ہونگے زیادہ نکمے نزدیک اللہ کے کیڑون سے جو لڑکاتے ہین گوبر کو اپنی ناک
سے مقرر اللہ نے دور کیا تم سے نخوت کفر کے وقت کی اور باپ دادونپر فخر
کرنا بس آدمی یا تو پرہیزگار ہوگا یا گنہگار بدکردار ہوگا سب آدم کی اولاد ہین سب
مٹی سے پیدا ہوے ہین اور فرمایا کہ نہین ہی ہم سے جو بلاوے لوگون کو بیچ
کرنے کو اور نہین ہی ہم سے جو لڑے بیچ سے اور جو مرے عصبیت پر اور روایت
ہی کہ پوچھا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کس چیز کا نام عصبیت ہی فرمایا
کہ مدد کرے تو اپنی قوم کے ظلم پر۔ ادب چودھوان بیچ احسان کرنے

مانباپ اور اقرباؤن سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ اون لوگون کے ہی جو پرہیزگار ہین
اور جو احسان کرنے والے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ
بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ الیٰ آخرہ یعنی اقرار لئے تھے ہمنے بنی اسرائیل سے کہ بندگی
نہ کرین سوا اللہ کے اور احسان کیا کرین اپنے مان باپ سے اور اقرباؤن سے
اور یتیمون اور [illegible] اور محتاجون سے اور مسافرون سے اور کہا کرین ساتھ
لوگون کے باہین بہلائی کی اور نماز پڑہین اور زکوٰۃ دین - اور روایت ہی کہ
عرض کیا ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کون شخص ہی
زیادہ حقدار [illegible] احسان کرنے کے فرمایا مان ہی پہر مان ہی تیری پہر مان ہی
تیری پہر باپ ہی [illegible] زیادہ قریب ہوگا پہر جو زیادہ قریب ہوگا [illegible] یعنی اول
احسان کرنے [illegible] سزاوار مان ہی پہر مان ہی تیری پہر مان ہی تیری [illegible]
زیادہ سب اقرباؤن سے نزدیک کی قرابت رکہتا ہی بعد اوس سے جو زیادہ دور کی
نزدیک کا ناتا رکہتا ہی اسی طور سے بعد یتیم بعد مسکین اور ہمسایہ اور مسافر اور غریب
اور محتاج یہہ سب [illegible] احسان کرنے کے ہین اور فرمایا جس کو خوش لگے کہ دراز
ہو عمر اوس کی اور کشادہ ہو روزی اوس کی تو نیکی کرے قرابت والون سے اور
فرمایا کہ بنایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پہر جسکہ فارغ ہوا اونکے بنانے سے کہ [illegible]

قرابت اور پکڑلی رحمن کے دونو حقو یکو تب فرمایا یہ مقام ہی فریاد چاہنے والا
قطع برادری سے فرمایا کیا تو راضی نہین ہی کہ مین اوس سے ملون جو تجہ سے ملے
اور اوس سے قطع کرون جو تجہسے قطع کرے تب کہا قرابت نے راضی ہون ای
پروردگار فرمایا خدا نے سو یہ میرا وعدہ ہی اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا
قرابت کا اور فرمایا کہ قرابت نشان ہی خدا کی رحمت کا سو فرمایا حق تعالی نے جو
تجہ سے ملے ملون مین اوس سے اور جو چہوڑے تجہکو چہوڑون مین اوسکو اور فرمایا
کہ حق ادا کرنے والا قرابت کا وہ شخص نہین ہی کہ احسان کے بدلے مین احسان
کرے و لیکن حق ادا کرنے والا قرابت کا وہ شخص ہی کہ جب کاٹا جاوے حق اوسکا
تو جوڑے اپنی طرف سے ف یعنی جب اقربا اوس سے برائی کرین تو وہ اون کی
برائی کو خیال مین نہ لاکر اپنی طرف سے نیکی کیا کرے اور جب ۔۔۔۔۔۔
کر دین تو وہ اپنی طرف سے ملاپ کیا کرے اور فرمایا نہین پہرتی تقدیر کو مگر دعا
اور نہین بڑہاتی عمر کو مگر نیکی کرنا مان باپ سے اور مقرر آدمی بے نصیب ہوتا ہی رزق سے
بسبب گناہ کے جو حاصل کیا ہی ۔ اور فرمایا نہین اترتی ہی رحمت اللہ کی اوس
قوم پر کہ جنہین کاٹنے والا قرابت کا ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
شخص کہ صبح کرتا ہی خدا کا تابعدار ہو کر ماں باپ کے حق مین اوس حال مین کہ ثابت
ہوتے ہین اوس کے لئے دو دروازے کہولے ہوے بہشت کے پہر اگر ہو ایک
تو ایک ہی ہی اور جس نے صبح کیا جس حال مین کہ نافرمان ہی اللہ کا ماں باپ کے حق میں

ثابت ہوتے ہین اوس کے لئے دو دروازے کھولے ہوے دوزخ کے اور اگر
ایک ہی ہی تو ایک ہی ہی تب عرض کیا ایک شخص نے اگر ظلم کئے ہون ماںباپ اوسپر
فرمایا اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر اور اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر اور اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہی کوئی لڑکا احسان کرنے والا
جو دیکھتا ہی ماںباپ کی طرف رحمت کی نظر سے مگر لکھوا تا ہی اللہ بدلے ہر نظر کے حج
مقبول عرض کیا صحابہؓ نے اگرچہ نگاہ کرے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا
اور پاک ہی۔ **ادب پندرہوان** بیچ صفت شفقت اور رحمت کرنے کے
اوپر خلق اللہ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ
اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی تحقیق یہہ بات ہی کہ ایمان دار لوگ
بہائی ہین آپسمین ایکدوسرے کے پہر اصلاح کرو درمیان مین اپنے بہائیون کے
اور ڈرو حق تعالیٰ سے کہ تمپر رحمت کرے اور فرمایا وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ
وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ الی آخر وَاللّٰہُ یُحِبُّ
الْمُحْسِنِیْنَ یعنی جلدی کرو طرف اوس عمل کے کہ بخشا وے تمکو تمہارے پروردگار سے
اور پہونچا وے تمہین جنّت کو کہ چوڑائی اوس کی مانند چوڑائی آسمان اور زمین کے ہی
تیار ہوئی ہی واسطے بچنے والونکے شرک سے اور گناہون سے جو لوگ کہ خرچ کرتے
ہین بیچ آسانی کے اور بیچ سختی کے اور بند کرنے والے غصّہ کو باوجود قدرت کے
اور معاف کرنے والے لوگون سے اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو

اور جاننا چاہیئے کہ احسان وہ ہی کہ نیکی کرے بدلے مین برائی کے یعنی جسنے کہ بدی
کیا ہووے اوسکے ساتھ نیکی کرے اور اوسکی بدی کو معاف کردے اور فرمایا

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

یعنی چاہیئے کہ معاف کرو اور درگذر کرو قصور سے لوگون کے کیا تم دوست نہین رکہتے ہو
کہ خدا معاف کرے تمکو یعنی تمہارے سب گناہ بخش دے۔ یعنی جب کہ تم لوگون کے
قصور معاف کروگے تو اللہ ہی تمہارے گناہ معاف کریگا اور اللہ بخشنے والا اور رحم
کرنیوالا ہی اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ رحم کرے گا
خدا اوس پر جو لوگون پہ رحم نہین کرتا ہی اور فرمایا جس نے نکالا میرے کسی ایک
امتی کی حاجت چاہتا ہو کہ خوش کرے اوسکو اوس کام سے تو اوس نے خوش کیا
مجھے اور جسنے خوش کیا مجھے تو اوس نے خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو
تو داخل کرے گا اللہ تعالی اوس کو بہشت مین اور فرمایا نہین ہی کوئی مرد مسلمان
جو مدد نہ کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ لیجاے حرمت اور آبرو اوسکی مگر مدد
نہین کریگا اللہ تعالی اوس کی جہان دوست رکہے گا خدا کی مدد کو اور نہین ہی کوئی
مرد مسلمان جو مدد کرے مسلمان کی جہان گہٹائی جاوے حرمت اور آبرو اوس کی
مگر مدد کرتا ہی اللہ اوسکی جہان دوست رکہتا ہی خدا کی مدد کو اور فرمایا وہ مومن نہین
قسم خدا کی وہ مومن نہین قسم خدا کی وہ مومن نہین قسم خدا کی پوچھا لوگون نے
کون ہی وہ یا رسول اللہ تب فرمایا جس کے ہمسایے کے لوگ اوسکی تکلیف سے

بلکہ نہین ہین اور فرمایا جو کوشش کرے بیوہ اور محتاج پر برابر ہی اوسکے جو لڑے خدا کی
راہ مین اور گمان کرتا ہون مین اوسکو جیسا نماز پڑہنے والا جو نہ تھکے اور روزہ رکہنے والا
جو کبھی افطار نہ کرے اور فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا اوس کا ہو یا اوسکے غیر کا
بہشت مین ایسے ہین اور اشارہ فرمایا کلمے کی اونگلی کا اور کشادہ کیا درمیان انکے
تہوڑا ادب سولہوان صفت مین دوستی کرنے واسطے اللہ کے اور واسطے
رضامندی اوسکے فرمایا حق تعالی نے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ یعنی
جو لوگ ایماندار ہین سب سے زیادہ دوستی رکہتے ہین واسطے اللہ تعالی کے یعنی اپنی
جان اور مال اور عزت اور آبرو اور دو جہان کی جتنی نعمتین ہین مانند بہشت اور حور
اور قصور اور حیات ابدی وغیرہ ان سب سے دل کو کنارے کئے ہوے سوائے اللہ کے
کوئی چیز کے طلبگار نہین رہتے جیتے ہین تو اللہ کی معرفت اور قربیت کے کمانیکے
واسطے جیتے ہین اور مرتے ہین تو اللہ کی ہی آرزو مین مرتے ہین اور فرمایا اللہ
تعالی نے يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ یعنی دوست رکہتا ہون مین اون کو
اور وہ دوست رکہتے ہین مجہے۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے کہ فرماویگا اللہ تعالی قیامت کے دن کہ کہان ہین آپسمین محبت کرنیوالے
میری بزرگی کے واسطے آج جگہہ دونگا اون کو اپنے سائے مین ایسا دن جو
نہین ہی سایہ سوائے میرے سائے کے اور روایت ہی کہ ایک مرد نے قصد ملاقات
کا کیا اپنے بہائی کا جو دوسری بستی مین تہا سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ

بٹھلایا

بھلایا کہا فرشتے نے تو کہان جاتا ہی کہا اپنے بہائی کی ملاقات کو جو اس بستی بیچ
ہی کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جو بڑہایا چاہتا ہی کہا نہین صرف محبت کہتا ہون
اوس سے خدا کے واسطے کہا مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تیرے پاس پیغام لیکر
کہ خدا نے تجھکو دوست بنایا جیسا کہ دوست بنایا تو نے اوسکو خدا کے واسطے
اور روایت ہی کہ پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ قیامت کب ہی فرمایا آپنے کیا
تو معقل ہی تو کیا تیار کیا ہی قیامت کے لئے عرض کیا اوس نے تیار کچھہ نہ کیا
لاکن مین دوست رکھتا ہون خدا کو اور خدا کے رسول کو تب فرمایا آپنے کہ تو
اوس کے ساتھہ ہی جسکو دوست رکھتا ہی اور فرمایا کہ مرد ساتھہ اوسکے ہی جسکو
دوست رکھتا ہی۔ ادب سترہوان صفات مین صلہ رحم اور عیب پوشی اور
ملاقات رکہنے کے فرمایا حق تعالی نے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ آخر آیت تک اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حلال نہین ہی کسی مرد کو کہ ملاقات چھوڑ دے اپنے
بہائی مسلمان کی تین رات سے زیادہ کہ کنارہ کرے ایک دوسرے سے اور
بہتر انمین وہ ہی جو پہلے سلام کرے اور فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سے کہ بدگمانی بہت
جہوٹی بات ہی اور نہ تلاش کرو اخبار کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ غیبت کرو اور آپسمین
حسد اور عداوت نکرو اور آپسمین پیٹھہ کرکے نہ بیٹھو اور بہائی بنجاؤ آپسمین اے بندو
خدا کے اور آپسمین دنیا کی رغبت نہ کرو اور فرمایا کہ دروازے بہشت کے کہلتے ہین

اور گناہ معاف ہوتے ہین مومنون کے مگر جس نے شریک لایا ہو یا جسنے اپنے بھائی
مسلمان سے عداوت رکہا ہو سو اوسکو اس نعمت سے خارج رکہتے ہین یہانتک
کہ ملے اوس سے اور فرمایا کہ تبلاؤن تمکو ایسا کام جو بہتر ہی نماز اور روزے اور
صدقے سے عرض کیا لوگون نے تبلائیے فرمایا کہ وہ دو شخص کو ملا دینا ہی اور دو کو
لڑا دینا بہت برا کام ہی جڑ کاٹنے والا ہی اور فرمایا جو ضرر پہونچاوے کسیکو ضرر پہونچاوے
اوسکو خدا اوسی سے ۔ **ادب اٹھارہوان** بیچ تامل کرنیکے کامون مین اور
پرہیز کرنیکے جلدی سے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاٹا نہین
جاتا ایماندار ایک سوراخ سے دوبار ۔ ف یعنی بار بار کسی سے دغا نہین پاتا
اور فرمایا کہ تامل کرنا مرضی خدا کی ہی اور جلد بازی کرنا مراد شیطان کی ہی اور فرمایا
کہ راہ نیک اور رویہ نیک اور میانہ روی ایک جز ہی چھبیس جز سے پیغمبری کے
ادب اونیسوان بیچ نرمی اور حیا اور نیک خلقی کے فرمایا حقتعالی نے بیچ
سورہ لقمان حکیم کے کہ کہا اوس نے بیٹے کو اپنے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا الی آخر اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ
یعنی مت پہیر منہہ کو اپنے لوگونسے اور مت چل زمین مین اتراتا ہو تحقیق کہ اللہ تعالی
دوست نہین رکھتا ہی تمام اترانیوالے فخر کرنیوالون کو اور آہستہ کر چال کو اور
نرم کر آواز کو تحقیق کہ سخت بد آواز آواز گدہے کا ہی اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سے زیادہ پیارا میرے پاس وہ شخص ہی جو اچھا ہو

تم سے اخلاق نیک مین اور فرمایا کہ حیا ایمان سے اور ایمان جنت سے ہی اور بدزبانی
بدی سے ہی اور بدی والا آگ مین ہی اور فرمایا بہت پیاری چیز جو ایماندار کے واسطے
قیامت مین تول مین کہی جاوے گی سو اچہی خصلت ہی اور مقرر اللہ دشمن رکہتا ہی بیہودہ گالیان
بکنے والے کو اور فرمایا ایماندار پاتا ہی اچہی خصلت کے سبب سے مرتبہ تہجد گزار
اور روزے دار کا اور فرمایا مسلمان وہی ہی جو ملتا ہی لوگون سے اور صبر کرتا ہی
اونکی اذیت پر اور فرمایا بہت اچہا تم مین وہی ہی جس کی بڑی عمر اور نیک
خصلتین ہون اور فرمایا نہین کوئی بندہ کہ ظلم ہوا ہو اوسپر اور درگذر کیا واسطے
رضامندی اللہ کے مگر کہ فتح دیتا ہی اللہ اوس کو اور نہین کوئی بندہ کہ وا کرے ہمیشہ
کرتا ہی واسطے نیکی کے مگر زیادہ کرتا ہی اللہ برکت کو اور نہین کوئی بندہ دروازہ
سوال کا کہولا واسطے زیادہ کرنے مال کے مگر کرتا ہی اللہ بسبب سوال کے
کمی مال کی **ادب بیسوان** بیچ ترک کرنے غصہ کے اور تکبر کے جاننا چاہئے
کہ قرآن مجید مین حقتعالی نے بیچ ترک کرنے تکبر کے اور غصے کے بہت آیات فرمایا
ہی اور شیطان اور فرعون اور بہت خلایق اسی دو خصلتون کے سبب سے دونو جہان کے
عذاب مین گرفتار ہوے اور اب بہی ہوتے ہین سو عیان ہی روایت ہی کہ عرض کیا
ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچہہ نصیحت کیجئے مجہکو تب
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ غصہ نکر پہر کتنی مرتبہ کہا اوسنے اسی بات کو
تو بہی فرمایا کہ غصہ نکر اور فرمایا کہ وہ نہین ہی پہلوان جو لوگون کو پچہاڑے پہلوان

وہی ہی جو اپنی جان پر اختیار رکہے وقت غصے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ بتلاؤن تم کو بہشتی لوگ وہ ہی جو غریب ہین لوگون کی نظرون مین
حقیر ہین اگر وہ قسم کہاے میٹھے خدا پر تو اوسکو سچا کر دیوے اور مین بتلاؤن تم کو
دوزخی لوگ وہ ہین جو بدخو ہین حرام خور گھمنڈ والے اور فرمایا نہ داخل ہوگا آگ مین
کوئی جس کے دل مین برابر دانے رائی کے بہی ایمان ہوگا اور نہ داخل ہوگا
بہشت مین کوئی جس کے دل مین برابر دانے رائی کے بہی تکبر ہوگا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا حقتعالی نے کہ کبریائی چادر میری اور عظمت
ازار میری ہی سو جو کوئی شریک بنانا چاہے میرا ایک مین ان دونون سے تو داخل
کرونگا اوس کو دوزخ مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ برا ہی
وہ بندہ جو خیال کرے اپنے کو اچہا اور گھمند کرے اور بہول جاوے بزرگ اور
بلند مرتبے والے کو۔ف یعنی اللہ کو۔ اور برا ہی وہ بندہ جو تکبر کیا اور حد سے گذر گیا
اور بہول گیا متکبر حقیقی کو جو زیادہ بلند ہی اور برا ہی وہ بندہ جو بہولا اور غافل ہوا
اور بہول گیا قبرونکو اور پرانے ہونے کو اور برا ہی وہ بندہ جو تکبر اور سرکشی کرے اور بہول
جاوے ابتدائے حال کو اور انتہی کو۔ف یعنی مٹی سے بنا ہی اور پہر مٹی ہوگا
برا ہی وہ بندہ جو فریب دیوے دنیا کو بدلے دین کے برا ہی وہ بندہ جو فریب
دیوے دین کو شبہون مین برا ہی وہ بندہ جس کو طمع کہینچتی ہی برا ہی وہ بندہ جسکو
نفس کی خواہش بہکاتی ہی برا ہی وہ بندہ جسکو دنیا کی رغبت خوار کرتی ہی اور

حدیث مین ہی کہ کہا موسیٰ نے ای رب کون ہی بندون سے تیرے زیادہ عزیز نزدیک تیرے فرمایا وہ ہی کہ جب قدرت پاوے تو بخش دے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی نگاہ رکھے زبان کو اپنی تو چھپاتا ہی خدا اوسکے عیب کو اور جو باز رکھے اپنے غصے کو تو ٹلا دیگا اوس سے خدا عذاب کو قیامت کے دن اور جو کوئی عذر خواہی کرے گا اللہ سے تو قبول کریگا اللہ اسکے عذر کو

ادب اکیسوان بیچ منع ظلم کرنیکے فرمایا حق تعالی نے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنی لعنت ہی اللہ کی اوپر ظلم کرنیوالون کے اور ظاہر ہی کہ قرآن مجید مین بہت آیات ہین کہ حق تعالی ظلم سے پرہیز کرنے کی تاکید فرمایا ہی اور بہت آیات ہین کہ ظالمون نے جو ظلم کیا اور اوس کا بدلا دنیا مین ہی پایا سو بیان فرمایا اور بہت آیتین ہین کہ ظالمونپر جو عذاب قبر مین اور حشر مین مقرر فرمایا ہی سو بیان فرمایا ہی اور اپنا نام مبارک منتقم اور عادل فرمایا ہی اور دین کے دو رکن ہین ایمان اور نیک عمل اور بیدینی کے دو رکن ہین شرک اور ظلم سو اس سے زیادہ بری کوئی صفت نہین ہی جیسا کہ قرآن مجید سے اور حدیث شریف سے ظاہر ہی فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بچو تم مظلوم کی بد دعا سے کیونکہ وہ مانگتا ہی خدا سے حق اپنا اور خدا منع نہین کرتا کسی حق والے کو اوس حق سے اور فرمایا کہ حق تعالی ظالم کو فرصت دیتا ہی یہانتک کہ جب پکڑتا ہی اوسکو تو نہین چھوڑتا ہی پھر پڑھی آپنے یہہ آیت وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى

وَهِيَ ظَالِمَةٌ پوری آیت تک اور فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ مفلس کون ہی اصحاب رضی
عرض کیا کہ مفلس ہم مین وہ ہی کہ جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ اسباب فرمایا مفلس
میری امت مین وہ ہی جو آوے قیامت کے دن نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر حالانکہ
اسنے کسی کو گالی دیا اور کسیکو عیب لگایا اور کسیکا مال کہایا اور کسی کا خون بہایا
اور کسی کو مار اسو دلایا جائیگا مظلوم کو اوسکی نیکیون سے اور دوسرے کو اوسکی
نیکیون سے پہر اگر تمام ہون اسکی نیکیان پہلے فیصلہ کرنیکے تو لئے جاوینگے
گناہ اون مظلومون کے پہر ڈالے جاوینگے اوس ظالم پر پہر ڈالا جائیگا اگ مین
اور فرمایا کہ دلوائے جاوینگے حق حقدارون کے قیامت کے دن یہانتک کہ
بدلا لیا جاوے گا مینڈی کا سینگدار بکری سے اور فرمایا کہ نہو تم مردہر جائی
کہ بولو اگر کرین لوگ ہم سے نیکی تو کرینگے ہم اون سے نیکی اور اگر کرین لوگ ہم پر ظلم تو
کرینگے ہم اون پر ظلم لیکن قرار دو اپنے دلون کو اس بات پر کہ اگر کرین لوگ نیکی
تو تم نیکی کرو اور اگر کرین بدی تو تم ظلم نہ کرو اور فرمایا کہ جو چلا ظالم کے ساتھ کہ
مدد کرے حالانکہ جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی سو تحقیق کہ نکل آیا اسلام سے روایات
ہین یہہ تمام احادیث کتاب مشکوۃ شریف وغیرہ معتبر کتابون مین۔ ادب

بائیسوان بیچ حکم کرنے اوپر کام بہلائی کے اور منع کرنے کام برائی سے

فرمایا حقتعالی نے يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي
الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ یعنی جو حکم کرتے ہین لوگون کو اوپر نیکی کے

کاہونکا

کاموں کے اور منع کرتے ہین برائی کے کاموں سے اور کوشش کرتے ہین
بیچ نیکیوں کے سو وہ ہین پاکیزہ لوگوں سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو تم لوگون مین سے دیکھے خلاف شرع کوئی کام کو تو چاہیئے کہ بگاڑ دے اوسکو
اپنے ہاتھون سے پہر اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے پہر اگر طاقت نہ رکھتا ہو
تو دل مین اپنے انکار کرے اور یہہ بہت سست ایمان ہے ف یعنی فقط دل مین
انکار کرکے خاموش رہنا اور ہاتھ سے یا زبان سے منع نہ کرنا سست ایمان والیکا
کام ہے اور بہتر یہہ ہے کہ ہاتھ سے یا زبان سے منع کرنا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی
کہ جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ البتہ بتلاؤ تم بھلی بات کو اور منع کرو برے
کاموں سے یا نزدیک ہے کہ بھیجے خدا تمپر عذاب اپنے پاس سے پہر البتہ پکارو گے
تم اوسکو سو نہ سنیگا تمہاری بات کو۔

فصل دوسری بیان مین اخلاق دوستان خدا کے اور محبوبان حضرت رسول خدا
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس فصل مین سات ہدایت ہین
ہدایت پہلی بیچ صفت ترک کرنے محبت دنیا کے اور طلب کرنے قرب اور
رضامندی حق تعالی کے فرمایا حق تعالی نے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا
مَتَاعُ الْغُرُوْرِ یعنی نہین ہے حیات دنیا کی مگر مایہ فریب کا۔ ف یعنی دنیا کی
خواہشین ایسا فریب دیتی ہین کہ خدا کو بہلا کر دوزخی بنا دیتی ہین اور فرمایا إِنَّمَا
أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ أَجْرٌ عَظِيْمٌ یعنی سوا

اس بات کے نہین ہی تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری دشمن ہین ف یعنی خدا سے
دور کراتی ہین اور تحقیق نزدیک اللہ کے بہت بڑا اجر ہی اور فرمایا یَآ اَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ
یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی ای مومنو نہ غافل کرین تمکو مال تمہارے اور نہ
اولاد تمہاری یاد کرنے سے اللہ کے اور جو کوئی کرے یہہ کام یعنی مال اور
اولاد مین مشغول ہو کر خدا کی یاد بہول جاوے پس وہ لوگ نقصان پانیوالے ہین
اور فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلَا تُظْلَمُوْنَ
فَتِیْلًا یعنی کہوای رسول اللہ کے کہ دنیا کی دولت تہوڑی ہی اور آخرت بہتر
ہی اوسکو جو پرہیزگار ہی اور تم ظلم نہ پاؤگے ذرا بہی ف یعنی تمہاری نیکیون کا بدلا ذرا بہی کم نہ ملیگا
فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی خدا کی نہین ہی دنیا
مقابلے مین آخرت کے مگر مانند اوسکے جو ڈالتا ہی کوئی تمہارا انگلی اپنی دریا مین
سو چاہیئے کہ دیکہے کہ کسقدر لے آتی ہی دریا سے۔ یعنی جس قدر کہ دریا کا پانی
انگلی کو لگتا ہی سو تمام نعمتین دنیا کی نسبت مین آخرت کے اسی قدر ہین اور دعا
کی کہ یا الٰہی محمد کی اہلبیت کو روزی بقدر زیست کے دے۔ ف یعنی زیادہ مت دے
اور فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہی ای آدمی فارغ ہو میری عبادت کے لئے بہر دونگا
تیرے دل کو توانگری سے اور بند کرونگا تیری محتاجی کو اگر نہ کریگا تو ایسا
تو بہر دونگا تیرے ہاتہہ شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجی تیری اور فرمایا کہ دنیا

ملعون ہی اور جو کچھ کہ اسمین ہی ملعون ہی مگر ذکر اللہ کا اور جو چیز کہ دوست رکہتا ہی اوس

اللہ اور علم سیکہنے والا اور علم سکہانیوالا اور فرمایا کہ اگر دنیا خدا کے پاس مچھر کے پر کے

برابر قیمت رکہتی تو خدا کسی کافر کو نہ دیتا اور فرمایا کہ آدمی کا حق اسکے سوائے نہین

ہی کہ گہر ایسا کہ گذران کر سکے اور کپڑا کہ شرمگاہ کو ڈہانپ سکے اور ٹکڑا خشک روٹی

کا بغیر سالن کے اور پانی ف یعنی تہوڑے پر قناعت کرکے آخرت کو کمانا اور

فرمایا کہ دنیا گہر ایسے آدمی کا ہی کہ جس کو گہر نہین ہی اور مال ایسے کا ہی کہ جس کو

مال نہین ہی اور اوسکو وہی جمع کرتا ہی کہ جسکو عقل نہووے اور فرمایا کہ جس کو

اللہ ہدایت کرتا ہی تو کہول دیتا ہی اوس کا سینہ حکم برداری کو اور جب کہ نور

داخل ہوتا ہی سینے مین تو کہول دیتا ہی اوس کو تب عرض کیا لوگون نے کیا ہی

اوسکی نشانی یا رسول اللہ فرمایا دور رہنا دنیا سے اور متوجہ ہونا آخرت کی

طرف اور تیاری کرنا موت کی قبل مرنے کے ۔ **ہدایت دوسری** بیان مین

فضایل فقر کے اور فقیرون کے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الفقر

فخری یعنی فقیری فخر میرا ہی اور فرمایا کہ ای اللہ زندہ رکہ مجھکو مسکین اور مار مجھکو

مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے ساتھ پوچھا عایشہ نے کیون ایسا فرماتے ہین

یا رسول اللہ فرمایا کہ وی داخل ہونگے بہشت مین پہلے دولتمندونکے چالیس برس

ای عایشہ مت پہیر مسکینونکو اگرچہ دو ٹکڑا خرمے کا ہو ای عایشہ دوست رکہہ مسکینونکو

اور نزدیک کر اونکو کہ اللہ تعالی نزدیک کریگا تجہے روز قیامت کے اور فرمایا

نہ رشک کر کسی بدکار کی نعمت کو دیکھکر کیونکہ تو نہین جانتا کہ بعد موت کے خدا اوسکو
کیا کیا عذاب کریگا جہان موت نہین ہی اور فرمایا کہ جب دوست رکہتا ہی اللہ کسی
بندیکو تو باز رکہتا ہی اوس سے دنیا کو جیسا کہ کوئی تمہارا پرہیز کراتا ہی بیمار کو کہانے
پانی سے اور فرمایا کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازے پر سو اکثر لوگ اوسکے داخل
ہونیوالے محتاج تہے اور عیش والے روکے گئے ہین لیکن دوزخ والون کو
دوزخ کی طرف جانیکا حکم ہوا اور کہڑا ہوا مین دوزخ کے دروازے پر
تو اوسکی داخل ہونیوالی عورتین تہین اور فرمایا کہ داخل ہونگے محتاج لوگ
بہشت مین پہلے بڑے آدمیون کے پانسو برس جو آدہا دن ہی یعنی قیامت کا دن
ہدایت تیسری بیان مین دور کرنے طول امل کے اور حرص کے روایتون مین
آیا ہی کہ لکیر کہینچی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لکیر چوکونی اور کہینچی ایک
لکیر ایسی اوسکے اندر جو باہر نکل گئی مربع سے اور کہینچین لکیرین چہوٹی اوسکی جانب سے
جو درمیان ہی پہر فرمایا کہ یہہ آدمی ہی اور یہہ اوسکی موت ہی جو گہیرے ہی اوسکو
اور یہہ جو باہر نکلی ہی سو امید ہی اوسکی اور یہہ چہوٹی لکیرین آفات ہین سو اگر یہہ
آفت چوکی تو کاٹا اوسکو اس آفت نے اور اگر وہ چوکی تو کاٹا اوسکو اسنے فقط
خط اسطرح ہی

آفات								
آدمی								

امید — موت

حضرت نے اس حدیث مین آدمی کی حرص کا
بیان فرمایا کہ باوجودیکہ موت تو چہارون
طرف سے گہیرے ہی اور ہزارون آفتین درپیش ہین کہ اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری

بلا می

بلا سے نہین بچتا پھر بہی ترک دنیا نہین کرتا اور قناعت نہین کرتا اور زندگی غنیمت جانکر جیتے جی آخرت کی درستی نہین کرتا ہی اور فرمایا کہ رہ تو دنیا مین جیسا کہ مسافر یا گذرنیوالا راہ کا اور شمار کر اپنے کو قبر والون سے۔ اور روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حاجت وضو کی ہوتی تو پہلے تیمم کرتے مٹی سے تب عرض کرتے لوگ کہ یا رسول اللہ پانی آپ سے نزدیک ہی تو فرماتے کیا جانون مین شاید نہ پہنچون پانی تک ف یعنی پانی سے وضو کرنے تک موت مہلت نہ دے تو بیوضو نہ رہ جاون اور فرمایا کہ اگر آدمی کے پاس دو جنگل بہر کر مال ہو تو البتہ تلاش کرتا ہی تیسرے جنگل کو اور نہین بھرتا پیٹ آدمی کا سوائے خاک کے ف یعنی قبر کی خاک سے اور رحمت سے متوجہ ہوتا ہی بندا اوسی پر جو حرص سے توبہ کرے اور فرمایا بوڑھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس مین دو خصلتین حرص مال پر اور عمر پر اور فرمایا نہین چھوڑی خدا نے جاے عذر کی اوس مرد کو کہ مہلت دیا اوس کو موت مین یہانتک کہ پہونچایا اوس کو ساٹھہ برس کو اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اونہون نے گذرے ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حال آنکہ مین اور مان میری کہگل کر رہے تھے کسی چیز کو سو پوچھا کیا ہی یہ اے عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہی کہ اصلاح کرتا ہون مین اوس کی فرمایا کام بہت جلد ہی اس سے۔ ف یعنی موت جلد آنیوالی ہی پھر دو سا حیات کا مت کر

ہدایت چوتھی بیان مین اچھا جاننے مال کے اور عمر کے واسطے بندگی اور رضامندی خدا کی حاصل کرنیکے

فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

واله وسلم نے کہ بیشک اللہ دوست رکھتا ہی بندے پرہیزگار مالدار چھپے ہوئے کو
اور روایت ہی کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کون آدمی
بہتر ہی فرمایا کہ جس کی عمر بڑی ہو اور اچھا ہو عمل اوسکا تب کہا اوس مرد نے پھر کون آدمی
بُرا ہی فرمایا جسکی بڑی عمر ہو اور بُرا ہو عمل اوس کا اور فرمایا دانا وہی ہی جو تابع کرے
اپنے نفس کو اور عمل کرے واسطے ثواب کے جو بعد مرنیکے پاوے اور نادان وہ
جو تابع کرے اپنے نفس کو اوس کی خواہش پر اور آرزو رکھے خدا پر اور فرمایا کہ تین
کام ہین کہ مین قسم کہاتا ہون اونپر اور سناتا ہون مین ایک حدیث سو یاد رکھو اوسکو
کہ نہین گھٹتا ہی مال کسی بندے کا خیرات کرنے سے اور نہ ستایا گیا کوئی بندہ کسی
طرح کے ظلم سے کہ صبر کیا اوسپر مگر زیادہ کرتا ہی اسکو اللہ بسبب اوس ظلم کے عزت
اور نہ کھولا کوئی بندہ دروازہ سوال کا مگر کھولتا ہی اللہ اوسپر دروازہ محتاجی کا ولیکن
جس بات سے کہ خبر دیتا ہون مین سو یاد رکھو اوسکو دنیا چار شخص کی ہی اول وہ
بندہ کہ دیا اوسکو خدا نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہی اسمین رب کو اپنے و سلوک کرتا قرابت
اپنے علم پر اور عمل کرتا ہی اللہ کے لئے اسمین حق پر اسکے یہہ افضل ہی اور ایک وہ
بندہ کہ دیا اوس کو اللہ نے علم اور نہ دیا اوس کو مال سو نیت اوسکی سچی ہی کہتا ہی
اگر یہہ ملتا مجکو مال تو کرتا مین کام فلانے کی طرح سو اجر اون دونونکا برابر ہی اور
تیسرا وہ بندہ کہ دیا اوسکو خدا نے مال اور نہ دیا اوس کو علم سو وہ ہاتھ پانون مارتا ہی
مال مین اپنی بےعلمی سے نہین ڈرتا ہی اوس مین رب سے اپنے اور نہ صلہ رحم کرتا ہی

وس مین او . نہ عمل کرتا ہی اسمین حق پر اسکے سو وہ بدترمرتبون مین ہی اور وہ بندہ

کہ نہ دیا اللہ نے اسکو اللہ مال اور نہ علم سو وہ بولتا ہی اگر ملتا مجھکو مال تو کرتا مین اسمین

عمل فلانے کی طرح سو یہی ہی نیت اوسکی اور گناہ ان دونون کا برابر ہی —

ہدایت پانچوین بیان مین فضایل صفت صبر اور توکل کرنے کے فرمایا

حقتعالی نے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۵ یعنی

ملے گا صبر کرنیوالون کو اجر اونکا بن گنتی کے یعنی بحساب اور فرمایا وَاللّٰهُ

مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۵ یعنی خدا تعالی صبر کرنیوالون کے ساتھ ہی اور فرمایا

اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

یعنی صبر کرنیوالون پر صلوٰۃ ہی طرف سے پروردگار اونکے اور رحمت ہی اور

وہی پایستہ ہدایت کا پائے ہوے ہین اور فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً

یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا یعنی بنائے تھے ہم نے بنی اسرائیل سے پیشوا

کہ ہدایت کیا کرتے ساتھ حکم ہمارے کے واسطے اوس کے کہ صبر کیا تھا اور جاننا

چاہیئے کہ توبہ اور عبادت کرنا بغیر صبر کے نہین ہوتا اور گناہ سے بچنا اور نیکی

کمانا بھی بغیر صبر کے نہین ہوتا اور حقتعالی نے ستر جگہ سے زیادہ بزرگیان صبر کی

قرآن شریف مین فرمائین اور جو کچھ کہ بڑے مرتبے ہین صبر کرنے پر موقوف

رکھا ہی چنانچہ قرآن شریف مین ظاہر ہین اور توکل کرنے کی بزرگیان بھی

صبر کے برابر ہین قرآن شریف مین اوسکی بزرگون کی آیات ہین چنانچہ

چنانچہ حقتعالی نے تمام بندونپر توکل کرنیکا حکم فرمایاہی اور توکل ایمان کی شرط مومنین سے ہی یعنی بغیر توکل کرنے کے ایمان درست اور مضبوط نہین ہوتاہی جیساکہ حقتعالی نے فرمایاہی وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی اوپر اللہ تعالی کے توکل کرو اگر ہو تم ایمان لائے ہوئے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ یعنی اللہ تعالی دوست رکھتاہی توکل کرنے والون کو اور فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ آخر آیت تک یعنی جو کوئی کہ توکل کرے اوپر اللہ کے پس حق تعالی بس ہی اوس کا کام بنانے کو اللہ بناتاہی اوس کے کام کو تحقیق کہ اللہ تعالی نے بنایاہی واسطے ہر ایک چیز کے اندازہ یعنی تمام چیزین اوسکے اختیار مین ہین اور فرمایا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا یعنی تمام آسمان اور زمین اللہ کے ہی ہین اور بس ہی ساتھ اللہ کے توکل کرنا یعنی جسنے توکل کیا اللہ اوسکا کام آپ بناویگا کسی دوسرے کی حاجت نہ ڈالیگا اور روایات مین مشکوۃ شریف وغیرہ مین کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے جو لوگ نہ جہاڑ پہونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر بہروسا کرو تم اللہ پر جیساکہ چاہیئے بہروسا کرنا تو البتہ روزی دے تمکو جیساکہ روزی دیتاہی پرندونکو صبح کو نکلتے ہین بہوکے خالی پیٹ اور لوٹتے ہین شام کو آسودہ پیٹ بہرکر اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہا مین پیچھے

نبی کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن سو فرمانے لگے آنحضرت ای لڑکے ذکر
کر اللہ کا تو اللہ یاد کرے تجھکو اور ذکر کر اللہ کا یہانتک کہ پاوے تو اوس کو اپنے
روبرو اور جب کچھ مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو تو اللہ
ہی سے چاہ اور یقین کر کہ بیشک سارے لوگ اگر جمع ہون اس لئے کہ نفع
پہونچاوین تجھکو کچھ بہی تو نفع پہونچا سکین گے مگر وہی چیز ہوگی جو لکھہ دیا ہی اللہ نے
تیرے واسطے اور اگر سارے لوگ اکٹھے ہوجاوین گے اس بات پر کہ نقصان
پہونچاوین تجھے کچھ بہی تو نہ پہونچا سکین گے مگر وہی چیز کہ اللہ نے لکھہ دیا ہی
تجھہ پر اوٹھا یا گیا قلم اور سوکھہ گیا کاغذ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نیکبختی آدمی کی راضی رہنے مین اوس کے ہی اللہ کے فضل پر اور بدبختی اوس کی
چہوڑنے مین اوس کے ہی طلب خیر کے خدا سے اور بدبختی آدمی کی برا سمجہنے مین
ہی اوسکے جس کو اللہ نے اوس کے لئے تقدیر کیا اور فرمایا مقرر مین جانتا ہون
ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو بس کرتی ہی اون کو وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ
یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا آیت کے آخر تک یعنی جو ڈرتا ہی اللہ سے سو اللہ کردیتا ہی اوسکا
گذارا اور روزی دے اوسکو جہان سے اوسکو خیال نہو اور جو کوئی توکل کرے
اللہ پر اللہ بس ہی واسطے اوس کے تحقیق اللہ پہونچتا ہی کام کو واسطے تحقیق بنایا
اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ اور فرمایا کہ مقرر دل آدمی کا ہر جنگل مین پریشان
ہی پہر جو کہ تابع کرے دلکو اپنے تمام پریشانیون مین نہین پروا رکہتا ہی اللہ

ایسی جنگل مین ہلاک کرے اوسکو اور جو کہ بہروسا کرے اللہ پر تو کفایت کرتا ہی تم
اوسکو پریشانیون سے اور روایت ہی کہ ایک مرد گیا اپنی عیال پاس پہر جب دیکہا
اونکی محتاجی کو چلا گیا جنگل مین پہر کہڑی ہوئی اوسکی عورت طرف چکی کے اور رکہی
اوسکو رو بروا پنے اور کہڑی ہوئی طرف تنور کے پہر سلگا یا اوسے پہر کہنے لگی
ای پروردگار روزی دے ہمکو پہر دیکہتی ہی کہ یکا یک برتن پر ہو گیا اور تنور
پر ہو گیا روٹی سے پہر آیا شوہر کہا کیا پا یا تمنے بعد میرے کچہہ کہی عورت ہان
رب سے ہماری پائی پہر کہڑا ہوا چکی کے پاس پہر ذکر کیا اوسکا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سنتے رہو
مقرر حال یہہ ہی کہ اگر او ٹہائی ہوتی چکی تو ہمیشہ گہومتی قیامت کے دن تک اور فرمایا
کہ مقرر روزی تلاش کرتی ہی بندے کو جیسا کہ تلاش کرتی ہی اوسکو موت اوسکی
ہدایت چہٹی فضائل مین دور کرنے ریا اور سمعہ کے فرمایا حق تعالی نے
فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یعنی
جو کوئی کہ امید رکہتا ہی اپنے پروردگار کے دیدار کی کہو اوسکو کہ نیک عمل کرے
اور اپنے پروردگار کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے اور فرمایا فَوَيْلٌ
لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ یعنی عذاب
اون لوگونپر جو نماز کے بیچ مین سہو کرتے اور واسطے دکہلانیکے عبادت کرتے ہین
اور جاننا چاہیے کہ اگر کوئی تمام عمر خدا کی عبادت کرے اور تمام مال خدا کی راہ

خرچ کرے جب کہ کسیکو دکھلانے کی خواہش رکھتا ہو یا نیکنامی اپنی مشہور ہونے کی خواہش
رکھتا ہو تو وہ عبادت اور خیرات خدا کے نزدیک بالکل حساب مین نہین ہی بلکہ باعث
عذاب اور ملامت اور ذلت کے ہی اور اس کام کو ریا اور وہ کام کرنیوالیکا نام
مرائی اور منافق ہی اور اس باب مین بہت آیات اور احادیث شریف ہین بعضی نقل
لکھی جاتی ہین جیسا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نجات
رستگاری کس چیز مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی بندگی بجا لا واسطے
واسطے دکھلانے کسی آدمی کے بندگی مت کر اور فرمایا کہ قیامت مین ایک کو لاوینگے
اور پوچھین گے کہ کیا بندگی کیا تو وہ کہیگا اپنی جان خدا کی راہ مین فدا کیا میں نے
جہاد مین مارا گیا حق تعالی فرماویگا کہ جھوٹ کہا واسطے اس بات کے جہاد کیا کہ لوگ
کہین کہ فلانا شجاع مرد ہی اس کو دوزخ مین لیجاؤ دوسرے کو لا دینگے اور عمل
اور بندگی پوچھین گے کہیگا تمام مال صدقہ دیا ہون حقتعالی فرماویگا جھوٹ کہا
واسطے اس بات کے کیا کہ لوگ کہین کہ فلانا سخی ہی اسکو دوزخ مین لیجاؤ تیسرے کو
لا دینگے اور بندگی پوچھین گے وہ کہیگا علم اور قرآن کو سیکھا اور سکھلایا حق تعالی
فرماویگا جھوٹ کہا واسطے اس بات کے سیکھا کہ لوگ کہین کہ فلانا عالم ہی اسکو دوزخ مین
لیجاؤ اور فرمایا کہ قیامت مین حقتعالی فرماویگا کہ اے دکھلانیوالے بندگی کے تم انکے
پاس جاؤ کہ عبادت جنکے دکھلانیکے واسطے کیئے ہو اور عبادت کا اجر انسے طلب کرو
جنکو دکھلا کر عبادت کرتے ہو اور فرمایا کہ جب الحزن سے پناہ اللہ کی مانگو پوچھا

جنب الحزن کیا ہی فرمایا ایک غار ہی دوزخ مین کہ جو لوگون کو دکہلانیکو قرآن
پڑہتے ہین سو اون کو اوسمین ڈالتے ہین اور فرمایا جو شخص کہ عبادت خالص
واسطے اللہ کے کرتا ہی غنی کرتا ہی اللہ اوسکے دل کو تمام مخلوقات سے اور تمام
حاجتون سے اور خاطر جمع کرتا ہی اوسکو تمام اندیشون سے اور آتی ہی دنیا اوسکے
پاس بغیر طلب کے ذلیل ہوکر اور جو شخص کہ عبادت کرتا ہی واسطے دکہلانے خلق کے
اور طلب دنیا کے تو محتاج کرتا ہی اللہ اوسکو اور پریشان کرتا ہی کام اوس کے
اور نہین ملتی اوسکو دنیا مگر جو کچہہ کہ تقدیر کیا اللہ تعالی نے واسطے اوسکے باب
ساتوین فضایل میں صفت خوف رکہنے کے حقتعالی سے فرمایا حقتعالی نے
یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یعنی ای لوگو
ڈرو عذاب سے پروردگار اپنے سے کہ تحقیق زلزلہ قیامت کا بڑی چیز ہی - اور فرمایا
کہ قسم خدا کی اگر تم جانو جیسا کہ مین جانتا ہون تو البتہ ہنسو تم تہوڑا اور رویا کرو بہت
اور نہ لذت اوٹہاؤ عورتون سے بچہونے پر اور نکل جاؤ میدانون کی طرف فریاد کرتے
ہوے اللہ کی درگاہ مین اور روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا جو
لوگونکو گویا کہ ہنس رہے تہے تو فرمایا سنتے رہو کہ تم اگر بہت کرو یاد لذتون کی دو
ڈہانیوالی کو جو موت ہی البتہ باز رکہے تمکو اس حال سے کہ دیکہتا ہون مین تم مین
سو بہت یاد موت کو یاد کیونکہ نہین آتا قبر پر کوئی دن مگر بات کرتی ہی یہہ کہتی ہی
مین ہون گہر غربت کا اور گہر تنہائی کا اور گہر مٹی کا ہون اور گہر کیڑون کا اور جب

قبر مین رکہا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی قبر کیا خوب اچہا آیا تو اپنی جگہ مین سنتا رہ
تہا تو زیادہ پیارا میرا نپ چلنے والون سے میری پیٹہ پر جب تو میرے اختیار مین آیا
آج کے دن اور رجوع کیا میری طرف سو اب دیکہیگا تو سلوک میرا تیرے ساتہہ
فرمایا پہر کشادہ کیجاتی ہی اوس کے واسطے اوس کی نگاہ کی درازی تک اور
کہولا جاتا ہی اوس کے لئے ایک دروازہ جنت کا اور جب قبر مین رکہا جاتا ہی
بندہ بدکار یا کافر تو کہتی ہی اوسکو قبر نہ اچہی طرح آیا تو اپنی جگہ مین سنتا رہ البتہ تہا
تو سب سے زیادہ دشمن میرا میری پیٹہ پر چلنے والون سے سو جب کہ آیا تو قابو مین
آج کے دن اور پہر آیا تو میری طرف تو اب دیکہیگا تو بدی کو میری تیرے ساتہہ
پہر ملجاتی ہی اوسپر یہا نتک کہ ادہر کی ادہر ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی کہا ابو سعید نے
اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونگلیون سے اپنی پہر داخل
کیا بعض کو اونکے اندر بعض کے فرمایا متعین کئے جاتے ہین ستر اژدہے کہ اگر
کوئی اژدہا اونمین سے پہنکار مارے زمین مین تو نہ اوگاوے زمین سبزہ
جب تک کہ قایم رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوس کو
قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بس قبر ایک مرغزار ہی مرغزارون سے بہشت کے یا ایک گڑہا ہو گڑہون سے دوزخ کے
اور فرمایا کہ حکم کیا مجہے میرے رب نے ساتہہ خصلت کا ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور
ظاہر مین اور بات انصاف کی کہنا غصے اور خوشی کی حالت مین اور میانہ روی

محتاجی اور تونگری مین اور یہہ کہ ملون مین اوس سے جو الگ ہو جاوے مجھہ سے
اور دون ایسے کو جو نہ دیوے مجھے اور درگذر کرون اوس سے جو ظلم کرے
مجھہ پر اور رہو خاموشی میری فکر اور رہو بات کہنا میرا ذکر اور رہو نظر میری عبرت اور
حکم کیا کہ بتلاؤن بھلی بات اور منع کرون بُری باتون سے اور فرمایا کہ نہین ہے
کوئی بندہ ایمان دار کہ نکلے اوسکی دونون آنکھون سے آنسو اگرچہ برابر سر مکھی کے
اللہ کے ڈر سے پھر پہنچے تھوڑا سا چہرے مین اوسکے مگر حرام کرتا ہی خدا اوسپر آگ

باب گیارہوان

بیان مین علامات آخری زمانے کے اور بیان مین احوال قیامت کے اور حوض
کوثر کے اور شفاعت کے اور جنت کے اور دیدار آلہی کے اور بیان مین دوزخ کے

اور بیچ اسکے چھہ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین علامات آخری زمانے کے۔ فرمایا حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کرو تم اپنے امام
کو اور چلاؤ آپس مین تلوار اپنی اور وارث ہو تمہاری دنیا کا بدکار تم مین سے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قایم ہوگی قیامت جب تک
کہ نہ دیکھو تم دس نشانیان نکلے گا دجال اور ظاہر ہوگا دہوان اور پھٹے گا پہاڑ
صفا کا اور نکلیگا اوس سے ایک جانور تو وہ باتین کریگا لوگون سے اور کہیگا
قیامت نزدیک ہی اور نکلیگا سورج مغرب کی طرف سے اور اترینگے حضرت عیسیٰ

ابن مریم اور نکلینگے یاجوج اور ماجوج اور دہس جاوینگے زمین طرف مغرب مین
اور مشرق مین اور ٹاپو عرب مین اور نکلے گی آگ جانب یمن سے ہانکے گی
لوگونکو محشر کی طرف اور فرمایا کہ نکلے گی ہوا جو ڈالدیگی لوگون کو دریا مین اور
فرمایا کہ جاتا رہیگا علم اور بہت ہوگا جہل اور بہت ہووے حرام کاری اور
شراب خواری اور بہت ہونگی عورتین اور تہوڑے مرد کہ پچاس عورتون کی خبر
ایک مرد لیویگا اور فرمایا بہت ہونگے جہوٹے سوبچو اُنسے اور جاتی رہے گی
امانت داری اور حاکم ہوگا نالایق اور کوئی نہ کہے گا اللہ اللہ اور کہولدیگی ہوا
فرات کی پہاڑ سونے کا سو مرینگے او سپر ہرایک سو آدمی سے ایک کم سو آدمی
اور اوگلے گی زمین ستون سونے اور چاندی کے سو کہین گے لوگ افسوس
ہم قتل کرے ناحق اور قطع رحم کرے اور چوری کرے اسکی محبت مین اب کیا خبر
لیوین اسکو اور فرمایا کہ بات کرینگے آدمی سے درندے جانور اور پہلی اسکی
چابک کی اور تسمہ جوتی کا اور بات کریگی آدمی کی ران آدمی سے جو نیا کام کیے
گہر والے اسکے بعد جانے اسکے اور فرمایا کہ جو کوئی سنے خبر دجال کی تو چاہیئے
کہ کنارہ پکڑے اوس سے سو قسم خدا کی جو مرد آویگا اوس پاس ہر چند کہ گمان
کریگا کہ آپ مومن ہی ہر پہی تابع ہوگا اوس کا کہ اوسکے ساتہ شبہہ کی چیزین
بہت ہونگی اور فرمایا آخری زمانے مین پہلے قیامت سے نکلیگی آگ حجاز کی
زمین سے روشن کریگی بصرے تک اور فرمایا کہ جلد کرو نیکی مین پیشتر دیکہنے سے

علامات آخری زمانہ کے اور فرمایا کہ دجال نکلے گا اور ساتھ اوس کے پانی اور
آگ ہوگی سو جو پانی دکھے گا سو وہ آگ ہوگی جلانیوالی اور جو آگ دکھیگی سو وہ پانی
ہوگا شہر امیٹھا سو جو شخص کہ دیکھے آگ سو چاہیے کہ گر پڑے اوسمین کہ وہ پانی
ہے اور فرمایا پہلے نکلنے سے دجال کے ایک برس تہائی بارش اور غلہ کم ہوگا
دوسرے سال دو تہائی تیسرے سال بالکل بارش و غلہ نہوگا سب جانور ہلاک
ہو نگے تب ظاہر ہوگا دجال اور آویگا پاس گنوار لوگون کے اور کہیگا کہ بھلا
اگر تمہارے مرے ہوے اونٹونکو اور باپ اور بھائیون کو اور اقربا کو جلاؤن
تو کیا نہین جانوگے کہ مین ہون رب تمہارا تب وہ کہین گے کہ البتہ جانین گے
تب تصویر بنا کر دکھاویگا شیطان مانند اون کے اونٹون کے اور باپون کے
اور بھائیون کے اور اقربا کے جیسے کہ صورت اونکی تھی ویسے ہی اور فرمایا کہ
نہ آویگی قیامت مگر برے لوگون پر اور فرمایا نہ آخر ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک
عرب کا ایک مرد میرے گھر والون سے برابر ہو نام اوسکا میرے نام سے
اور فرمایا کہ مہدی میری اولاد سے ہے کشادہ پیشانی اونچی ناک والا بھر دیگا
زمین کو انصاف سے اور عدل سے جیسا کہ بھر گئی تھی ظلم اور ستم سے مالک
ہوگا سات برس کہ راضی رہین گے مہدی سے رہنے والے زمین کے اور
آسمان کے اور پانی بہت برسے گا زمین بہت سبز اور آباد ہوگی رہیگا زمین پر
سات برس اور حدیثون مین مذکور ہے کہ جب کہ نشانیان آخری زمانے کی

ظاہر ہونگی اور دجال تمام دنیا مین فتنہ اوٹہاویگا اور حق تعالی کے حکم سے حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی ابن مریم دنیا مین آوینگے اور حضرت عیسی دجال کو قتل کرینگے پہر سد سکندر توٹ جاویگی تب یاجوج ماجوج آوین گے اور تمام مزرعات اور جانور اور آدمیونکو کہاوینگے اور ہلاک کرینگے اور طبرستان کے دریا کا پانی پیجاوینگے اور کہین گے کہ قتل کرچکے ہم زمین والونکو اب قتل کرینگے ہم آسمان والونکو پہر تیر چلاوین گے آسمان کی طرف اور پلٹ کر آوین گے تیر اونکے آسمان سے خون آلودہ ہوکر تب خوش ہووینگے اور گہیر لیوینگے حضرت عیسی کو اور تنگ کرینگے آپ کو پہر دعا کرین گے حضرت عیسی علیہ السلام تب پیدا ہوگا اون کی گردنونمین ایک کیڑا اور مرجاوینگے سب ایکبار ایک رات مین تب برسیگا آسمان سے پانی اور آباد ہوگی دنیا اور بہت ہوگا غلہ اور میوے اور جانور اور دودہ وغیرہ اور آرام سے رہیگی خلایق پہر بہیجیگا خدا ایک پاک ہوا خوش بو کو کہ اوسکی خوش بو سے تمام مومن مسلمانون کی روح قبض ہوجاویگی پہر نہ رہیگا کوئی مومن مسلمان اور باقی رہجاوینگے بُرے لوگ ظالم مانند کدہون کے نہ لیویگا کوئی نام اللہ کا پہر شیطان آویگا اور لگاویگا اون کو بت پرستی پر اور ظلم پر اوسوقت پہونکا جاویگا صور اور ہلاک ہوگی تمام خلایق اور فنا ہوجاویگی تمام دنیا اور نہ رہے گا کوئی باقی مگر جسکو حق تعالی باقی رکہے

فصل دوسری بیان مین احوال قیامت کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد فنا ہونے تمام دنیا کے اور ہلاک ہونے تمام خلایق کے باقی نہ رہیگا
کوئی مخلوقات سے پہر اوتاریگا اللہ تعالی ایک مینہہ مانند شبنم کے پہر زندہ
کریگا اوس مینہہ سے جسد لوگون کا پہر ہونکا جاوے گا دوسری مرتبہ صور قیامت
کا پہر اوس وقت کہڑے ہونگے سب لوگ دیکہتے ہوے تب کہا جاویگا اونکو
کہ ای لوگو چلے آو اپنے رب پاس اور حکم ہوگا کہ ٹہرا رکہو انکو کہ ان سے پوچہنا
ہی پہر حکم ہوگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو تب پوچہین گے کتنے اور کس قدر
حکم ہوگا کہ ہزار سے نوسو ننانوے کو سو وہ روز ہی کہ بوڈہا کرے لڑکون کو اور
فرمایا کہ نہین ہی تم سے کوئی مگر کلام کریگا اوس سے خدا اس طرح پر کہ نہوگا
درمیان اوس کے اور حق تعالی کے کوئی دوبہاسے اور نہ پردہ کہ روکے
اوسکو خدا سے پہر نظر کریگا بندہ داہنی طرف تو نہ دیکہیگا مگر جو آگے
کرچکا اپنا عمل اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکہیگا مگر جو آگے کرچکا اور نظر
کریگا اپنے آگے تو نہ دیکہیگا مگر دوزخ سامنے منہہ کے۔ سو بچتے رہو ای لوگو
دوزخ سے اگرچہ آدہی کہجور دیکر ہو اور روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہودیونکا
اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر خدا روکے گا آسمانونکو قیامت کے دن
ایک اونگلی پر اور رولیگا زمینون کو دوسری اونگلی پر اور پہاڑون کو اور درختونکو
ایک اونگلی پر اور پانی کو اور نرم مٹی کو ایک اونگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک
اونگلی پر پہر ہلاویگا اونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون اللہ پہر ہنسے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تصدیق فرمایا اوس کی بات کو اور فرمایا کیونکر
خوشی کرون کہ صور والا منہہ مین صور لئے ہوئے سر جھکائے ہوئے کان اوپر لگائے
کو منتظر حکم صور پھونکنے کا ہی تب عرض کیا صحابہ نے کہ ہمکو کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا
کہ تم بولو بس ہی ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہی اور فرمایا کہ ہوئیگا رب ہمارا پنڈلی
اپنی سو سجدہ کریگا اوس کو ہر مرد ایمان دار اور عورت ایمان والی اور باقی رہجاویگا
جو سجدہ کرتا تہا دنیا مین دکھلانے اور سنانے کو سو چاہے گا کہ سجدہ کرے سو
ہو جاویگی پیٹھہ اوسکی ایک ہی طبق یعنی سجدہ نکر سکے گا اور فرمایا جو شخص کہ مرتا ہی
سو پشیمان ہوتا ہی کہ اگر تہا وہ نیک کار تو نادم ہوتا ہی کہ زیادہ کیون نہ کیا اور
اگر تہا وہ بدکار تو نادم ہوتا ہی کہ کیون نہ روکا نفس کو بدی سے اور روایت ہی
ابوذر رض سے کہ پوچہا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کیا
دوہرا کر بناویگا خدا خلق کو اور کیا نشانی ہی اوسکے بنانے کی فرمایا کہ کیا نہین
گذرا تو میدان مین اپنی قوم کی خشک سالی مین ف یعنی جس وقت کہ کچھہ نشان
سبزی کا نہو اور زمین خشک خالی رہی ہو پہر گذرے تو اوسمین ف یعنی بعد
پانی برسنے کے پہر ملتی ہی سبزی کہا مین نے ہان یا رسول اللہ فرمایا سو یہی
ہی نشانی ہی اللہ کی زندہ کرنیمین زمین کے اور اسی طرح سے جلاویگا اللہ مردونکو
اور فرمایا کہ دن قیامت کے فرماویگا اللہ ای آدم نکال حصہ دوزخ کا کہیگا کس قدر
تو فرماویگا ہر ایک ہزار سے نوسو ننانوے ف یعنی ہر ہزار آدمی سے ایک کم

ہزار آدمی دوزخی اور ایک بہشتی سو اوسوقت بوڑہا ہو جاویگا لڑکا اور ڈال دیگی

پیٹ والی اپنا پیٹ اور دیکہیگا تو لوگونکو نشا اور اون پر نشا نہین ہی پر آفت

اللہ کی سخت ہی تب عرض کیا صحابہ نے ہم مین سے ایسا بہشتی کون ایک ہوگا فرمایا

تم خوش ہو کہ تم مین سے ایک مرد اور یاجوج ماجوج سے ہزار مرد یعنی دوزخ

کے بہرنیکے واسطے یاجوج ماجوج کم نہین ہی - پہر فرمایا قسم اوسکی جسکے

قابو مین میری جان ہی امید رکہتا ہون کہ ہو تم چوتہائی بہشتیون کے تب اللہ اکبر

کہا صحابہ نے پہر فرمایا کہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم تہائی بہشتیون کے پہر اللہ اکبر کہا

صحابہ نے پہر فرمایا کہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم آدہے اہل بہشت کے پہر اللہ اکبر

کہا صحابہ نے پہر فرمایا کہ نہین ہو تم لوگون مین مگر جیسے بال سیاہ کہال مین سفید

بیل کے یا جیسے بال سفید کہال مین سیاہ بیل کے یعنی بہ نسبت اگلی امتونکے

تم بہت کم ہو اور روایت ہی کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بہلا دیکہین گے ہم قیامت کے دن رب کو اپنے فرمایا کیا تمکو شک پڑتا ہی

آفتاب اور ماہتاب کے دیکہنے مین دوپہر کو اور چودہوین رات کو کہا صحابہ نے

نہین فرمایا قسم خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ نہوگا تمکو دیدار مین اپنے

رب کے کوئی شبہہ جیسے دیکہنے مین آفتاب اور ماہ کے نہین ہوتا شبہہ پہر خطاب

کریگا بندے سے سو کہیگا ای فلانے کیا نہین کیا مین نے تجہکو افضل مخلوقات سے

اور نہ بنایا تجہکو سردار اور نہ دیا جوڑا اور باغ اور تابع نہ کیا تیرے گہوڑے اونٹ اور

اونٹونکو اور نہ کیا تجھکو قوم کا سردار اور جو تہائی لینے والا تب کہیگا سچ ہی تب فرماویگا
بہلا تجھکو معلوم تہا کہ تو مجھسے ملیگا تو کہیگا کہ نہین سو فرماویگا مقرر اب ہم بہی تجھکو
بہولتے ہین جیسا بہولا تو ہمکو پہر خطاب کریگا دوسرے کو ایسا ہی پہر خطاب کریگا
تیسرے کو تو کہیگا بندہ ای رب تجھپر ایمان لایا . تیری کتاب پر اور پیغمبرون پر
اور مین نے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور زکوۃ دی اور نسبت کریگا نیک عملونکو
اپنی طرف تب فرماویگا اللہ یہین اب تیرا جہوٹ ظاہر ہوتا ہی اب ہم گواہ تجھپر
کہڑا کرتے ہین تب سوچیگا بندہ کہ کون گواہی دیگا مجھپر پہر مہر کیجاویگی منہہ پر
اوسکے اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ تو بول اور بولیگی ران اوسکی اور گوشت
اوس کا اور ہڈیان اوسکی اور یہہ گواہی اسواسطے کہ عذر اوسکا باقی نہ رہے
اوسکی ذات کی گواہی سے اور یہہ شخص منافق ہوگا اور یہہ شخص بندہ ہی کہ غضب
کریگا خدا اوسپر اور فرمایا کہ وعدہ کیا میرے رب نے کہ داخل کرے بہشت
مین میری امت سے ستر ہزار کہ نہین ہی حساب اونپر اور نہ عذاب اور ساتہہ
ہر ایک ہزار کے ستر ہزار ہین اور روایت ہی کہ آیا ایک شخص روبرو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا کہ پاس میرے غلام ہین سب جہوٹ بولا
کرتے ہین اور خیانت اور نافرمانی کرتے ہین سو مین اونکو گالی دیا کرتا ہون
اور مارتا ہون سو کیا حال ہوگا میرا اونکے سبب سے تب فرمایا رسول اللہ صلعم نے
جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا جو کچھہ خیانت اور نافرمانی تیری

کرسے ہین اور جہوٹ بولے ہین اور عذاب کرنا تیرا اونپر پہر اگر ہوگا عذاب کرنا
تیرا اندازے پر اونکے گناہ کے تو اوسمین تجہکو کچہ فائدہ اور نقصان نہوگا او
اگر ہوگی کمی تیری عذاب مین اونکے گناہ سے تو وہ زیادتی بہلائی ہے تیرے لیے
اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اون کو زیادہ اون کے گناہ سے تو بدلا لیا جاویگا
اون کے لئے تجہہ سے زیادتی کا تب کنارے ہوگیا وہ مرد اور لگا فریاد کرنے
اور رونے تب فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین پڑہتا ہے
تو قول کو اللہ تعالیٰ کے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا
حَاسِبِيْنَ یعنی اور کہین گے ہم ترازو وین انصاف کی قیامت کے دن
پہر ظلم نہوگا کسی جی پر ایک ذرہ بہی اور اگر عمل ہوگا برابر رائی کے دانے کے
وہ ہم لیکے آوین گے اور ہم بس ہین حساب کرنے کو۔ تب کہا اوس مرد نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا ہون مین اپنے لئے اور اون کے لئے
کوئی چیز بہتر جدائی سے اونکی گواہ رہین آپ کہ بیشک سب کے سب آزاد ہین

فصل تیسری بیان ہین حوض کوثر کے اور شفاعت کے۔ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس وقت مین کہ مین سیر کرتا تہا جنت کی یکایک
جا پڑا مین ایک نہر کے پاس کہ دونو کنارون پر اوسکے خیمے ہیں موتیون کے کہا
مین نے یہہ کیا ہے اے جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہے کہ دیا تجہکو تیرے رب نے اور

یکایک دیکھتا ہون مین کہ کیچڑ اوس کا مشک خالص ہی اور فرمایا کہ حوض میرا مہینے
کی راہ کا ہی اور کنارے اوسکے برابر ہین اور پانی اوس کا زیادہ سفید ہی دودہ سے
اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہی اور کٹورے اوسکے جیسے آسمان
کے تارے ہین جو شخص پانی پیئے اوس سے پہر پیاسا نہوگا کبہی اور فرمایا کہ
پانی میرے حوض کا زیادہ میٹہا ہی شہد سے اور زیادہ سفید ہی دودہ سے اور برتن
اوسکے زیادہ ہین تارون کی گنتی سے اور مین روکونگا لوگون کو اوس سے
جیسے کوئی روکتا ہی غیر کے اونٹون کو اپنے حوض سے عرض کیا یارسول اللہ
کیا پہچانینگے آپ ہمکو فرمایا ہان تمہاری ایک علامت ہوگی کہ نہ ہوگی کسی ایک
کی امتون سے ۔ آوگے میرے پاس سفید ہاتہہ پانون ہوکر اثر سے وضو کے
اور فرمایا بہیجیگا حق تعالی امانت کو اور قرابت کو پہر کہڑی ہونگی دونو کنارون پر
صراط کے داہنے اور بائین ف یعنی جو کوئی امانت داری کیا اور اقربا سے احسان
کیا سو اوس کو امانت اور قرابت بچاوینگی کہ دوزخ مین نہ گرے ۔ اور روایت
ہی کہ کہا لوگون نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکہینگے ہم اپنے
رب کو قیامت کے دن فرمایا ہان البتہ دیکہوگے کیا تم کو شک پڑتا ہی سورج
کے دیکہنے مین دوپہر کو کہلا ہوا نہو ساتہہ اوس کے بدلی اور کیا تم کو شک
پڑتا ہی چاند کے دیکہنے مین چودہوین رات کے کہلا ہوا نہو اوس مین بدلی
کہا صحابہ نے نہین یارسول اللہ فرمایا نہ تردد ہوگا تم کو دیکہنے مین حق کے مگر جیسا

تردد کرتے ہو دیکھنے مین ان دونون کے جب کہ ہوگا دن قیامت کا آواز دیگا
آواز دینے والا چاہیئے کہ ساتھ ہووین ہر ایک گروہ اپنے معبود کے ف یعنی
ہر گروہ اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوین۔ سو نہ باقی رہیگا کوئی ایک
کہ پوجتا تہا غیر کو خدا کے بتون سے اور تہانون سے گرین گے دوزخ مین یہانتک کہ جب
باقی نہ رہیگا کوئی مگر جس نے عبادت کی تہی اللہ کو نیک کار اور بدکار سے
تب ظاہر ہوگا اونپر رب سارے جہان کا فرمادیگا کس چیز کی انتظاری کرتے ہو
ساتھ دیتا ہی ہر گروہ اپنے معبود کا ف یعنی تم اپنے بتون کے ساتھ کیون نہین
جاتے ہو۔ تب کہین گے ای رب ہمارے چھوڑا ہمنے اون لوگون کو دنیا مین
جب کہ تہے ہم محتاج اون کی صحبت نہ کی ہم نے اون سے ف یعنی ہم بتون کو
نہین پوجے تب فرمادیگا کیا ہی کوئی نشانی جس سے پہچانوگے تم اوسے تب
کہین گے ہان البتہ تب کہولی جاویگی پنڈلی تب باقی نہ رہیگا جو کوئی کہ سجدہ
کیا تہا خدا کو مگر حکم دیگا خدا اوس کو سجدے کا اور نہ باقی رہے گا کوئی جو سجدہ
کیا تہا واسطے دکہانیکے مگر کر دیگا خدا اوس کی پیٹھ کو ایک ہی طبقہ جب کہ
چاہے گا سجدہ کرنا تو گر پڑیگا اپنے پیچھے کی طرف پہر رکہا جاویگا پل صراط
دوزخ پر اور واقع ہوگی شفاعت ف یعنی ایک دوسرے کے واسطے شفاعت
کرین گے اور کہین گے کہ الٰہی پناہ دے سو گذر جاوین گے ایمان دار جیسے
پلک مارنا آنکھ کا اور جیسے بجلی اور جیسے ہوا اور جیسے چڑیا اور جیسے تیز رو گہوڑا اور اونٹ

سو نجات پانیوالا سلامتی کے ساتھہ ہی اور مجروح ہی خلاص پایا ہوا اور رہا کا ہو آ کر
آگ مین دوزخ کی یہانتک کہ جب خلاص پاوین ایمان والے آگ سے قسم ہی
خدا کی شفاعت کرینگے واسطے اپنے بہائیون کے جو دوزخ مین ہین او کہین گے ای
رب ہمارے وہ تھے نماز پڑہتے ساتھہ ہمارے اور روزہ رکھتے اور حج
کرتے تب کہا جاویگا اونکو نکالو تم جسکو پہچانتے ہو تب نکالین گے خلقت
بہتیری کو پہر کہین گے ای رب باقی نہ رہا کوئی انمین سے کہ حکم کیا تونے ہمکو
جنکے لئے پہر فرماویگا کہ جاو اور نکالو جسکے دلمین پاؤ تم برابر ایک دینار کے
نیکی پہر نکالین گے خلقت بہتیری کو پہر فرماویگا جاؤ تم اور نکالو جسکے دل مین
برابر آدہے دینار کے نیکی ہو سو نکالین گے خلقت بہتیری پہر فرماویگا کہ جاؤ
تم اور نکالو جسکے دل مین برابر ایک ذرے کے نیکی ہو سو نکالین گے خلقت بہت کو
تب کہین گے ایماندار ای رب ہمارے نچہوڑے ہم اسمین کسی نیکی والے کو
تب فرماویگا حق تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے اور نبیون نے اور ایماندارون
نے اور نہ باقی رہا مگر رحم والا رحم والون سے پہر لیگا اللہ تعالی ایک مٹھی
آگ سے سو نکالیگا اوس سے ایک قوم کو جو نہ کی کوئی نیکی کبہی ہو گئے ہین
جیسے کوئلے پہر ڈالیگا اونکو نہر مین آب حیات کی سو نکلین گے جیسے
موتی تب کہین گے بہشتی یہہ لوگ آزاد کئے ہوے رحمان کے کہین گے داخل کیا
اِن کو بہشت مین بغیر نیک عمل کے تب کہا جاویگا انکو تمہارے لئے ہی

جو دیکھا تمنے اور آتا ہی اسکے ساتھ اور روایت ہی کہ پوچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حق تعالی سنے جو آپ کو مقام محمود پر کہڑا کرنیکا وعدہ فرمایا ہی سو وہ مقام کیا ہی تب فرمایا کہ مقام محمود اوس دن ہوگا جسدن اوتریگا حقتعالی اپنی کرسی پر اور آواز کریگی کرسی اور چوڑائی اوسکی جیسے چوڑائی آسمان و زمین کے درمیان ہی اور لائے جاوگے تم لوگ پاؤن ننگے تن برہنہ بن ختنے کے سو پہلے کپڑا پہنائے جاوینگے ابراہیم فرماوے گا حق تعالی کپڑے پہناؤ میرے دوست کو سو لائی جاوینگی دو چادر کتان کی جنت سے سفید چادریں بعد ابراہیم کے پہنایا جاونگا میں پہر کہڑا رہونگا میں داہنی طرف اللہ کے ایک مقام مین کہ رشک کرین گے اگلے اور پچھلے

فصل چوتھی بیان مین خوبیان جنت کے۔ فرمایا حقتعالی نے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا یَعْمَلُونَ یعنی مین الیسی نعمتین رکہا ہون نیکون کے لئے کہ کوئی نہین جانتا ہی یعنی کسیکے وہم وخیال مین بہی نہین گذرسی ہین انکی نیکیون کے بدلے کی نعمتین اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت مین ایک کوڑا رکہنے کی جاے بہتر ہی تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی اور فرمایا کہ جنت مین ہر ایک مسلمان کے لئے ایک خیمہ ہی ایک ہی موتی کا کہ طول اوس کی سانٹ میل کی ہی اوسکے ہر ایک کونے مین لوگ ہین جو دوسرے کونے والون کو نہین دیکھتے اور دو باغ ہین

کہ انکے باسن اور اسباب روپے کے ہین اور دو باغ ہین کہ انکے باسن اور اسباب
سونے کے ہین اور درمیان لوگون کے اور پروردگار کے دیکہنے کو کچھہ پردہ
نہ رہیگا مگر چادر بزرگی کی جو اوسکی ذات پر ہی جنت عدن مین اور فرمایا کہ جنت
مین سو درجے ہین کہ مسافت درمیان ہر دو درجون کی مانند مسافت درمیان
آسمان و زمین کے ہی اور فردوس ان سے بلند زیادہ ہی درجے مین اس سے
نہرین نکلی ہین اوسیکے اوپر عرش ہی پہر تم جب مانگو اللہ سے تو فردوس کو مانگو
اور فرمایا کہ ایک بازار مین جنت کے ہر جمعہ کو بہشتی آتے ہین تو اوسکے خسار
اور کپڑے پر ہوا سے مشک جہتا ہی اور حسن و جمال انکا بہت زیادہ ہو جاتا ہی
پہلے سے اور فرمایا کہ پہلی جماعت اہل جنت کی مانند چاند چودھوین رات کے ہوگی
اور بعضے مانند بڑے چمکتے ہوے ستارون کے ہونگے نہ خلاف ہوگا درمیان
اون کے اور ہر ایک مرد کو دو حورین ہونگی کہ دیکھہ پڑیگا مغز اون کی پنڈلیونکا
لطافت اور نازکی کے سبب سے تسبیح کرین گی اللہ کی نہ اونکو بیماری ہوگی
نہ پیشاب نا ہنجا نہ تہوکنا نہ ناک چہڑکنا ہوگا باسن سونے روپے کے
بخور اونکا اگر ہوگا پسینہ انکا مشک سا اور سب مرد کا قد ساٹھہ گز کا طول
ہوگا جیسا حضرت آدم کا قد مبارک ہی اور پکاریگا پکارنیوالا ای بہشتیو تمکو ہمیشگی
اور حیات اور جوانی اور راحت ہمیشہ رہیگی کبہی بیماری اور موت اور بوڑہاپا اور
محنت نہ دیکھوگے اور فرمایا کہ اہل جنت دیکہین گے بالاخانون کو

مرتبے والون کے جنت مین جیسے چمکتے ہوے تارے پوچھا کسی نے آنحضرت سے کہ
کیا وہ مقام انبیا کے ہین فرمایا ہان اور پہونچین گے وہان جو دل کی سچی
پہچان سے ایمان لاے اللہ پر اور سچا جانا رسولون کو اور فرمایا ہونگے
جنت مین جنکے دل پرندون کے سے ہین یعنی خوف خدا اور توکل کے ساتھ
ہین اور فرمایا کمتر بہشتی وہ ہی جو کہیگا حق تعالی اوسکو جو کچھ چاہتا ہی سو چاہ تب
وہ تمام آرزوان اپنی چاہے گا پھر فرماویگا کیا چاہ چکا تو پھر عرض کریگا ہان
چاہ چکا تب فرماویگا حق تعالی کہ ملا تجھکو جتنا چاہا تو نے اور اتنا اور بھی ساتھ
اسکے اور فرمایا کہ حق تعالی فرماویگا ای بہشتیو کیا تم راضی ہوے مجھ سے تب
کہین گے بہشتی کہ یارب کیا ہوا ہمکو کہ راضی نہون دین تو نے ایسی نعمتین ہمکو
کہ نہین دین کسی کو تب فرماویگا حق تعالی کیا نہ دون تمکو اس سے بہتر نعمت کو
عرض کرین گے وہ کیا ہی فرماویگا اُتاری مین نے تمپر اپنی رضامندی سو
غصے نہونگا بعد اسکے تمپر کبھی - اور فرمایا کہ دیوین گے مسلمان کو جنت مین قوت
جماع کی برابر سو مرد کے اور فرمایا کہ اگر ظاہر ہو جنت کی چیزون سے اتنی چیز
جو اوٹھاتا ہی ناخون تو زینت پاوے جو کچھ کہ کنارون مین آسمان و زمین کے
ہی اگر کسی مرد کے ہاتھ کے کنگن ظاہر ہوتا تو روشنی اوس کی بے نور کر دیوے
آفتاب کی روشنی کو جیسا کہ آفتاب ستارون کو بے نور کر دیتا ہی اور فرمایا کہ
داخل ہونگے جنت مین نوجوان بے ریش و بروت سرمے دار آنکھون والے

تیس برس کی عمر یا تینتیس برس کے ہوکر اور فرمایا کہ جنت مین ایک بازار ہی کہ
اوس مین خرید و فروخت نہین ہی لیکن خوبصورت عورتون کی اور مردون کی
تصویرین ہونگی پھر جب پسند کرے جنتی کسی صورت کو تو ویسا جاویگا اوسمین یعنی
اوسی وقت اوسکو ملے گی اور فرمایا کہ ادنی جنت والے کو اسی ہزار خادمین
اور بہتر عورتین اور ڈیرے موتی کے اور یاقوت کے اور زمرد کے بہت
بڑے بڑے کوسون تک کے اور عمر تیس برس کی اور سرو پر تاج کہ کمتر موتی
مشرق و مغرب کو روشن کرے اور فرمایا کہ جنت مین ستر تکیون سے تکیہ لگاویگا
جنتی اور ایک حور آوے گی کہ اوسکے رخسارونمین اپنا چہرہ دیکھ لیگا ایسا صاف
چہرہ اوس حور کا ہوگا اور کمتر موتی اوس حور کا روشن کریگا بین مشرق اور
مغرب کو پھر سلام کریگی پوچھیگا تو کون ہی کہیگی کہ مین مزید سے ہون اور اوسپر
ستر کپڑے ہونگے تو گذر جاویگی نگاہ اونمین سے یہان تک دیکھ لیگا مغز اوسکی
پنڈلیونکا اوسکی نازکی اور لطافت بدن کے سبب سے اور اوسپر تاج ہین کہ کمتر
موتی اونمین کا روشن کریگا درمیان مشرق اور مغرب کے اور فرمایا کہ جنت مین
ایک دریا دودہ کی اور ایک شہد کی اور ایک شراب کی اور ایک پانی کی اور
پوچھا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کوثر کیا ہی فرمایا نہر ہی
پانی اوس کا دودہ سے سفید زیادہ اور شہد سے شیرین زیادہ ہی اور پوچھا
ایک گنوار نے کہ کیا جنت مین گھوڑے بھی ہین فرمایا کہ اگر داخل ہوگا تو جنت

مین تو دیا جاویگا گہوڑا یاقوت کا کہ اوس کو دو پر ہونگے سو سوار ہوگا تو اوسپر
پہر اوڑے گا تجہکو لیکر جہان کہ چاہے تو۔ اور فرمایا کہ جنت والے موافق اپنے
اعمالون کے درجے پاوینگے اور ہر جمعے کے دن مقدار زیارت کرینگے
اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا اونہون پر پروردگار اونکا اور ہونگے اون کے واسطے
ممبر نور کے اور ممبر موتی کے اور ممبر یاقوت کے اور زمرد کے اور سونیکے
اور روپے کے بیٹہینگے اوسپر او بیٹہینگے اونمین کم درجے والے
مشک اور کافور کے ٹیلے پر اور کوئی کسی کو کم مرتبہ نجانیگا کہا راوی نے
کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا ہم دیکہینگے اپنے رب کو فرمایا ہان کیا
تم آفتاب اور چودہوین رات کے چاند دیکہنے مین شک رکہتے ہو عرض کیا
مین نے نہین فرمایا ایسا ہی شک نہ رکہو اپنے رب کے دیکہنے مین فرمایا
اور نہ باقی رہیگا اس مجلس مین کوئی مرد مگر کلام کریگا اوس سے حق تعالے
پہر واسطے پہر ڈہانک لیگا اون کو ایک ابر اور برساویگا اونپر خوشبو جو نہ پاوینگے
مانند اوس کے کبہو اور فرمائیگا حق تعالی لو جو مین تیار کیا ہون تمہارے واسطے
جو چاہو سو پہر آوینگے ایک بازار مین کہ ایسی چیزین ہین جو نہین دیکہین کسی
آنکہہ نے اور نہین سنا کوئی کان اور نہین گذری کسی کے دل پر پہر دیا جاویگا
جو کچہہ کہ چاہینگے پہر ملینگے آپس مین اور استقبال کریگا بڑے مرتبے
والا کم مرتبے والے سے اگرچہ کوئی انمین کمینہ نہین ہے پہر ناپسند آویگا اونکو

لباس اوسکا پھر جسے دیکھیگا لباس اوسکا بہتر اپنے لباس سے پھر آوین اپنے
مکان کو اپنے تو کہین گی بی بیان اونکی خوش حال تمہارا کہ زیادہ ہوا ہی حسن
تمہارا پہلے سے تب کہین گے کہ ہان سزاوار ہی زیادہ ہونا حسن ہما کہ تہے
آج کے دن ہمنشین اپنے رب سے ۔ یہہ تھوڑی احادیث مشکوٰۃ شریف کے
ترجمے سے لکھی گئین لاکن وصف درخت طوبیٰ کا اور راگ اوسکے کا اور
طعام لذیذ کا اور کباب پرندون کے گوشت کا اور میوون کا بہت طول ہی
کتابون مین حدیث کی اور تفسیر کی موجود ہی

فصل پانچوین بیان مین دیدار الٰہی کے ۔ روایت ہی جریر ابن عبداللہ سے
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم دیکھوگے اپنے رب
کو آشکارا جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو نہ ضرر کئے جاؤگے دیکھنے مین اوسکے
پھر اگر ہو سکے تو مغلوب نہوا وس نماز پر جو آفتاب نکلنے کے پہلے اور جو آفتاب
غروب ہونیکے پہلے ہی تو کرو پھر پڑہی آپ نے یہہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا یعنی پاکی کے ساتھہ اور سراہنے کے
ساتھہ یاد کر اپنے رب کو پہلے نکلنے آفتاب کے اور غروب ہونے اوسکے
اور روایت صہیب رض سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب
داخل ہو جنتی جنت مین تو فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا چاہتے ہو کسی نعمت کو زیادہ
کرون مین تمکو کہین گے کیا پر نور نہ کئے تو نے چہرے ہمارے کیا داخل نہ کیا

ہمکو بہشت مین کیا نجات نہ دیا ہمکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے پہر اوٹہایا جاویگا پردہ تو دیکہین گے ذات خدا کی طرف سو نہین ملی اون کو کوئی چیز جو پیاری ہو اون پاس دیکہنے سے رب اپنے کو پہر تلاوت فرمائی آنحضرت نے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ف یعنی واسطے نیکی کرنیوالون کے نیک بدلا ہی اور زیادہ ہی۔ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ تم مین کم مرتبے والا جنتی وہ ہی جو دیکہیگا اپنے باغون کو اور عورتون کو اور مال ومتاع اور خادمون اور تختون کو مسافت سے ہزار برس کی راہ کی اور بڑے مرتبے والا وہ ہی کہ دیکہیگا اپنے خدا کی طرف صبح اور شام پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیت وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ف یعنی چہرے اوسدن تروتازہ ہونگے دیکہین گے اپنے رب کی طرف اور روایت ہی ابوذر سے کہا کہ پوچہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا دیکہا آپ نے اپنے پروردگار کو فرمایا ایک نور ہی ف یعنی حجاب اوس کا نور ہی کس طرح دیکہون مین اوسکو اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہا کہ دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالی کو اپنے دل کی آنکہہ سے دوبار روایت کیا مسلم نے اور روایت کیا ترمذی نے کہ ابن عباس رض سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا اپنے رب کو کہا عکرمہ نے کہ مین نے کہا ابن عباس رض سے کہ کیا اللہ نے نہین فرمایا ہی کہ لَا تُدْرِكُهُ

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ یعنی نہین پاتین اوسکو انکھین اور وہ پاتا ہی
انکھون کو کہا ابن عباس رض نے خرابی تیری وہ پانا ابصار کا اوسوقت ہی کہ
ظاہر ہووے خدا ساتہہ نور اپنے کے جو نور خاص اوس کی ذات کا ہی تب
اوسوقت مین کوئی اوسکو دیکہہ نہین سکیگا اور دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے اپنے رب کو دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس دوسری بار عرش
کے اوپر اور روایت ہی مسروق سے کہا کہ گیا مین خدمت مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہ کے اور کہا مین نے کیا دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اپنے رب کو تب فرمایا اونہون نے کہ تو ایسی بات کہا کہ میرے بدن پر
بال کہڑے ہوئے تب پڑہی مین نے یہہ آیت وَلَقَدْ رَاٰ مِنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِ الْكُبْرٰى یعنی تحقیق دیکہی حضرت نے بڑی نشانیون سے
اپنے رب کی۔ پس فرمایا عائشہ رض نے نہین وہ مگر جبرئیل ہی اور جس نے خبر
دیا تجہکو کہ دیکہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب کو یا چہپایا کسی بات
کو پہونچانیکی باتون سے یا جانتے ہین وہ پانچ چیز کو جو سوائے اللہ کے
کسی کو معلوم نہین ہی سو بیشک اوسنے بڑا بہتان کیا ولیکن حضرت نے دیکہا
جبرئیل کو اوس کی صورت اصلی مین دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس دیکہا
اجیاد مین۔ کہا مسروق نے کہ کہا مین نے فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ دَنٰى
فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى یعنی پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا

پھر رہگیا فرق دو کمان کے برابر یا اوس سے بھی نزدیک۔ پھر فرمایا عائیشہ رضی نے دہ جبرئیل ہین کہ آتے تھے ہمیشہ آدمی کی صورت پر اور آے اوس بار اپنی اصلی صورت پر

فصل چوتھی بیان مین عذاب دوزخ کے۔

فرمایا حق تعالی نے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ یعنی جو لوگ ہماری آیتون پر ایمان نہین لاے ڈالین گے ہم اون کو آگ مین جب جل جاویگا اونکا پوست تو بدلے مین اوس کے پوست تازہ بناوین گے کہ عذاب چکھین اور بعضے بزرگون نے کہا ہی کہ ہر ایک ساعت مین سو بار پوست جلیگا اور نیا پوست بنے گا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصون سے اور فرمایا کہ دوزخ والون مین بہت ہلکا عذاب والا وہ ہی جس کے پیرون مین آگ کی جوتیان ہین جن سے اوس کا دماغ اوبلتا ہی جیسے دیگچی اوبلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ اپنے سے زیادہ کسی پر عذاب نہین ہی حال آنکہ یہہ بہت ہلکا عذاب ہی اور فرمایا کہ حق تعالی پوچھیگا بعضے ہلکے عذاب والے دوزخیون سے کہ اگر دنیا کی پیاری چیز بدلے مین اس عذاب کے تم سے مانگتے تو تم کیا دیتے یا نہین تب کہین گے وہ لوگ کہ البتہ ہم دیتے تب فرماویگا حق تعالی کہ مین نے تو تمسے

اتنی ذرسی بات چاہی تہی کہ تم میرے ساتہہ کسیکو شریک مت بناؤ سو تم نے ہمارا اور
شریک بنایا اور فرمایا کہ ڈالی جاویگی دوزخیونپر بہوک پہر برابر ہوگا بہوک کا عذاب
دوزخ کے عذاب سے تو مانگین گے کہانا تو دیوین گے کہانا حلق مین پہنسنے والا
تو مانگین گے پانی تو دیوین گے نہایت گرم پانی لوہے کے اکوڑون مین کہ جلاویگا
منہون کو اور پیٹ مین جاکر ٹکڑے کر دیگا جو کچہہ کہ پیٹ مین ہی پہر کہین گے
خزانچی کو دوزخ کے کہ پکارو خدا کو ہمارے لئے تو کہیگا کہ کیا نہین آئے تہے
تمہارے لئے پیغمبر تمہارے معجزون کے ساتہہ کہین گے کہ آئے تہے کہین گے
خزانے والے پس پکارلو اور نہین فایدہ پکارنے مین کافرون کے پہر کہین گے
مالک کو واسطے خلاصی کے کہیگا مالک کہ بیشک تم ہمیشہ رہنے والے ہو پہر یہہ
سوال جواب مین ہزار برس کا عرصہ گذریگا پہر کہین گے ای رب ہمارے غلبہ کیا
ہمپر بدبختی ہماری نے نکال ہمکو اس سے اگر پہر کرین ہم تو بیشک بے انصاف
ہین پہر جواب آوے گا اونکو پڑے رہو اسمین اور بات مت کرو تب ناامید
ہو جاوین گے اور چلاوین گے اور آہ کرینگے اور افسوس کرینگے اور فرمایا دوزخ
مین ایک جنگل ہی جسکو ہبہب کہتے ہین رہین گے وہان سب غرور والے اور فرمایا
دوزخ مین سانپ ہین مانند موٹے اونٹون کے کہ کاٹیگا ایک اونمین کا ایسا کہ
تڑپاویگا اوس کی چالیس برس اور بچہو ہین مانند پالان والے خچرون کے کہ کاٹیگا ایک
اونمین کا ایسا کہ پاویگا سختی اوسکی چالیس برس اور فرمایا کہ جو وری کہ ہمیشہ دنیا مین

بہت عیش مین تہا جب کہ ایک غوطہ دوزخ مین کہاویگا تو پوچہین گے کہ تو دنیا مین کچہہ عیش بہی دیکہا تہا کہیگا قسم خدا کی کبہی کچہہ آرام نہین دیکہا تہا اور جو بہشتی کہ ہمیشہ دنیا مین محنت مین تہا جب کہ ایکبار بہشت مین جاویگا تو پوچہین گے اوسکو کہ کیا دنیا مین کچہہ محنت بہی اوٹہایا تہا تو کہیگا قسم خدا کی کبہی محنت نہین دیکہا اور فرمایا بعضے دوزخی کو پکڑیگی آگ اوسکے ٹخنون تک اور بعضے کو پکڑیگی گہٹنون تک بعضے کو کمر تک اور بعضے کو ہنسلی تک اور فرمایا کہ کافر کہینچیگا جیب اپنی زمین پر ایک فرسنگ دو فرسنگ تک کہ کہندلین گے لوگ اوسکی زبان کو اور فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہی آگ کا کہ چڑہایا جاویگا کافر اوسپر ستر برس اور اوتارا جاویگا اوسپر سے اوتنے ہی برس یعنی ہمیشہ دوزخ مین ہی رہیگا اور فرمایا کہ اگر ایک ڈول دوزخیون کی پیپ سے ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ گندیدہ ہو جاوینگے سب دنیا والے اور فرمایا کہ ای لوگو رویا کرو اگر نہو سکے تو بہی رولاؤ اپنے کو کیونکہ دوزخی لوگ رووینگے دوزخ مین ایسا کہ بہین گے آنسو اونکے گویا کہ چہوٹی ندیان ہین جب کہ موقوف ہو جاوینگے آنسو اونکے بہنے لگین گے لہو پہر زخمی ہو جاوینگی آنکہین سو اگر کشتیان چلاوین اوسمین تو البتہ چلین گی اور روایت ہی کہ فرماتے تہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ڈراتا ہون مین تمکو دوزخ سے ڈراتا ہون مین تمکو دوزخ سے پہر بار بار فرماتے تہے اسکو یہانتک کہ گر پڑی چادر آپ کی جو آپ پر تہی حضرت کے پاؤن پاس روایت

ہوتمین یہہ چند احادیث کتاب سے مشکوۃ شریف سے بطریق اختصار سے

باب بارہوان

بیان مین فضایل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بیان مین نہایت
اور علامات اور کرامات او معجزات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اسکی تین فصلین

فصل اول بیان مین فضائل کے - جاننا چاہیئے کہ فضائل اور اخبار نبوت
اور علامات اور کرامات اور احوال او معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حد سے شمار کی باہر ہین باوجودی کہ عالمون نے ہزارون کتابین مجلد اس باب
مین لکھی ہین لاکن کوئی انحصا نکرسکا چنانچہ ایک کتاب مین چار ہزار معجزے لکھے
ہین لاکن لکھنے والا تمام معجزات کو بہی انحصار نکرسکا کیونکہ معجزات ہی سب
ہین اور فضائل آپ کے تمام مخلوقات سے زیادہ ہین کہ جو جو فضائل تمام انبیا
اور ملایک کو ہین سو سب آپ کو ہین اور سوائے ان فضایل کے جو عالی مرتبہ
حق تعالی آپ کو عطا فرمایا ہی سو وہ کسیکو میسر نہین ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ یعنی اگر تمکو پیدا نہ کرتا تو خلق کو پیدا نہ کرتا
اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی اللہ اور ملایک اوس کے صلوۃ بہیجتے ہین اوپر نبی
کے اے ایمان دارو صلوۃ بہیجو اوپر اون کے اور سلام - اس آیت شریف سے
آپ کے فضائل اور عالی مراتب ظاہر ہین جب کہ حق تعالی آپ پر صلوۃ بہیجتا ہی

اور ملائکون پر اور تمام مومنون پر صلوۃ اور سلام کا حکم کیا ہی سو یہہ مرتبہ آپ ہی پر ختم ہی اور فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ف یعنی مین تمکو دونو جہان کے لئے رحمت بہیجا ہون اور تمام پیغمبرون کو اور سب خلایق کو گناہ کرنیسے ڈرایا اور وعید عذاب سے کے فرمایا ہی سو قرآن مین ظاہر ہی لیکن قران مجید مین حقتعالے آپ سے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمایا ہی اور نعمت آپ پر تمام کیا ہی اور صراط مستقیم اور فتح اور نصرت آپ کو عطا فرمایا ہی جیسا کہ سورہ انا فتحنا مین یہہ جو بیان ہوا سو مذکور ہی اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ف یعنی جس نے تابعداری کی رسول کی سو تحقیق وہ شخص نے تابعداری اللہ کی کی اور فرمایا عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ف یعنی امیدوار رہو کہ جاسے دیوسے تجہکو اللہ اوپر مقام محمود کے۔ مقام محمود ایک مقام بلند ہی عرش مجید سے سیدہی جانب کہ وہان کسی مخلوق کو رسائی نہین ہی جب کہ اس مقام پر آپکو تمام انبیا اور ملایک دیکہینگے تو حمد کرینگے اوسوقت آپکا بلند مرتبہ معلوم ہوگا اور حق تعالی قرآن مجید مین فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لوگون مین سے کسی کے باپ نہین ہین ولیکن وہ رسول اللہ کے ہین اور ختم کئے گئے تمام پیغمبرون کے ہین اور جانتا ہی اللہ تمام چیزون کو۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ کا ناتا مت لگاؤ رسول اللہ بولا کرو۔ اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ الی آخرہ یعنی تم بولو یا رسول اللہ کہ اگر تم اللہ کو دوست رکہتے ہو تو میری اطاعت کرو

دوست رکہے گا تمکو اللہ تعالی اور معاف کریگا تمکو تمہارے گناہ - اور سوائے آ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل جو قرآن شریف مین اور توریت اور انجیل اور
زبور وغیرہ مین ہین اونکا شمار کرنا دشوار ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ حق تعالی آپ کو
تمام پیغمبرون کا خاتم بنایا ہی اور حوض کوثر اور لوای حمد اور شفاعت کبری عطا فرمایا
اور نعمت اپنی آپ پر تمام کیا ہی چنانچہ آپ کی امت کے اولیاؤن سے کرامات تبک
جاری ہین اور قیامت تک جاری رہین گے اور آپ نے فرمایا کہ مین نور سے
اللہ کے ہون اور تمام چیزین میرے نور سے ہین آور احادیث مین ہی کہ جب کہ
کوئی مخلوق نہ تہا تب حق تعالی اپنے نور مبارک سے آپکا نور بنایا اور مدت مدید
تک اپنی نظر رحمت مین رکہا بعد آپ کے نور سے تمام انبیا اور اولیا اور فرشتے
اور عرش اور کرسی اور لوح وقلم اور بہشت اور آسمان وغیرہ تمام مخلوقات کو
درجہ بدرجہ بنایا سو آپ کی ذات مبارک اصل تمام دو نو جہان کی ہی اور باقی
سب فرع ہین آو - فرمایا آپ نے کہ حق تعالی نے آدمؑ کے پیدا ہونے سے
پہلے مجھکو پیغمبری عطا فرمایا ہی اور مین محبوب خدا کا ہون اور قیامت کے دن
لوائے حمد میرے ہاتہہ مین رہیگا اور تمام انبیا اور مخلوقات میرے لوائے کے نیچے
رہین گے اور اول شفاعت کرنیوالا اور مقبول شفاعت مین ہون اور اول کہولنے
والا دروازہ بہشت کا اور کہلوانیوالا بہشت کا مین ہون اور اول داخل ہونیوالا
بہشت کا مین ہون اور بزرگ تمام بنی آدم کا مین ہون اور مجھکو کچہہ فخر نہین ہی

غرض جو بزرگی حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تمام مخلوقات پر عطا فرمائی ہی سو اسی چند آیات و احادیث سے ظاہر ہی

فصل دوم بیان مین اخبار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخبار آپکی

نبوت کے بہت ہین بعضے انمین سے یہہ ہین کہ حق تعالی قرآن مجید مین فرمایا ہی کہ حق تعالی نے روز میثاق مین پیغمبرون سے اقرار لیا ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور اون کی مدد کرنا یعنی اپنی امتون کو آپ کے نام مبارک و شمایل سے اور تشریف لانے سے اور ختم رسالت کا مرتبہ پانے سے آگاہ کرنا اور واسطے ایمان لانیکے تاکید کرنا چنانچہ آپکے پیدا ہونیکے آگے ہر ایک پیغمبر نے اپنے اپنے زمانے مین اپنی امتون کو آپ کے نام اور شمایل اور خاتم رسالت ہونیسے خبر دی ہی اور آپ پر ایمان لانیکے واسطے تاکید کی ہی چنانچہ توریت اور انجیل اور زبور وغیرہ جو حق تعالی نے حضرت موسی اور عیسی اور داود پیغمبر وغیرہ علیہم السلام پر نازل فرمایا ہی سو سب مین آنحضرت علیہ السلام کے فضائل و شمایل موجود ہین اگرچہ یہودی اور نصاری حسد سے وہ باتین چھپائے لاکن اونمین سے اہل انصاف انہین کتابون مین سے آپکی نشانین دریافت کر کے ایمان لائے چنانچہ اوسی زمانے مین یہود کے بڑے عالمون مین سے مانند حضرت عبد اللہ ابن سلام اور اونکے متعلقین وغیرہ سے بہت خلایق ایمان لائی اور نصاری سے مانند نجاشی بادشاہ حبش کے اور اکابر حبش ہمکے اور سوائے اسکے بہت خلایق

لائی اور انجیل سب سے جرات اور انکار ہوئے آپ سے یہود اور نصاریٰ اور دیگر
ان کے تمام ملتون کی خلایق ایمان لاتی ہین سو ظاہر ہی اور علماء قوم یہود کے
اور نصاریٰ کے پیشتر آپکے پیدا ہونیکے توریت اور انجیل سے آپ کے فضایل
اور آپ کے آنے کی خبر دریافت کر کے لوگون کو خوشخبری دیا کرتے تھے
چنانچہ سابق مین مدینہ طیبہ ویران جنگل تہا یہود کے علما نے اپنی کتابون مین
دیکھا کہ پیغمبر آخر زمانے کے جن کے وصف توریت مین ہین وہ بعد پیغمبر ہونیکے
اپنا وطن چھوڑ کر اس جنگل مین وطن بنا دینگے پس وہ علما اپنے بادشاہ سے
یہہ حال ظاہر کر کے التماس کر کے اوس زمین کو شہر بنا کر مدینہ نام رکہا اور
اپنا وطن کیا اور اون کے بڑے عالم نے ایک عالی عمارت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بنا کر آنحضرت کے نام سے ایک عرضی لکھی اور اپنی
اولاد کو وصیت کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تشریف لاوین
تو ان علامات سے پہچان کر یہہ عرضی اور یہہ مکان آنحضرت کی خدمت مین بنا
چنانچہ بعد سیکڑون برس کے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان تشریف
لائے تو ابو ایوب انصاری اوس عالم کی اولادون سے تہے سو آپکو اونہین
علامات سے پہچان کر وہ مکان اور وہ عرضی آپکی خدمت مین گذران کر اپنے
تمام متعلقین کے ساتہہ مسلمان ہو کر تمام عمر خدمت مین حاضر رہے سو ظاہر ہی
اور سیکڑون برس آپکے پیدا ہونیکے پہلے اہل کہانت جو پیشین گوئی کرتے تھے

آپ کے آنے کی خبر دیا کرتے تھے اور سطیح کاہن جو سب کاہنون کا مقتدا تہا
اور آپ کے زمانے کی ابتدا تک زندہ تہا اوس وقت مین بادشاہ فارس نے
ایک خواب عجیب دیکھ کر پریشان ہو کر اس سے تعبیر طلب کیا تب اوس نے
اوسکی تعبیر بیان کر کے مفصل کہدیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم انبیا
ہین آپکا دین تمام روے زمین مین سب دینون پر غالب ہوگا اور قیامت تک
قایم رہیگا اور ملک فارس وغیرہ اکثر ملک جہان کے مسلمانون کے حکم
مین رہین گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین پیشتر
پیغمبر ہونے آپکے دین یہودی اور نصاری کے بہت سے عالم آپ کو
دیکھکر حق تعالی کی کتابین توریت اور انجیل کے اخبار اور علامات سے
پہچان کر آپ کو پیغمبر ہونے کی بشارت دیتے رہتے تھے چنانچہ آپ بارہ
برس کی عمر مین ہمراہ قافلہ کے جانب ملک شام کے رونق افزا تھے بحیرا
راہب جو راہ مین مقام رکھتا تہا آپ کو قبل پیغمبر ہونے کے اپنی کتاب کے
اخبار اور علامات سے پہچان کر آپ کی خاطر سے تمام قافلہ کی مہمانی کیا
اور آپ کو پیغمبر ہونے کی بشارت دیا اور کہا کہ یہود آپ کو پہچانینگے اور حسد
سے ایذا پہنچا وینگے آپ کو ملک شام مین جانا مناسب نہین ہی پہر آپ کو
وطن مین روانہ کیا اور آپ کی پچیس برس کی عمر مین نسطورا راہب ملاقات
کیا اور قبل پیغمبر ہونے کے پیغمبر ہونیکے بشارت دیا اور بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا

جو دین عیسوی کے بڑی عالمہ تہی آنحضرت کے اخبار حق تعالی کی اصلی
کتابون مین دیکہکر جستجو رکہتی تہی اور راستے پر ایک بالاخانہ بناکر اوس مین
دیکہتی رہتی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا صاحب ابوطالب کے ہمراہ
واسطے معاملہ تجارت کے اوس بی بی کے گہر تشریف فرما ہوے وہ بی بی
کو نظر آیا کہ دو فرشتے آپ کے سر مبارک پر سایہ کئے ہین اور تمام خلق کو
یہہ نظر آتا تہا کہ ابر آپ کے سر مبارک پر سایہ کئے ہوے آپ کے ہمراہ
چلا آتا ہی حضرت بی بی خدیجہ نے یہہ حال اور دوسری علامات نبوت کی
آپ مین دیکہکر ایک معتبر غلام کو آپ کے تعین کیا کہ آپ کی تمام علامات
اور احوال تحقیقات مین لاکر اطلاع دیوے جب کہ وہ غلام ایک مدت ہمراہ
رہا اور تمام کرامات اور علامات اور عجائبات دیکہے اور ظاہر کیا اور
حضرت نوفل جو اوس بی بی کے چچیرے بہائی اور دین عیسوی کے بڑے
عالم تہے اونہون نے بہی آپ کے اخبار اور علامات دریافت کرکے
آپ کے پیغمبر ہونے کی بشارت دی تب اوس بی بی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے شادی اپنی کی القصہ اخبار اور علامات آپ کی پیغمبری
کے بہت ہین کہ شمار مین لانا تمام اخبار اور علامات کا بہت دشوار ہی
باوجودی کہ ہزارون کتابین لکہی ہین لاکن کسی سے انحصار نہو سکا اور نہو سکیگا

فصل تیسری بیان مین بعض علامات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

جاننا چاہیئے کہ علامات آنحضرت کی نبوت کے بیشمار ہین از انجملہ ہر ایک اخلاق
مین سے اور شمایل مین سے اور معجزات مین سے آپ کے علامات نبوت کے
ہین کہ بغیر آپ کے کسی کو میسر ہونا محال ہی جیسا کہ آگے اس کے فصلون
مین انکا بیان ہوگا یہان بعضے علامات بیان ہوتے ہین اخبار سے ظاہر
ہی کہ جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونکی پیشانی مین چمکا یا پہر آدم علیہ السلام سے
وہ نور حضرت شیس پیغمبر کی پیشانی مین آیا جو حضرت آدم کے بڑے بیٹے
اور جانشین تہے پہر وہ نور جو بہتر حضرت آدم کی اولادون سے ہوتے
تہے اون کی پیشانی مین آتا تہا یہانتک کہ نسل بنسل حضرت عبداللہ آنحضرت
کے والد ماجد کی پیشانی مین آیا اور جب کہ آپ حمل مین تہے اوسوقت
آپ کی والدہ ماجدہ کی پیشانی مین وہ نور ظاہر ہوا اور آپ کی والدہ
ماجدہ کو ایک شخص خواب مین یہہ خوش خبری اور حکم پہونچا یا کہ تمہارے
حمل مین ایسا شخص ہی جو سردار عالم کا ہی جب کہ وہ پیدا ہوگا تو اوس کا
نام محمد رکہیو۔ اور بوقت تولد ہونے آپ کے ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے
آپ کی والدہ کو مکانات شام کے ملک کے نظر مین آئے اور بارہوین
تاریخ شہر ربیع الاول کو عام الفیل کے سال مین بوقت صبح صادق آپ
پیدا ہونے تو مہر نبوت کے ساتہہ پیدا ہوے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

اجمعین

کرامات اوس رات مین ظاہر ہوے ازانجملہ ستارے آسمان سے اُتر کر حرم کی زمین سے قریب ہو گئے تہے گویا کہ زمین پر گر پڑین گے اور تمام بت روے زمین کے اوس وقت سرنگون ہو گئے تہے اور یہہ بات گبرون کی تاریخ مین بہی لکہی ہوئی ہر کہ وہ آگ فارس کی کہ گبر کی قوم اوس کو ہزار برس سے روشن رکہتی تہی اور بہت محافظت کرتی تہی سو خاموش ہو گئی اور اوسی رات کو ایوان نوشیروان بادشاہ فارس کا زلزلے مین آیا اور اوس کے چودہ کنگورے گر پڑے نکتہ ستارون کے اترنے سے یہہ اشارہ تہا کہ انوار زمین کے طرف متوجہ ہوے اور بتون کے سرنگون ہونے سے یہہ اشارہ کہ بت پرستی موقوف ہو جائے گی اور آگ خاموش ہونے سے یہہ کہ آتش پرستی گبرون کی باطل ہو جائیگی اور چودہ کنگورے نوشیروان کے محل کے گرنے سے یہہ اشارہ کہ چودہ بادشاہ اونکے خاندان مین اور ہوکر جلد تلف ہو جاوین گے اور وہ سلطنت اسلام مین آویگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب کہ آپ کی دو برس کی سن شریف ہوئی آپ اپنے کوکا کے ہمراہ جنگل مین تشریف رکہتے تہے کہ دو فرشتے آئے اور آپ کو لٹایا اور سینہ مبارک کو تاناف چاک کیا اور دل مبارک کو نکالکر دہویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالم قدس کی مانند لسیی ہوئی دو لکے بیچ بہر دیا اور پہر اوس کی جگہہ پر رکہہ کر سینے کو سی دیا

اور آپ کو چند کیفیت [illegible] ہوئی پھر جب کہ عمر شریف کی برس کی [illegible]

مرتبہ فرشتوں نے سینۂ مبارک کو چاک کیا اور ویسا ہی عمل کیا تیسری مرتبہ

قریب اترنے وحی کے یہی معاملہ ہوا چوتہی مرتبہ شب معراج مین اسطرح عمل کیا

فصل چوتھی بیان مین حال معراج کے بطریق اختصار کے یہہ ہی کہ آپ کو

نبوت سے مشرف ہو کر گیارہوان سال تہا اور آپ مکہ معظمہ مین ام ہانی کے

گہر مین رونق افروز تہے کہ بوقت شب سقف مکان شق ہوا حضرت جبریل

تشریف لاے اور آپکو مسجد حرام مین لیگئے اور سینہ اور شکم مبارک چاک کیا

اور دہویا اور دل مبارک کو ایمان اور حکمت سے بہرا اور براق پر سوار کیا

اور اول مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین آپ کو پہونچایا وہان تمام انبیا ونکی

ارواحین حاضر تہین آپ نے سب کی امامت کرکے دو رکعت نماز پڑہی

بعدہ ہر ایک نبی نے خطبہ پڑہا اور اپنی نعمتین بیان کین پہر آنحضرت صلعم نے

بہت فصاحت سے خطبہ پڑہ کر اپنے فضایل اور ختم رسالت کا بیان فرمایا

تب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام نے انبیاؤن سے فرمایا کہ محمد صلعم کو

ان فضایل سے تمپر بزرگی ہی پہر جبریل نے آپ کو براق پر سوار کیا وہ براق جتنی

دور کہ آدمی کی نظر پہونچتی ہی اتنی دور ایک ایک قدم مین طی کرتا تہا یہانتک

کہ پہلے آسمان پر پہونچا یا حضرت جبریل نے دروازہ کہلوایا دربان آسمان کا

جو فرشتہ ہی پوچہا کہ کون ہین کہا مین جبریل ہون کہا تمہارے ساتہہ کون ہین

کہا

کہا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں کہا ہاں تب
فرشتہ نے دروازہ کھولا اور آپ کی تعریف اور توصیف کیا اور دعا دیا آپ
آسمان اول پر داخل ہوئے وہاں حضرت آدم علی نبینا وعلیہم السلام سے
ملاقات فرمائی اور سلام کیا اونہوں نے جواب سلام کا دیا اور تعریف کی
اور دعا دی وہاں بہت عجائبات دیکھے ازان جملہ حضرت آدم کی سیدھی جانب
نوری خوبصورت شکلین تھین کہ حضرت آدم جب اون کو دیکھتے خوش
ہوتے اور بائین جانب کالی اور بد شکلین تھین جب کہ اونکو دیکھتے غمگین
ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی حقیقت جبرئیل سے پوچھی
اونہوں نے کہا کہ سیدھی جانب نیک عمل بہشت والون کی صورتین ہین
کہ آپ اونکو دیکھکر خوش ہوتے ہین اور بائین جانب برا عمال دوزخیونکی
شکلین ہین کہ اونکو دیکھکر غمگین ہوتے ہین غرض وہان بہت عجائبات
اور بہت سے اسرار دیکھے بعد اوسکے دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے
وہان حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ پیغمبر سے ملاقات فرمائی پہلے آسمان کے
جو جو معاملے دربان سے اور حضرت آدم سے عمل مین آئے تھے وہ تمام معاملے
عمل مین آئے اور ویسے ہی وہان کے بہت عجائبات اور اسرار نظر آئے
آئے پھر تیسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت یوسف علی نبینا و
علیہم السلام سے ملاقات فرمائی پہلے آسمان کے تمام معاملے وہان بھی

عمل مین آے وہان سے چوتہے آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت ادریس
علی نبینا وعلیہم السلام سے ملاقات فرمائی اور وہی معاملے عمل مین آے پہر پانچوین
آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت ہارون علی نبینا وعلیہم السلام سے ملاقات
فرمائی پہر چہٹے آسمان پر رونق افروز ہوے وہان حضرت موسی علی نبینا وعلیہما
السلام سے ملاقات ہوئی بعدہ ساتوین آسمان پر زینت افزا ہوے وہان
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام سے ملاقات فرمائی اور بموجب معمول
ہر ایک آسمان کے تمام معاملے عمل مین آے حضرت ابراہیم کو سلام کیا اونہون
نے جواب سلام کا دیا او تعریف کی اور دعا دی حضرت ابراہیم بیت المعمور سے
پیٹھ لگاے ہوے بیٹھے تہے بیت المعمور ایک مسجد ہے کہ ہر روز ستر ہزار
فرشتے اوسکا طواف کرکے جاتے ہین جو ایک بار طواف کئے وہ دوسری
بار نہین آتے ہین دوسرے روز دوسرے ستر ہزار فرشتے آتے ہین
ہر روز یہی معمول ہے غرض ہر ایک آسمان پر بہت عجائبات اور بہت اسرار نظر مین
آئے بعدہ آپ سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ ایک درخت عظیم ہے
بیری کا جسکے پتّے ہاتی کے کان سے بڑے اور جسکے پہل مٹکون سے
بڑے ہین اوسپر بیشمار فرشتے مانند سونیکے پتنگون کے ہین وہان حضرت
جبرئیل ٹہیر گئے اور فرمایا کہ اگر مین یہان سے آگے جاونگا تو نور سے
تجلی کے میرے پر جلجاوینگے وہان حق تعالی نے آپ کی سہارکیکے واسطے

رُوف عطا فرمایا وہ مانند تخت جواہر نگار کے تہا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی
روشنی پر غالب تہی اوسپر مسند سبز زرنگار نورانی تہی وہ رفرف تمام حجابات نورانی
سے کہ ہر ایک حجاب دوسرے حجاب سے نہایت دور تہا گذار دیا وہانکے
بے نہایت اسرار اور عجائبات عائنہ فرماتے بعد اوسکے کرسی پر پہونچے
وہانکے اسرار ملاحظہ فرماتے وہانسے عرش مجید تک تشریف فرما ہوے
وہانکے اسرار اور عجائبات جو کسیکو معلوم نہیں سو آپ کو ظاہر ہوے وہان
آپ کو حق سبحانہ تعالی سے ایسا قرب حاصل ہوا جو کسی ملک مقرب اور نبی
مرسل کو حاصل نہ ہوا اور نہ ہوگا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے کلام بلا واسطہ
فرمایا اور دیدار مبارک سے مشرف فرمایا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سامنے حق سبحانہ تعالی کے کہا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ
یعنی سب عبادتین زبانی اور بدنی اور مالی اللہ ہی کیوا سطے ہین۔ پہر اللہ تعالی
جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی
سلام تمپر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پہر آپ نے کہا اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ یعنی سلام ہمپر اور خدا کے نیک
بندونپر۔ تب فرشتون نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق عبادت کے
نہین سواے اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ محمد بندے اوسکے

اور رسول اوسکے ہین تحتہ آپ کا التحیات کہنا مانند آداب بجالانیوا لیکے ہوا
اور حق تعالی کا سلام کہنا مانند سلام لینے سکے ہوا اور دوسری مرتبہ آپکا السلام
علینا آخر تک کہنا مانند سپارش کرنا مقرب درگاہ کا حق مین غریبون سکے ہوا
اور ملایکون کا شہادت کہنا مانند تعریف کرنے بادشاہ سکے اور اوس کے
مقرب سکے ہوا جب کہ نماز مومنون کی معراج ہی اس لئے حکم ہوا کہ قعود مین
یہہ سب عبارت پڑہی جاوے پہر حق تعالی نے تمام بڑی نعمتون سے اور
بڑے اسرارون سے آپ کو مشرف فرمایا لاکن سواے حق تعالی کے اور
آپ سکے وہ کسیکو معلوم نہین ہین لاکن جو احکام کہ ظاہر ہوے انمین سے
پچاس نمازین رات دن کی اور چہہ مہینے کے روزے آپ کی امت پر
فرض فرمایا غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد مشرف ہونے تمام مراتب
اور مقاصد سے جب کہ مراجعت فرمائی تو آسمان ششم پر حضرت موسی علیہ
السلام سے ملاقات فرما کر احوال فرض ہونے نمازونکا بیان فرمایا تو حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ تمہاری امت سے یہہ عبادت نہو سکے گی تم پہر جاوٴ اور حق
تعالی سے تخفیف عبادت چاہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر تشریف لیگئے
اور حق تعالی سے تخفیف عبادت کا التماس کیا حق تعالی نے دس نمازین
تخفیف فرمائین آپ پہر آے اور حضرت موسی سے بیان فرمایا پہر حضرت موسیٰ
نے آپکو واسطے تخفیف سکے بہیجا پہیر دس نمازین تخفیف ہوئین اسیطرح

آنحضرت نے چند مرتبہ واسطے تخفیف کے التماس کیا یہانتک کہ پانچ نمازین اور ایک
مہینے کے روزے باقی رہے اور چالیس پر پانچ نمازین اور پانچ مہینے کے
روزے معاف ہوے پھر آپ کے روبرو تین پیالے لاے ایک مین دودہ
اور ایک مین شہد اور ایک مین شراب تہی آپ نے دودہ کو پسند فرمایا حضرت
جبرئیل نے عرض کیا کہ آپ نے فطرت اسلام کو اختیار فرمایا آپ کی امت کو
یہہ بہت مبارک ہی پھر آپ نے بہشت اور دوزخ کی سیر فرمائی اور بہت
عجائبات ملاحظہ فرماے جن کے ذکر سے کتابین بھری ہوئی ہین پہر جب کہ
مکان مین تشریف فرما ہوے تو بستر مبارک گرم تہا حضرات صوفیہ کا قول ہی
کہ معراج مین جانا آپکا عالم آخرت کی قسم سے ہی اور عالم آخرت مین بہت بڑی
گنجایش ہی ایک لمحہ مین سیکڑون برس کے کام ہو سکتے ہین غرض جب آپ نے لوگون سے
وہ حال بیان فرمایا کفار ٹہٹہا کرنے لگے اور بعضے ضعیف الایمان مرتد ہوے
اور بعضون نے ابابکر صدیق کو کہا کہ تم اب بہی محمد کو سچا کہوگے کہ وہ تو ایسا
اور ایسا کہتے ہین ابابکر صدیق نے کہا کہ اگر وہ یہہ بات کہتے ہین تو بیشک
سچے ہین اور آپکے حضور مین جاکر احوال معراج کا سنکر خوب تصدیق کیا اس
سبب سے انکا لقب صدیق ہوا اور کافرون نے کہا کہ آسمان کا حال ہمکو
معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہی اگر تم وہان گئے ہو تو نقشہ
بیت المقدس کا اور شرح اوسکے مکانات کی تو بیان کرو آپ نے نظر غور دہین

دیکھی تھی یا دنتھا حق تعالی نے بیت المقدس کو آپکے سامنے کردیا آپنے دیکھکر سبکو بیان فرمادیا تب وہ کافر لاجواب ہوے - جاننا چاہیے کہ معراج کے احوال ایسے بہت ہین کہ بڑی کتابون مین اون تمام احوال کی گنجایش نہین ہی یہان واسطے تبرک کے چند کلمہ لکھے گئے

فصل پنجم بیان مین معجزات شریف کے - جاننا چاہیے کہ معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نہایت ہین کہ حق تعالی آپ کو تمام پیغمبرونکے معجزے عطا فرمایا اور زیادہ اون سب معجزون سے آپ کو ہر وقت ایک نیا معجزہ عطا فرمایا جن کا شمار مشکل ہی اور سواے اسکے آپ کی امت کے اولیاون کی کرامات بھی مانند گلے پیغمبرون کے معجزونکے ہین جو آپسکے زمانہ سے آج تک جاری ہین وہ بھی آپ کے معجزون مین داخل ہین کہ آپ کی آل سے اور آپ کے دین سے فیض پاے ہین سو وہ کرامات بھی بیشمار ہین جیساکہ ظاہر ہی از انجملہ ایک معجزہ آپکا قرآن شریف ہی باوجودی کہ آنحضرت امی تھے یعنی کچھہ پڑھے اور لکھے نہین تھے اس حال پر حق تعالی نے ایسا قرآن آپ پر نازل فرمایا کہ اس ایک کتاب کے معجزات کو شمار کرنا بہت دشوار ہوا اور ان تمام معجزات مین سے ایک معجزہ مشہور و معروف یہہ ہی کہ حق تعالی نے اسی قرآن مین فرمایا ہی کہ اگر تمکو شک ہی کہ یہہ قرآن میرا کلام نہوگا تو تم بھی موافق ایک سورۃ کے بناو لیکن تم نہین بنا سکوگے اور فرمایا کہ اگر جن

اور انسان جمع ہوویں کہ مانند اس قرآن کے بناویں تو بھی نہیں بناسکینگے
اگرچہ ایک دوسری کی مدد کریں۔ سو کفاروں نے خدا کی بات باطل
کرنیکے واسطے ہزاروں عالمونکو اور شاعرونکو اور ہنروالونکو جمع کیا اور بہت
دولت خرچ کی لاکن ابتک ایک سورہ یا ایک آیہ بھی نہیں بنا سکے اور آج تک
یہہ شرط موجود ہی اور یہی آزمایش جاری ہی جو کوئی چاہے سو آزمایش کر دیکھے
اور قرآن شریف مین چھ ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ آیتیں مین اور ممکن نہیں کہ
تمام خلایق ملکر ایک آیت بنا سکیں تو ہر ایک آیت ایک بڑا معجزہ ہوا اس حساب
سے چھ ہزار چھہ سو چھیاسٹھہ معجزے قرآن شریف مین موجود ہیں اور دوسرا
معجزہ قرآن شریف کا یہہ کہ قرآن مجید ایک مختصر کتاب کے مانند ہی اور اگلے
پیغمبرونکو حق تعالی نے بہت بڑی کتابیں عطا فرمائی تہیں مانند توریت اور
زبور وغیرہ کے لاکن اس مختصر مین سابق کی کتابوں کے احکام اور نصایح
وغیرہ اس طرح نازل فرمائے گویا اون بڑی کتابوں کی یہہ مختصر کتاب تفسیر ہی
اور سوائے اس کے ہر ایک زمانے کے پیغمبرونکے احوال اور معجزے
اور اونکی امتوں کے فساد اور اونپر عذاب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہوئے
سو مفصل بیان فرمایا ہی تیسرا معجزہ قرآن کا یہہ ہی کہ اسمین غیب کے اخبار
بہت ہیں مانند پیدایش آسمان اور زمین کے اور پیدایش حضرت آدم علیہ
السلام کے اور ابلیس کی عداوت کے اور بہشت سے نکلنا اونکا اور

زمین پر اور خبر اصحاب کہف کی اور سکندر ذوالقرنین کی اور یاجوج ماجوج کی اور سوائے انکے بہت سے اخبار جو کسیکو معلوم نہین تہے سو بے نہایت ہین تفسیر قرآن شریف کی دیکہنے سے معلوم ہوتے ہین اور سوائے اسکے اخبار آئندہ کے درپیش آنیوالے بہت ہین جیسا کہ فتح ہونا ملک روم کا اور فتح ہونا مکہ معظمہ کا اور فتح ہونا جنگ بدر کا اور قلعہ خیبر کا اور غالب ہونا دین اسلام کا تمام دنیا مین اور خراب ہونا یہود یونکا اور اخبار آخری زمانیکے اور دجال کے اور سوائے انکے قیامت تک کی خبرین موجود ہین اور ہر ایک بات بموجب خبر دینے قرآن شریف کے اپنے وقت پر ظاہر ہوئی اور ظاہر ہوتی چلی آتی ہی انکا احوال احادیث اور تواریخ کی کتابون مین مفصل مرقوم ہی انشاءاللہ قیامت تک ہر ایک خبر اپنے وقت پر ظہور مین آوے گی۔ اور سوائے اسکے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے کے وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت تک جتنے مذاہب کفر کے پیدا ہوئے تہے سو وہ تمام مذہبون کا بیان اور ہر ایک مذہب کے باطل ہونیکے حجت قرآن مجید مین ایسی ہی کہ اگر تمام خلایق جمع ہوین تو وہ حجت کو باطل نہین کرسکتے بلکہ وہ حجت مین کچہہ شبہہ ڈال نہین سکتے اور سوائے اسکے جو جو عمدہ علم اور ہنر ہین اصل وہ علمون کی قرآن مین ہین صاحبان کمال جس علم اور ہنر مین کتاب بناتے تو ابتدا مین ایک دو آیتین قرآن مین سے اس علم کی لکہکر اوسکی تفسیر مین وہ علم کی کتاب لکہتے ہین جو تہا معجزہ قرآن شریف کا

یہہ کہ ہر ایک سورہ کے بلند مرتبون سے اور منہایت فایدون سے ہزارون
مجلد کتابین بھری ہوی ہین ازانجملہ ایک سورہ الحمد کا تمام مضمون کی صحت کو
او مشکلون کی آسانی کو اور مرادون کے حاصل ہونے کو کافی ہی اور ہر ایک
آیت مین بہت فایدے ہین کہ بعضی آیتون کی پڑہنے سے سحر و جادو کو حقتعالی
دفع فرماتا ہی اور جنات اور شیاطین کی ایذا سے چہوڑاتا ہی او بعضی آیات پڑہنے
سے حقتعالی قید سے اور عذاب سے اور قتل ہونے سے اور قرض سے اور بیماریکی
نجات دیتا ہی اور مال اور اولاد عطا فرماتا ہی اور ہر ایک طرح کے مقصد کو عطا
فرماتا ہی اور آخرت کے عذابون سے اور دوزخ سے نجات اور قبر مین
راحت اور حشر مین عزت اور جنت اور دنیا مین اپنی محبت اور کرامت عطا فرماتا ہی
اور پانچوان معجزہ یہہ ہی کہ قرآن مجید مین سیکڑون احکام ہین سو تمام خلق کو فواید
دین و دنیا کے پہونچاتے ہین ابتک کسی ایک حکم مین نقصان خلق اور تبدل اور
غیر ظاہر نہین ہوی یہہ بہت بڑا معجزہ ظاہر ہی اسواسطے کہ صاحبان انگریز اور
ہر ایک قوم نصاری اور یہود وغیرہ ہر ایک مدت مین تمام علما اور حکما کو جمع
کرکے واسطے آرام خلایق اور انتظام ریاست کے ایک قاعدہ بناتے اور لاکہون
روپے خرچ کرکے اوسکو جاری کرتے پہر تہوڑی مدت مین اوسی قاعدے سے
نقصان ظاہر ہوتا ہی تب موقوف کرتے ہین اور دوسرا قاعدہ بناتے ہین اور
کوی ایک قانون کو برقرار نہین رکہہ سکتے ہین سو ظاہر ہی اور باوجودی کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ظاہر کا نہ تہا اور کوئی رفیق آپکا نہ تہا سو آپ کی کتاب
کے احکاموں مین سے کوئی ایک حکم مین نقصان اورخلل و رتبدل و تغیر ظاہر
نہوا اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک ظاہر نہ ہوگا اگر کوئی شخص اس بات مین
انصاف کے ساتھہ غور کریگا تو حقتعالی سے امید ہی کہ اسکو ایمان کی ہدایت عطا فرمایگا
غرض قرآن شریف مین تمام نعمتین دین اور دنیا کی موجود مین اوسکے معجزون کا
شمار نہین ہی اور سوا اسکے قرآن شریف کے چار بطن ہین اور تمام علما پہلے
بطن کے فضایل کے دریا مین سیر کرتے ہین نہایت اسکے فضایل کی کسیکو معلوم
نہین ہی اور باقی تین بطن مخفی ہین اونمین سے حقتعالی بعض اسرار کو جسکو کہ چاہتا ہی
اولیا اور انبیا سے اطلاع فرماتا ہی اور یہہ معجزہ ہمیشہ موجود ہی اور قیامت تک
باقی رہیگا انشاء اللہ تعالی اور دوسرا معجزہ آپکا جو دنیا مین موجود ہی اور قیامت
تک باقی رہے گا سو آپ کی آل اطہر ہین جنکے طفیل سے کروڑون اولیا اللہ
ہوسے اور ہین اور رہینگے اور حضرت امام مہدی آپ کی آل سے ہین کہ آخری
زمانے مین جب کہ تمام دنیا کفر اور ظلم سے بہرجاوے گی تب اونکی ہدایت اور
عدل سے تمام دنیا اسلام اور عدل اور احسان سے معمور ہو رہیگی اور جب کہ
وہ اسلام اور عدل جاتا رہیگا تب دنیا فنا ہو گی اور قیامت ہوگی یہہ ایک معجزہ
تمام عالم کو قیامت تک گہیرا ہی اور کروڑون کرامات اسمین موجود ہین اور دوسرے
معجزات بیشمار ہین از انجملہ ایک شب کفار کہے کہ اگر آپ برحق پیغمبر ہین تو چاند کو

آسمان پر دو ٹکڑے کر دیجئے پہر آپ نے دعا کر کے اشارہ فرماتے ہی چاند
آسمان پر دو ٹکڑے ہوگیا جب کہ تمام خلق دیکھکر قایل ہوئے تب پہر آپ کی
دعا اور اشارہ کرنے سے چاند کے ٹکڑے مل گئے پہلے کے موافق غروب
ہوگیا اور یہہ حال اکثر ملکون مین نظر آیا اور کتابون مین لکہا گیا اور آپ کی دعا سے
آفتاب بعد غروب ہونے کے آسمان پر آیا اور شام تہی سو دن ہوگیا کہ ایک روز
عصر کے وقت سے مغرب تک آپ پر وحی اترتی رہی آپ کا سر مبارک حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر تہا حضرت علی ادب سے بیٹھے رہے یہانتک
کہ عصر کی نماز قضا ہوگئی جب کہ آپ وحی سے فارغ ہو کر حضرت علیؓ کی نماز کے
قضا ہونیسے مطلع ہوئے دعا فرماتے ہی آفتاب مغرب سے بلند ہو کر پہلی جگہ
ٹہرا ہوا جب کہ حضرت علیؓ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تب غروب ہوا یہہ چاند
اور سورج کے دو معجزے جو بیان ہوئے سو آسمان سے علاقہ رکہتے ہین *
حکماؤن کا قول ہی کہ سولے پیغمبر کے کسیکو آسمان پر تصرف ہرگز نہین ہوتا ہے
اور سوائے اسکے اخبار آگے آنیوالے قیامت تک کے جو آپ نے ارشاد
فرمائے سو ہر ایک خبر اپنے وقت پر ظاہر ہوئی اور ہوتی ہی جیسا کہ فرمائے کہ
حضرت عمار یاسر قتل ہونگے باغیون کے ہاتہہ سے پس ویسا ہی ہوا اور فرمائے
کہ حضرت علیؓ کو شقی ترین خلایق قتل کریگا اور حضرت امام حسینؑ شہید ہونگے اور
حضرت امام حسنؑ کی سبب سے دو جماعت مین مسلمانون کی صلح ہوگی اور خوارج کی

قوم ظاہر ہوگی اور ملک مصر کا فتح ہوگا اور ملک فارس فتح ہوگا اور خزانے مسلمانونکے
ہاتھہ مین آوینگے اور فرماے تہے کہ لڑائی بدر کی فتح ہوگی اور فلانے فلانے
شخص قتل ہوکے فلانی اور فلانی جاے پر اونکی میتان پڑی رہین گی اور
بعد میری رحلت کے مدینہ مین ایسے خونریزی ہوگی کہ احجار زیت پر یعنی بازار
کے کالے پتہرون پر خون بہیگا اور فرمایا کہ میری امت مین ستر پر تین فرقے
ہونگے اور سوا اسکے آپ نے بینہایت اخبار ارشاد فرماے سو تمام
اخبار ظاہر ہوے اور سواے اس کے جو قریب قیامت کے ظاہر ہونیکے
اخبار ہین سو وہ بہی اوسی وقت پر ظاہر ہونگے اور سواے اسکے حقتعالی
آپ کی زبان مبارک مین ایسی برکت عطا فرمایا تہا کہ جو دعا فرماتے تہے اور جو
بات زبان مبارک سے فرماتے تہے حق تعالی وہی بات ظہور مین لاتا تہا
جیسا کہ اپنے چچا حضرت عباس کی اولاد کے حق مین دنیا کی برکت کی دعا فرمائے
اونکی اولاد سے چہتیس پیڑیان روے زمین کی بادشاہت کیے اور خلیفہ کہلائے
اور آپ نے حضرت انس کے حق مین برکت مال اور عمر اور اولاد کی دعا
فرماے سو آپ کی دعا کی برکت سے حضرت انس کی عمر سیکڑون برس ہوئی
اور مال بیحساب اور اولاد سیکڑون ہوئی اور آپ نے ایک اندہے کو
دو رکعت نماز پڑہواکے دعا فرمائی اوسی وقت بینا ہوا اور جب قحط ہوتا آپکی
دعا سے اوسی وقت پانی برستا اور قحط دفع ہوتا اور آپ کی دعا کی برکت سے

حضرت عمرؓ کہ آپ سے جنگ کرنے کو ہتیار لگا کے آئے تھے اوسیوقت مسلمان ہوئے
اور آپ کی دعا سے حضرت علیؓ کو گرمی اور سردی کا اثر کبھی نہ ہوا غرض آپ کی
دعا سے بیمارون کو شفا ہوتی مشکلین آسان ہوتین مقصدین مرادین حاصل ہوتین
وہ معجزات شمار مین لانا محال ہی اور یہ ہر ایک معجزہ کتابون مین مفصل مرقوم ہی اور
آپ کے دست مبارک کے اور لب مبارک کے معجزات بہی بے شمار ہین چنانچہ
چند صد کہجور ایک تہیلی مین ڈال کے ابوہریرہؓ کو عنایت فرمائے تھے دو رات
دن اوسی کو کہاتے سیر رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے
حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت تک
اوسی تہیلی سے دو وقت رات دن مین کہاتے رہتے تھے حضرت عثمان رضی
کی شہادت کے روز بلوے مین وہ تہیلی چوری گئی اور جب کہ آنحضرت صلعم
خندق تیار فرماتے تھے آپکا آواز مبارک فاقہ کشی کے سبب سے نہایت ضعیف
ہوا تہا حضرت جابر کی زوجہ نے چاہی کہ تنہا آپ کی ضیافت کرین اسنے
ساڑھے تین سیر آٹا پکائی اور ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے اوس
ہانڈی مین ڈال کے چولھے پر رکھی اور حضرت جابر نے کہی کہ آپ تنہا تشریف
کرو کہ کوئی ہمراہ نہ آوے جب آپنے دعوت سنی تب ... سو آدمی ...
بنانیوالون کے ساتہہ تشریف لائے اور ہانڈیا مین اور آٹے مین اپنے
لب مبارک لگائے اور ہانڈی سالن کی چولہے پر ... اور روٹیان ...

بنا کر چادر کے نیچے رکھوائے اور ہر ایک کو دینا شروع کئے یہانتک کہ پندرہ سو
آدمی اور تمام گھر والے کہا کر شکم سیر ہوئے بعد ازان آپ تناول فرمائے
اور وہ روٹیان اور سالن جیسا کہ پہلے تہا ویسا ہی باقی رہا اور ایک وقت
تمام لشکر کا قوت سر گیا تہا آپ نے ہر ایک کے توشہ کے نیچے ہوئے چورے
منگوائے اور ایک چادر مین جمع کر کے اوسپر ہاتہ پہیر کر دعا برکت کی کئے
وہ چورونمین ایسی برکت ہوئی کہ تمام لشکر اپنے تمام برتن بہر کر لیگئے اور کہا کر
سیر ہوئے پہر حق تعالی علہ پہونچا کے بیفکر کیا اور ایک دن حضرت ابو طلحہ کی زوجہ
تہوڑی روٹیان بچے کے پہلو مین چہپا کے آپ کو بہیجی آپ مع اصحاب طلحہ
کے گہر مین آئے اور وہ روٹیان چور کے گہی ملا کے دس دس
آدمی کو کہلانے لگے اسی آدمی ہمراہ کے اور تمام گہر والے ابو طلحہ کے اور
آپ شکم سیر ہوئے اور اولش بچا ہوا رہا اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بی بی زینب سے نکاح کرے حضرت انس رض کی والدہ ایک پیالہ مین تہوڑا سا
ملیدہ آپ کی خدمت مین روانہ کری تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اصحابون کو بلا کر کہلانا شروع کرے قریب ساڑہے تین سو آدمی وہ ملیدہ
کہا کے شکم سیر ہوئے اور ایک روز ام مالک نام ایک بی بی نے ایک
مشک روغن سے بہر کر آپ کی خدمت مین روانہ کری آپ نے وہ مشک سے
روغن لے لئے اور خالی مشک واپس بہیج دیئے حقتعالے آپ کی دعا کی برکت سے

وہ مشک کو روغن سے بھردیا چنانچہ ام مالک چند سال تک ہر روز اوسی مشک سے
روغن نکالتے اور تمام گھر والون کو کہلاتے لیکن وہ مشک بھری ہوئی رہتی کبھی
خالی نہوتی تھی ایک روز گھر والون نے اوس مشک کو ایسا نچوڑ ڈالا کہ ایک
قطرہ روغن اوسمین باقی نرہا بعد اوسکے وہ مشک خالی رہی اور اوسمین روغن
نہین آیا تب ام مالک نے آنحضرت سے یہ حال عرض کری آنحضرت نے
فرمایا کہ اگر اوسکو نہ نچوڑتے تو کبھی اوسکا روغن خالی نہوتا اور ایک روز ایک
صحابہ آپ سے کچھ غلہ مانگا آپ نے عطا فرمایا وہ ایک باسن مین رکھا تھا
ہر روز تمام گھر والے وہ باسن سے غلہ نکالتے اور پکا کے کہایا کرتے اور وہ غلہ
ہمیشہ ویسا ہی رہتا تھا بعد بہت مدت کے ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ اوس
باسن مین کچھ نرہا اوس روز سے غلہ وہ باسن مین نہین بہرا آنحضرت سے عرض
کئے تب حضرت نے فرمایا کہ اگر تم باسن خالی نکرتے تو ہمیشہ غلہ رہتا کبھی
باسن خالی نہوتا فقط غرض آنحضرت کے معجزے بے حساب ہین اور بہت مین اسی سبب
شمار مین آتا نہین ہوتا ہی اور آپ جس خشک کنوے مین لعاب دہن مبارک ڈالتے
اوسی وقت پانی سے بھر جاتا اور جس چاہ مین پانی بدمزہ اور کہارا ہوتا آپکے
لعاب دہن مبارک سے شیرین اور خوش ذائقہ ہوجاتا بعضے احوال لکھے جاتے
ہین روایت ہی حضرت جابرؓ سے کہ جس روز لشکر خندق مین آیا بالکل پانی نتھا
خلایق پیاس سے بیتاب ہوگئی آنحضرت کے پاس آئی اوسوقت آپکے

وضو سے بچا ہوا تھوڑا پانی ایک چھاگل مین تھا آپ نے دست مبارک اوس
چھاگل مین رکھے وہ چھاگل مین پانی آپ کی انگشتان مبارک سے نکلنے لگا اور
اوبلنے لگا کہ پندرہ سو آدمی وضو کئے اور پانی پیئے اور تمام جانورون کو
پلائے اور مشکین بھرے یہ واقعہ حدیبیہ پر واقع ہوا اور سوا اسکے
جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ پر تشریف لائے تو وہان کا کنوان
خشک ہوگیا تھا آپ نے لعاب دہن مبارک اوسمین ڈالے اور ایک ساعت
خاموش رہے پھر فرمائے کہ اب اس چاہ سے پانی لیوین وہ چاہ ایسا بھر گیا
تھا کہ تمام لشکر کو کفایت کیا اور آج کے دن تک اوسمین پانی ہی اور روایت کی
عوف نے کہ ایک سفر مین خلایق نہایت پیاس سے بیقرار ہوئی آپ نے
حضرت علی اور ایک صحابہ رضی کو فرمائے کہ پانی تلاش کرین اونہون کو جنگل مین
ایک اونٹ ملا کہ اوسپر ایک پکھال پانی کی اور ایک عورت میٹھی تھی آنحضرت
کی خدمت مین لائے حکم صادر ہوا کہ پکھال سے پانی لیوین چنانچہ چالیس آدمی
سیراب ہوئے اور جانور پیئے مشکان بھر لئے لاکن وہ پکھال ویسی ہی
بھری ہوئی تھی اور روایت ہی انس رض سے کہ آنحضرت ایک قریہ مین تھے جسے
زورا کہتے ہین نہ ملا آپ کو پانی سوائے ایک باسن اور رکھے آپ نے اوسمین
دست مبارک کو تو آپ کی اونگلیون میں سے اسقدر پانی نکلا کہ تمام خلایق جو
تین سو آدمی کے قریب تھے وضو کئے اور رکھے عبد اللہ مسعود رض نے کہ ایک سفر مین

نی نہ ملا تہا سو فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی سو لائے
یک باسن مین تہوڑا پانی تہا سو رہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ اپنا
وہمین سو دیکہا مین سے کہ نکلتا تہا او نگلیون سے آپ کی پانی اور روایت ہی
ابو قتادہ سے کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم چلو کے
آج دن کو اور رات کو اور پاؤ گے کل سے کے دن پانی سو چلے لوگ دن بہت
ذہی رات تک پہرا وترے حضرت کنارے راہ کے سب سے کے ساتہہ
اور فرمائے کہ صبح کی نماز کی خبرداری رکہو پہر سو رہے آپ اور سب لشکر والے
پہر اوہی سب سے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اوٹہے جب کہ دہوپ آنحضرت صلعم کی
پیٹہہ پر چمکی پہر فرمائے کہ سوار ہو سو چلے یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب تب
اترے اور منگوائے باسن وضو کا کہ اوہمین کچہہ پانی تہا اور وضو کئے حضرت نے
تہوڑے پانی سے اور رہا باسن مین تہوڑا پانی پہر فرمائے کہ سنبہال کے رکہو
ہمارے لئے یہہ پانی کہ عنقریب کچہہ حال ہونے والا ہی پہر اذان کہی بلال نے
اور نماز پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز فرض صبح کی اور سوار
ہوئے حضرت اور سوار ہوئی تمام خلایق سو جب کہ چڑہا دن اور بہت ہوئی گرمی
سو آئے لوگ پاس حضرت کے اور فریاد کرتے تہے پیاس کی کہ یا رسول اللہ
ہلاک ہوئے ہم فرمائے نہین ہلاکت تم پر پہر منگوائے وضو کا باسن اور حضرت
اس وضو کے باسن سے پانی ڈالتے تہے اور ابو قتادہ پانی پلاتے تہے

سو ہجوم کیا لوگون نے اوس باسن پر تب فرمائے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ نیک کرو خلق کو قریب ہی کہ تم سب سیراب ہو جاوے گے سو سیراب ہوئے
سب نے پھر پیا مین نے بعد سب کے پھر پئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے۔ اور پانی مین برکت ہونے کے اور کہانے مین برکت ہونے کے
معجزے بہت ہین شمار مین لانا مشکل ہی غرض جسپر دست مبارک لگتا اوس مین
ایسی برکت ہوتی کہ وہ معجزہ ہو جاتا تھا اور سوائے اس کے دست مبارک مین
ایسے برکات تہے کہ جس بیمار پر لگاوین اوسی وقت حق تعالی شفا عنایت فرماتا
تہا جیسا کہ خیبر کی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کے پانون کو ایسا زخم کاری لگا تھا
کہ اہل لشکر نے کہا کہ کام اسکا تمام ہو چکا جب کہ آنحضرت کی خدمت مین اون کو
لیگئے اونہون نے کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفا چاہتا ہون آنحضرت
دست مبارک پانون پر پھیرتے ہی ایسا درست ہو گیا کہ گویا کبھی زخم نہین لگا
تہا اور قتادہ بن نعمان کی آنکہہ لڑائی مین باہر نکلکر لٹکی ہوی تہی عرض کیا کہ یا
رسول اللہ میری آنکہہ اچھی کر دیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماے صبر کرنے مین
بہشت ملتا ہی اور اگر تم چاہو تو آنکہہ کو اچھی کر دیتا ہون اونہون نے عرض کیا
کہ میری عورت عیب کریگی آپ میری آنکہہ اچھی کیجئے اور بہشت کے لئے بہی
دعا کیجئے تب آپ نے وہ انڈے کو آنکہہ کے حلقہ مین رکھکے ہاتہہ پھیرے
اوسی وقت آنکہہ اچھی ہو گئی گویا کبھی زخم نہین لگا تہا اور ایک صحابہ کی ہتیلی مین

معدوم تھا سو آپ نے اپنی ہتیلی اوسپر رکھہ کے دبا دی وہ ہتیلی ایسی ہوگئی کہ کبھی
معدوم نہ تھا اور عبد اللہ بن عتیک جب کہ ابو رافع کافر کو قتل کر کے نکلا اوسکے
زینے پر سے اترتے وقت گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی دو ٹکڑے ہوگئی جب آپکی
خدمت مین آئے تو آپ ہاتہہ پھیرتے ہی پانون ایسا ہوگیا کہ کبھی درد نہین
ہوا تھا معجزہ ایک شب کفار آنحضرت کے قتل کے لئے آپ کے دروازہ پر
نگاہبانی کرتے ہوے بیٹھے حق تعالی اونکے مکر سے آپ کو اطلاع فرمایا جب
آپ حضرت علی کو اپنا ردا اوڑہا کے اپنے بستر پر سولا کے دروازہ کہول کے
باہر تشریف لائے حق تعالی کفارون کو اندہے اور بیہوش کردیا یہان تک کہ
آپ اون سبھون کے سرونپر تھوڑی تھوڑی خاک ڈالتے ہوئے حضرت
ابوبکر صدیق کے مکان پر جاکے اون کے ہمراہ ایک غار مین جاکے بیٹھے جبکہ
کفار ہوش مین آئے تو آپ کو نہ پائے تب آپ کے پانون کے نشان پر ڈہونڈتے
غار تک آئے حق تعالی کے حکم سے غار کے دروازہ پر کبوتری انڈے
دی اور کڑی جالے باندہی تھی کفار یقین کئے کہ آپ غار مین نہین ہین اسلئے
غار مین نہ گئے جب کہ غار کے اوپر چڑہے تو آپ اور ابوبکر کے مقابل اور
روبرو کھڑے ہوے حضرت ابوبکر کہے یا رسول اللہ اب یہہ ہمکو دیکھہ لیتے
ہین حضرت فرمائے خدا ہمارے ساتھہ ہے خوف مت کرو حق تعالی کفارون کی
نگاہ سے آپ کو ایسا بچایا کہ باوجود روبرو کھڑے ہونیکے اور ڈہونڈنیکے

آپ کو کسی نے ہرگز نہین دیکہا یہانتک کہ مایوس ہو کے وہانسے پہرے چلے گئے
اور آپ کے ڈہونڈنیکو اور قتل کرنے کو ہر ایک سمت مین سواروں پیادے
دوڑلے ئے جب کہ آپ وہان سے مدینہ کو روانہ ہوے ایک سوار جسکا نام
سراقہ تہا آپ کو راہ مین پایا اور گرفت کرنے کو آپ کے قریب آیا آپ دعا
کرتے ہی زمین مین گڑنے لگا قریب تہا کہ اوس کا گہوڑا اور وہ تمام زمین مین
غرق ہو جاوے کہ وہ پکار کے کہا کہ آپ دعا کیجئے کہ نجات پاؤن تو پہر یہان
نہ آؤن گا اور جو کوئی ادہر آوے تو اوس کو راہ سے پہراؤن پہر آپ دعا فرماتے
ہی زمین سے باہر آیا اور ہر ایک ادہر آتے ہوے کو راہ سے پہرایا بعد چند
مدت کے آپ بہی شرف اسلام پایا اور روایت ہی حضرت جابر رضہ سے کہ ایک
سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاے حاجت کے لئے میدان مین
نکلے وہان دو جہاڑ کہجور کے تہے آنحضرت ایک جہاڑ کی شاخ پکڑ کے کہے
کہا مان میرا اللہ کے حکم سے وہ جہاڑ آپ کے ہمراہ ہوا پہر دوسرے جہاڑ کے
پاس جا کر ایسا ہی فرماے وہ بہی تابعدار ہوا پہر فرماے کہ تم دو آپسمین
مل جاؤ پہر وہ مل گئے جب آپ قضاے حاجت سے فراغت ہوے تب
ہر ایک درخت اپنے مقام پر جاکے کہڑا ہوا معجزہ روایت ہی حضرت عباس رضہ
سے کہ حنین کی لڑائی مین غلبہ کئے تہے کفار پہر آنحضرت صلعم نے ایک مٹہی بہر
کنکر لئے اور پہینکے اونپر اور فرماے کہ شکست کہائی کافرون نے قسم ہی

محمدؐ کے رب لی۔ پہر اوسی وقت شکست کہا سے کفار اور فتح دیا اللہ مسلمانونکو
اور روایت ہی انسؓ سے کہ ایک شخص لکہتا تہا آنحضرتؐ کے پاس سو مرتد ہوا
ور مشرکون مین ملا سو فرماے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زمین
اسکی میت کو قبول نہ کریگی سو جب کہ وہ مرگیا سو زمین اوسکی میت کو قبر سے باہر
پہینک دی تہی ہر چند لوگون نے کئی بار دفن سکئے زمین باہر ڈالتی رہی
اور روایت ہی انسؓ سے کہ آنحضرتؐ جمعہ کا خطبہ فرماتے تہے عرض کیا ایک
شخص کہ دعا کیجئے واسطے پانی برسنے کے کہ قحط سے ہم ہلاک ہوگئے سو
آپ دعا فرماتے ہی ابر اوٹہا اور دوسرے جمعہ تک رات دن پانی برستا
تہا پہر وہی شخص دوسرے جمعہ کے دن کہا یا رسول اللہ ڈوب گیا ہمارا
مال اور گر پڑے ہمارے مکان پہر آپ دعا کئے اور فرمائے ابر سے
کہ ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا پہر دہوپ نکلی مدینہ مین اور برستا
رہا پانی ایک مہینے تک اور روایت ہی جابرؓ سے کہ آنحضرت خطبہ پڑہتے
وقت ایک ستون سے مسجد کے تکیہ کرتے تہے جب کہ ممبر پر بیٹہے تو چیلایا
وہ ستون قریب تہا کہ پہٹ جاوے پہر گلے لگائے آنحضرت نے وہ ستون کو
اور فرماے کہ میری دوری سے بہہ ستون۔ اور روایت ہی سلمہ بن اکوعؓ
سے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس بائین ہاتہہ سے کہایا سو فرمائے اوسکو
کہ کہا سیدہے ہاتہہ سے کہا اوسنے مین نہین کہا سکتا فرمائے حضرت سنے

کہ نہ کہا سکیگا تکلیف سے نہین کہایا تو نے پہر تمام عمر اوسکا سید ہا ہاتہہ کہانے کے
کام مین نہین آسکا روایت ہی کہ گہوڑا ابو طلحہ کا بہت سست اور کند رفتار تہا ایک
شب آپ نے سوار ہوئے اور فرمائے کہ یہہ گہوڑا دریا ہی پس ایسا جلد ہوا کہ کوئی
گہوڑا اوس کے ساتہہ نہین جا سکتا تہا اور ہی کہ حضرت جابر کہ لڑائی مین مین
ایسے اونٹ پر سوار تہا کہ چل نہین سکتا تہا پہر خبر پائے آنحضرت نے اور ہانکے
اوس کو اور دعا کئے پہر ہمیشہ سب سے آگے آگے چلتا رہا پہر خرید ے آنحضرت
مجہہ سے ایک وقیہ روپے کو پہر دیئے قیمت اوس کی مجہہ کو اور وہ اونٹ
بہی مجہے بخشدیئے اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ نکلا مین مکہ مین ساتہہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی سمت مین پہر سامنے نہ آیا حضرت کے کوئی
پہاڑ اور کوئی جہاڑ مگر وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ اور روایت ہی یعلی
بن مرہ سے کہا کہ تین چیزین عجائب دیکہا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سفر مین چلتے تہے کہ ایک اونٹ نے آنحضرت کو دیکہہ کر آواز کیا اور گردن
ڈال دیا پہر آنحضرت کہڑے ہوے اور اوس کے مالک کو بلائے اور کہے
بیچ اس اونٹ کو تب کہا مالک کہ آپ کو نذر کرتا ہون یہہ اونٹ پر معیشت ہی
ایک گہر والون کی تب فرمائے یہہ اونٹ شکایت کیا بہت کام لینے کی اور
چارا کم دینے کی سو اب تم نیکی کرتے رہو اس سے پہر چلے اور اوترے ایک
جاے پر پہر آرام کئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہا ایک درخت پہاڑ

ہاتا ہوا زمین کو اور ڈہانک لیا آنحضرت کو پہر پلٹ کر چلا گیا اپنی جاے پر پہر
بیدار ہوے آنحضرت اور سنے حال درخت کا فرماے کہ وہ واسطے سلام
کرنیکے آیا تہا مجہپر اذن لیکے اپنے رب سے پہر چلے اور گذرے ایک پانی
کے کنارے پس لائی ایک عورت ایک اپنا لڑکا جو مجنون تہا پہر پکڑے
آنحضرت ناک اوسکی اور فرماے باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول اللہ کا پہر آگے
گئے پہر جب کہ پلٹے تو پوچہے آنحضرت نے عورت سے لڑکے کے حال کو کہی قسم اللہ کی
جب سے آپ گئے سو اب تک کوئی حرکت مکروہ نہین دیکہی لڑکے سے
اور کہا ابن عباسؓ نے کہ لائی ایک عورت اپنے لڑکے کو آنحضرت کے
پاس اور کہی اسکو جنون ہی پکڑتا ہی جنون وقت کہانے شام کے اور صبح کے
پہر پہراے آنحضرت دست مبارک اوسکے سینے پر اور دعا کئے پس قی کیا وہ
لڑکا اور نکلا اوسکے پیٹ سے مانند کالے کتے کے بچے کے دوڑتا ہوا
اور روایت ہی حضرت انسؓ سے کہ ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم غمگین بیٹہے تہے کافرون کے معجزے طلب کرنیسے اور ستانے سے لاے
سو آئے جبرئیل اور کہے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہین آپ کہ دکہلاؤن تمکو ایک
معجزہ فرماے ہان پس دیکہے جبرئیل ایک درخت کو پہر کہنے کہ بلاؤ تم اس کو
پس بلاے حضرت اوسکو اور کہڑا رہا روبرو حضرت کے پس کہا جبرئیل نے حکم کرو
اسکو تا کہ پہر جاوے پس حکم کئے حضرت نے اوسکو پہر چلا گیا پس فرماے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفایت ہی مجھکو کفایت ہی مجھکو اور روایت ہی ابن
عمر سے کہ تھے ہم ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین پہر روبرو
آیا آپ کے ایک جنگلی سو فرمایے اوسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہی کہ نہین
کوئی معبود سوا ے اللہ کے کہ وہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور محمد بندہ
اوسکا اور رسول اوسکا ہی عرض کیا اور کون گواہی دیتا ہی اس بات پر فرمایے
درخت کیکر کا پس بلایے اوس درخت کو آنحضرت پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا
زمین کو اور کہڑا ہوا روبرو آپ کے پس گواہی طلب کئے آنحضرت نے اس
درخت سے تین بار پہر گواہی دیا وہ درخت تین بار کہا واقع مین ایسا ہی ہی
جیسا کہ آپ نے فرمایے پہر چلا گیا اپنی جاے پر اور روایت ہی ابن عباس رض سے
کہ آیا ایک جنگلی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا کس دلیل سے
جانون مین کہ تم رسول اللہ کے ہین فرمایے کہ اگر بلاؤن مین اس خوشہ کو
اس کہجور کے درخت مین سے گواہی دیتا ہوا اِس بات کی کہ مین رسول اللہ کا
ہون پہر بلایے اوسکو رسول خدا نے پہر لگا وہ خوشہ اترنے کہجور کے جہاڑ
سے یہانتک کہ گر پڑا طرف نبی ؐ کے پہر فرمایے آنحضرت نے کہ پلٹ کر جا
پس چلا گیا تب اسلام لایا وہ جنگلی اور روایت ہی ابی العلا اور شمرہ بن جندب رض
سے کہا کہ تھے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوبت بہ نوبت کہاتے
ایک بڑے پیالے مین صبح سے رات تک کہا کر اوٹہتے دس آدمی اور کہاتے بیٹہتے

دس آدمی سب ہی ابو العلی نے سمرہ بن جندب سے لیا چیز سے پیالہ کو مدد ر
جاتے تھے یعنی بھرتے جاتے تھے کہ خالی نہین ہوتا تھا کہا سمرہ نے کس چیز سے
تعجب کرتا ہی تو کسی چیز سے مدد نہین کیا جاتا تھا مگر آسمان سے یعنی غیب سے
بھرپور ہوتا جاتا تھا اور روایت ہی کہ آنحضرت وقت ہجرت کرنے مکہ سے مدینہ کو گذر گئے
ام معبد کے خیمہ پر ہرچند گوشت و خرما خریدنا چاہا۔ نہ موجود پایا ایک بکری
بہت دبلی اور بہت ضعیف بدحال جو مدت سے دودھ نہین دیتی اور ضعف سے
مندی کے ہمراہ نہین چل سکتی خیمہ مین تھی آپ نے فرمایا اسکو دودھ ہی
ام معبد کہی وہ دودھ سے بہت دور ہی آپنے فرمایا کہ اذن دیتی ہی تو کہ مین
اسکا دودھ نچوڑون ام معبد کہی آپ نچوڑین پس آپ نے بڑا باسن منگوائے اور
اوسکے تھنون پر ہاتھ پھیر کے بسم اللہ کہکے دودھ نچوڑے اتنا بہت دودھ نکلا
کہ ام معبد سیراب ہوگئی اور آنحضرت کے تمام ہمراہی اور آنحضرت دودھ پی کر سیر
ہوگئے پھر دوسری بار بعد پہلی بار کے دودھ نچوڑے کہ دوبارہ باسن بھر گیا
ام معبد کے لئے چھوڑے اور ام معبد سے بیعت لیکے مدینہ کو تشریف
لیگئے اور روایت ہی کہ ایک جنگلی ایک نیول ہمراہ لیکے آیا اور کہا کہ اگر یہ نیول
آپ کی نبوت پر گواہی دیوے تو مین دیتا ہون جب کہ آپ اوس نیول کی طرف
اشارہ کئے تو زبان فصیح سے کلمہ شہادت ادا کیا۔ اور بہت سے معجزات تھین
اور سوا آپ کے صحابہ کبار اور حیدر کرار اور آئمہ اطہار کے کرامات

سے بے نہایت اور تمام اولیاؤن کے کرامات جو آج تک ظہور مین آے سو یہہ تمام آپکے ہی معجزات ہین اور قیامت تک یہہ کرامات باقی رہین گے سو آپ کے ہی معجزات ہین خصوصًا قرآن شریف کا معجزہ بھی یک باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا

فصل چھٹی بیان اخلاق کریمہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا حق تعالی نے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہی۔ جبکہ خدا تعالے نے آپ کے خلق کو سراہا اور عظیم اور عمدہ فرمایا ہی تو قیاس کیا چاہیئے کہ کیسے عمدہ اخلاق آپ کے تھے روایت ہی کہ ایک شخص نے ام المومنین رض سے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی کیفیت پوچھا اونہون نے فرماے کہ آپکا خلق قرآن تہا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین حق تعالی فرمایا ہی آپ مین وہ تمام اخلاق موجود تھے اور وضع آپ کی باوقار تھی جو شخص کہ پہلی مرتبہ آپ کو دیکہتا تھا تو ہیبت کہاتا پہر جب آپ کی صحبت سے شرف حاصل کرتا اور بات چیت کرتا تو آپ کی محبت اسکے دل مین آجاتی اور آپ ہر کسی سے جب کہ ملاقات کرتے تو پہلے آپ سلام کرتے اور منتظر اس بات کے نہ رہتے تھے کہ وہ شخص سلام کرے اور آپ ہر ایک سے کشادہ پیشانی کے ساتہہ اور مسکراتے ہوے ملاقات کرتے اور کبہی آپ کی زبان مبارک پر فحش یا کلام درشت جاری نہوتا احد جو کوئی آپ کو پکارتا لبیک یعنے حاضر ہون اصحاب مین آپ کبہی پانون نہ پہیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے تو کنارہ مجلس پر بیٹہہ جاتے قصد بالانشینی اور صدر محفل کا نہ فرماتے اگر کوئی شخص آپکا

ہاتھہ پکڑ لیتا جب تک وہ نچھوڑتا آپ نچھوڑاتے کبھی اور ایک راہ مین ایک جنگلی نے
آپ کی چادر پکڑ کے ایسا زور سے کھینچا کہ آپ اوسکے سینہ پر پلٹ گئے اور آپکی
گردن مین چادر کا نشان پڑگیا تب کہا اے محمد حکم کر کہ دیوین مجکو خدا کے مال سے
جو تیرے پاس ہی تب مسکرا ے حضرت نے اور حکم فرماے اوسکو دینے کا
اور کسی شخص کو آپ اپنے ہاتھہ سے نہین مارے مگر جہاد مین اور اپنی ذات کے
لئے کبھی آپنے بدلا نہین لئے اور کسی پر غضب نہین کرتے تھے مگر جب کہ حدود
الٰہی سے تجاوز ہوا وس وقت مین خدا تعالی کے واسطے ایسا آپ کو غضب ہوتا
کہ کوئی تاب نہین لاسکتا تھا اور بڈہی عورتین جو آپ کو اپنے کام کے لئے
ساتھہ لے لیتین آپ ساتھہ ہو لیتے اور کام کر دیتے اور ایک یہودی کا آپ پر کچھہ
دین تھا بوعدہ معینہ ہنوز مدت منقضی نہین ہوا تھا کہ اوسنے آکے تقاضا ے شدید
کیا جون جون وہ درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اوسنے کہا کہ تمہارے
خاندان مین ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہی اس بات کو سن کے حضرت عمر رض
بیتاب ہو گئے اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف مین نہوتا
تو مین تیری گردن مارتا آپ حضرت عمر سے فرماے کہ نہین چاہئے تھا کہ مجھہ سے
ادا کے لئے کہتے اور اوس سے تقاضا ے نرمی کے لئے کہتے اوس کو
زجر نہین چاہئے تھا جاو اوسکا قرض ادا کر دو اور بیس صاع اوس سے جھگڑنے
کے زیادہ دو اوس یہودی نے یہان تک حال دیکھا اوسی وقت ایمان

لایا اور کہا کہ مین نے کتب سابقہ مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین دیکہا ہی کہ جون
جون کوئی اوسسے درشتی کرے وہ نرمی کرین مجہے اوس صفت کا امتحان
منظور تہا سو ویسا ہی پایا آپ بے شک پیغمبر آخر الزمان ہین آپ کی نرم خوئی
یہان تک تہی کہ اوسکی تعریف مین حق تعالی نے فرمایا فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اللہ کی بڑی
مہربانی ہی کہ تم نرم خو ہوے مسلمانونکے لیئے اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتے تو بیشک لوگ
پریشان ہو جاتے تمہارے گردسے اور برکت کے لئے مدینہ کے لونڈی غلام
خادم برتن پانی سے لا کے درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوسمین ڈالدین
آپ اونکی خاطر سے اگرچہ جاڑے کے دن ہوتے ہاتہہ اون کے برتنون مین ڈالدیتے
باوجودیکہ بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تہی مجلس مین اصحاب سے بے تکلف بیٹہتے
اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع نہ ہوتین اگرچہ ظرافت کی ہوتین آپ کی
مجلس مین کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجہے تو
میرے بت نے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوے اونہون نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تہا
مین نے پرستش کے لئے ستو کا ایک بت بنایا راہ مین توشہ ختم ہوگیا مین نے
اوس بت کو توڑ کے کہایا سو مجہے تو بت نے یہہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی بہی جو حدیث
شریف مین مذکور ہوتی تہین آپ بہی کبہی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتے تہے
مگر سوائے سچ کے نہین فرماتے تہے ایک شخص نے آپ سے سواری مانگا

آپ نے فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوس نے عرض کیا کہ
مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپ نے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین
ہوتے تو کس کے بچے ہوتے ہین سو یہہ بات سچی تھی براہ ظرافت آپنے
اسطرح فرمایا ایک شخص تہا زاہر نام گانون مین رہتا تہا گانون کی چیزین بطور
ہدیہ کے حضور اقدس مین لایا کرتا تہا اور آپ اوسے شہر کی چیزین خرید کر دیا
کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ زاہر گانون کا آدمی ہمارا ہی اور ہم شہر کے
رہنے والے اوسکے ہین ایک دن زاہر بازار مین کچھہ چیز اپنی بیچ رہا تہا آپ
جاکے اوسکو پیٹھہ کے پیچھے سے اوٹھا لئے وہ غافل انجان تہا کہنے لگا کون
ہی چھوڑ دے جب اوس کو معلوم ہوا کہ آپ ہین تب پشت اپنی بدن مبارک سے
خوب ملادیا پہر آپ فرمائے کون مول لیتا ہی اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت
میری تو بہت کم ملے گی ۔ اونہون نے یہہ بات اسواسطے کہی کہ وہ سیاہ فام
تھے اور صورت اچھی نہ تھی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لیکن
خداتعالی کے پاس تم کم قیمت نہین یعنی تم بیش قیمت اور مقبول خدا ہو غرض
ایسی باتین ظرافت کی آپ واسطے خوش کرنے مسلمانون کے فرماتے تھے
اور آپ اپنے کام اپنے ہاتہہ سے کرلیا کرتے تھے جیسے اپنی بکری کا دودھ
دوہ لینا اور کام گہر کا کر لینا اور حضرت انس بن مالک آپ کے خادم تھے
وہ کہتے ہین کہ مین نے دس برس آپ کی خدمت کیا قسم ہی خدا کی کہ منہ پر

اور حضر مین جسقدر کہ مین آپ کا کام کرتا تہا آپ میرا کام اوس سے زیادہ
کر دیتے تھے اور دس برس کے عرصہ مین آپ نے مجھکو کبھی جھڑکا ہی
نہین اور کبھی اف نہین کہے اور کبھی یہہ نہ کہے کہ فلانا کام کیون نہین کیا
اور آپ واسطے تواضع کرنیکے سوار ہوا کرتے تہے کبھی خچر پر اور کبھی
دراز گوش پر اور بعضے وقت گہوڑے پر اور اونٹ پر اور آپ اصحاب کے
ساتھہ کام مین شریک ہو جاتے تھے ایک سفر مین اصحاب نے ایک
بکری ذبح کری اور اوسمین تمام کام تقسیم کر لئے ایک نے کہا کہ کہال کو مین
صاف کرونگا ایک کہا گوشت مین بناونگا ایک کہا مین پکاونگا آپ فرمائے
کہ مین لکڑیان جنگل سے لاونگا ہر چند اصحاب مانع ہوے آپ فرمائے
کہ خدا تعالی ناپسند کرتا ہی کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہو کر بیٹھے پھر
آپ جنگل سے لکڑیان اوٹہا کر لاے اور جب آپ مسجد کو جاتے تو اصحاب
بیٹھے رہتے اور کہڑے نہ ہوتے اسواسطے کہ آپ اونکو اجازت دے رکھے
تھے کہ کہڑے نہ ہوا کرین آپ شفقت کے سبب روادار نہ تہے کہ ہر بار
کہڑے ہووین اور اونکو تکلیف پہونچے اور آپ مسکینوں سے بہت محبت
رکہتے تہے اور ہر ایک غریب او امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول کرتے
اور عزت والون کی توقیر فرماتے اور ہر ایک سے اوسکے مرتبے کے موافق
معاملہ کرتے اور اپنے اصحاب کو بہت دوست رکہتے تہے جو بیمار ہوتا اوسکی

سکے دیکھنے کو جاتے اور غم زدونکے اوسکے واسطے ماتم پرسی سے لئے تشریف لیجا
تے اگر کوئی ہدیہ لاتا تو قبول فرماتے اور اکثر اوسکا بدلا بلکہ اوس سے زیادہ
بدلا کر دیتے اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو ہوتی اور ہر ایک مجلس مین سو سو بار استغفار
کرتے اور نماز لمبی پڑہتے اور خطبہ چھوٹا پڑہتے اور بہت نمازان پڑہتے اوس
تہجد مین ایسا قیام کرتے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے لوگ عرض کرتے کہ
آپ اتنی محنت کسواسطے کرتے ہین خدا تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ
معاف کیا ہی آپ فرماتے کہ جب اللہ تعالی مجھپر ایسی عنایت کیا ہی تو کیا مین بندہ
شکر گزار نہون اور شکر ادا نہ کرون اور آپ جب ہنستے تو مسکراتے کبھی آواز سے
نہین ہنستے تھے اور بات ایسی فرماتے تھے کہ سننے والا اچھی طرح
سے سمجھ لیوے اکثر بات کو تین تین بار مکرر فرماتے کہ سننے والا خوب
سمجھے اور ہر ایک سے اوسکی سمجھ کے موافق بات فرماتے اور اللہ تعالی آپ کو
ایسا کلام عنایت فرمایا تھا کہ اوسکی عبارت تہوڑی اور معنی بہت ہون جیسا کہ آپنے
فرماے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی سب عمل موافق نیت کے ہین
یعنی جیسی نیت ہوگی ویسا ہی عمل کا پہل ملیگا اس حدیث سے سیکڑون مسئلے
دین کے اور دنیا کے نکلتے ہین اور عالمون سے ایک دفتر اسکی شرح مین
لکھے ہین اور فرماے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ
یعنی آدمی کے اسلام کی خوبی اسمین بات مین ہے کہ جس بات مین کچھ فائدہ

نہ کرے فقط یہہ حدیث بہی سیکڑون امور دینی اور دنیوی مین کام آتی ہی اسیطرح
بہت سی حدیثین ہین اور شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سے غالب تھے
شجاعت کا یہہ حال تہا کہ جنگ حنین مین جس وقت کہ ابتدا مین لشکر کو ہزیمت
ہوئی تھی آپ نے دلدل کو آگے بڑہاے اور رجز پڑہنے لگے اَنَا النَّبِيُّ
لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی مین نبی ہون جہوٹ نہین ہین بیٹا عبد المطلب
کا ہون اور جو جگہ زیادہ خوف کی لڑائی مین ہوتی آپ وہین کہڑے ہوتے اور
صحابہ لوگ آپ کی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہہ حال تہا کہ کسی وقت کسی سوال کرنے والے
کو نہین کا لفظ نہین فرماتے تھے بلکہ حتی المقدور اوسکا مطلب پورا کرتے تھے اور
جو نہو سکتا تو نرمی اور خوش اخلاقی سے جواب دیتے تھے اور ایسا خرچ کرتے
کہ فقر اور ناداری سے ہرگز خوف نہین کیتے یہانتک کہ بعض کفار جیسے صفوان
بن امیہ بسبب آپ کی سخاوت کے مسلمان ہوگئے اونکے حق مین آپ کی سخاوت
ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہین ہی اور سب
عادتون مین تواضع اور فروتنی کیا کرتے کہانے پینے مین نشست غریبونکی
طرح رکہتے تکیہ لگا کے نہ کہاتے اور فرماتے کہ مین بندہ ہون بندون کی طرح
کہاتا ہون اور کہانے کو کبھی برا نہ کہتے پسند ہوتا تو کہا لیتے نہین تو اوٹہا دیتے
اور دودہ اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپکو
بہت پسند تہا مرغ کا گوشت بہی آپنے کہاے ہین اور بسم اللہ کہکر کہاتے

اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدہے ہات سے کہانا کہاتے
اور بائین ہات سے استنجا اور ناک جہاڑنا وغیرہ کیا کرتے اور جس چیز مین کو بو
بد آوے جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز وغیرہ اوسکو نہ کہاتے اور ناپسند فرماتے
اور مسواک کو بہت دوست رکہتے اسواسطے کہ باعث ہی صفائی اور لطافت
کا اور سواری مین آپ کو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑے کی پیشانی
پر پہیرتے اور فرماتے کہ گہوڑے کی پیشانی ست برکت بندہی ہی اور
نہ سنا کسی نے آپ سے کوئی بیہودہ بات اور نہ لعنت اور نہ گالی لاکن
غصہ کرنیکے وقت فرماتے کیا ہوا ہی اسکو خاک آلودہ ہو پیشانی اسکی فقط
ایک دن کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد دعا کیجئے مشرکون
کے حق مین تب فرماتے کہ مقرر مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنے والا لیکن
بہیجا گیا ہون واسطے رحمت عالم کے۔ اور تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت حیا والے جب دیکہتے کوئی ناپسند کام کو تو پہچانی جاتی شرم چہرہ
مبارک سے آپ کے مذکور ہوئین یہہ احادیث کتاب مشکوۃ شریف
کے اور اخلاق کریم آپ کے ایسے ہی نہایت ہین کہ سیکڑون کتابین اسکے
بیان سے بہری ہوئی ہین لاکن شمار کرنا تمام اخلاق کریم آپکا دشوار ہی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ بِاَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ اَتَمِّھَا وَاَکْمَلِھَا

فصل ہفتم بیان مین شمائل مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مشکوٰۃ شریف وغیرہ معتبر کتابون سے ہے کہ قد مبارک آنحضرتؐ کا میانہ تہا نہ بہت لانبا
تہا اور نہ بہت کوتاہ تہا لاکن فی الجملہ لمبائی سے قریب تہا اور جس مجمع مین آپ
کہڑے ہوتے تھے سب سے بلند معلوم ہوتے تھے یہ آپکا معجزہ تھا
اور رنگ مبارک سرخ وسفید تہا اور ساتہہ نمکینی اور ملاحت کے تہا بعضی روایات
مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پوچہین کہ آپ زیادہ
خوبصورت ہین یا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہم السلام آپ نے فرمایا کہ آنا
اَمْلَحُ وَاَخِي يُوْسُفُ اَصْبَحُ یعنی مین گورا نمکین ہون اور بہائی یوسف خوب
گورے تھے۔ اہل نکات کہے ہین کہ نمک کہانے کو بامزہ کرتا ہی اور دوسری
چیزوان کو اپنا مزہ دیتا ہی جب کہ حق تعالی کو منظور تہا کہ آپ کے فیض سے ایک
عالم کو صاحب معرفت کرے اس لئے آپ کے رنگ مبارک مین ملاحت
عنایت فرمایا کہ ظاہر نشان باطن کا ہوتا ہی اور سر مبارک بڑا تہا اور موے مبارک
خوب سیاہ تہے اور نرم تھے تہوڑے بہرے ہوے تھے نہ بہت گہونگر والے
نہ سیدہے کہڑے ہوے کبہی دوش مبارک تک ہوتے اور کبہی نرمۂ گوش تک
ہوتے اور بالون کو آپ دونو طرف سے صاف کرتے تھے جیسا مانگ بیر مبارک
مین ظاہر ہوتی اور گوش مبارک نہ بہت بڑے تھے کہ بدنما ہون اور نہ چہوٹے
تہے متوسط خوشنما تھے اور پیشانی مبارک کشادہ کہلی ہوتی روشن تہی ابروے
مبارک باریک تہی کمان کی صورت پر ملی ہوئی معلوم ہوتی تہی مگر ملی ہوئی نہ تہی

پہیر فرق تہا دونون ابرو کے درمیان مین ایک رگ تہی کہ غصے کے [illegible]

پہول جاتی تہی اور چشمان مبارک بڑی تہین اور سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تہی اور

پتلیان خوب سیاہ تہین اور بغیر سرمہ لگانے کے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ

لگا ہوا ہے اور مژگان شریف بڑی تہین اور خوب صورت تہین اور رخسار مبارک نرم تھے

پرگوشت تھے لیکن نہ پہولے ہوئے اور نہ دبے ہوئے بینی مبارک بلند اور

نورانی تہی دہن مبارک بڑا تہا لیکن نہ بہت فراخ تہا کہ بدنما معلوم ہووے لبہائے

مبارک بہت خوبصورت تھے دندان مبارک سفید و روشن تھے بوقت کلام

نور آپ کے دانتون سے نکلتا معلوم ہوتا تہا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی

کے معلوم ہوتی تہی اور دندان مبارک مین کشادگی تہی آگے کے دانتون مین

کہڑکی تہی باتان کرتے وقت اوسمین سے نور نکلتا ہوا ظاہر ہوتا تہا اور چہرۂ

مبارک نہ لانبا تہا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو لاکن مانند چودہوین رات کے چاند کے

درخشان بلکہ چودہوین رات کے چاند کی خوبی آپ کے چہرۂ مبارک کی خوبی

کو نہین پہونچتی تہی چنانچہ حضرت جابرؓ نے کہا کہ مین نے چاندنی رات مین حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکہتا تہا اور چاند کی طرف

دیکہتا تہا سو قسم ہے اللہ کی کہ چہرۂ مبارک چاند سے اچہا تہا اور ریش مبارک بہری

ہوئی تہی گہنے بال سینے کو پر کرتے تہے اور گردن مبارک بہت خوبصورت

تہی جیسے مورت کی گردن سانچے مین ڈہلی ہوتی ہے خوب صاف و شفاف تھی

اور دوش مبارک پر گوشت خوبصورت تہی اور دونون کندہون مین فرق تہا اور دست
مبارک لمبے تھے اور جوڑ ہاتون کے اور کندہون کے بڑے قوی اور مضبوط
تھے بلکہ سارے بدن مبارک کے جوڑ ایسے ہی تھے اور کف دست مبارک
پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم تہی کہ کسی مخمل اور اطلس کی نرمی اوسکی نرمی
کو نہین پہونچتی تہی اور نعلین آپ کی سفید تہین خوشبوان سے آتی تہی اور بال اوپر انکے
نہین تھے اور سینہ مبارک چوڑا تہا اور پشت مبارک گویا چاندی کی ڈہلی ہوئی
تہی اور اونگلیان دست مبارک کی لمبی اور خوش نما تہی اور درمیان دونون
کندہون کے مہر نبوت تہی اور وہ گوشت پارہ تہا اور ابہرا ہوا مانند بیضیہ کبوتر کے
گرد اوسکے تلان تہین اور آپکے ہاتون پر اور کندہون پر اور سینے پر اور پنڈلیون پر
بال چہوٹے چہوٹے خوشنما تھے اور ایک خط باریک بالون کا سینے سے تا
بناف بہت خوش نما تہا اور سواے اسکے بدن مبارک پر بال نہین تھے اور شکم
مبارک ایسا صاف اور شفاف اور نرم تہا کہ گویا کاغذ شفاف کے تختے تہہ کئے
ہین اور سینہ اور شکم مبارک برابر تہا نہ اونچا تہا اور نہ دبا ہوا کہ بدنما معلوم ہووے
اور ساق مبارک ہموار اور صاف اور گول تہی فی الجملہ باریکی اونمین تہی اور قدم
مبارک کی کف پا پر گوشت تہی اور بیچ سے خالی تہی اور اونگلیان پاے مبارک
کی قوی اور خوشنما تہین اور انگوٹہے کے پاس کی اونگلی انگوٹہے سے بڑی تہی
غرض تمام خوبیان اور لطافتان جیسے کہ چاہیئے بدن مبارک مین اور ہر ایک

عضو مین آپ سے ہین کہ تمام خوشبوؤن پر فوقیت رکھتے تہے گویا کہ سب
آپ مین جمع تہا **بیت** خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات **ع** آنچہ خوبان ہمہ
دارند تو تنہا داری **ع** پس پشت سے بہی آپ کو ویسا ہی نظر آتا تہا جیسا کہ سامنے
سے نظر آتا تہا اور بہید اس کا یہہ ہی کہ آپ کا بدن مبارک نور تہا مانند شمع کے
کہ مُنہ اور پشت اوس کا ایک ہوتا ہی اور جو چیز کہ اوسکے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن
اور ظاہر ہو جاتی ہی اور آپ کو سایہ نہین تہا اس سلئے کہ جسم کثیف ظلمانی کو سایہ
ہوتا ہی آپ کو جسم لطیف نورانی تہا مولانا جامی نے اس بات مین خوب نکتہ
کہا ہی **قطعہ** پیغمبر ما نداشت سایہ **ع** تا شک بدل یقین نیفتد **ع** یعنی ہر کس کہ پیرو اوست
پیدا است کہ بر زمین نیفتد **ع** اور آپ کے جسم مبارک سے خوش بو آتی تہی جو شخص
کہ آپ سے مصافحہ کرتا تمام روز اوسکے ہاتہہ مین خوشبو آتی اور عرق آپکا ایسا
خوش بو تہا کہ بعضی بی بیان شیشے مین جمع کرکے رکہتی تہین دولہنون کو سجا کر
عطر کے لگاتی تہین وہ خوشبو تمام خوشبوئیون سے بہتر رہتی تہی چنانچہ ایک عورت
کو کچہہ میسر نہ تہا اپنی بیٹی کو دولہن بناکے وہی عرق مبارک لگائی تہی سو پیڑہی
پشتون تک اوس کی اولاد مین خوشبو رہی اوس کے محلہ کا نام محلہ خوشبو دار ہوا
سو یہہ بات مشہور ہی اور جس کوچہ مین سے آپ تشریف لیجاتے تہے وہان خوشبو
آتی تہی جو شخص وہان جاتا پہچان لیتا کہ آپ یہان سے تشریف لیگئے ہین اور جب
جہان قضای حاجت کو بیٹہتی وہان سے خوشبو آتی تہی اور زمین آپ کے فضلہ

آپنے ایک برتن مین پیشاب کئے تھے ام ایمن نام ایک زن نے ہر گز نہ جانی
کہ پیشاب ہے اوسکو پی لی آپ نے سنکے فرماے کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا چنانچہ
اوسکے پیٹ مین جو ہمیشہ سے درد رہا کرتا تہا بالکل دفع ہوگیا اور علما نے لکھے ہین
کہ بول و براز آپکا نجس نہین تہا امام اعظم کا مذہب یہی ہی دنیا کی تمام چیزون مین آپ کو
خوشبو پسند تہی اس لئے کہ آپ کے ہم جنس تہی اور عورتان اور اچہا کہانا بھی پسند
تھا اللہ تعالی آپ کو چالیس مرد کی قوت دیا تہا آپ نے خوشبو اور اپنی بی بیون سے
تو رغبت سکئے لاکن طعام سے حظ نہ اٹھاے بلکہ آپ نے قصداً بہوکے رہتے
تھے یہان تک کہ شکم مبارک پر پتھر باندہتے تھے باوجود ایسے بھوکے رہنے
کے مباشرت نسا پر ایسے قادر تھے کہ ایک رات مین تمام ازواج مطہرات کے
پاس ہوکر آتے تھے یہہ از قسم معجزہ ہی کہ بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی طاقت
کے واسطے محتاج کھانے کے نہ تھے اسواسطے آپکو طی کا روزہ رکہنا جائز
تھا اور امت کو جائز نہین ہی آپ نے فرماے کہ تم مین کون مجھہ سا ہی مین خدا کے
پاس رات کو رہتا ہون خدا تعالی مجھے کھلا پلا دیتا ہی یعنی غذاے روحانی کے
سبب سے دنیا کے کہانے کی حاجت نہین ہوتی تہی اور مکھی بدن مبارک پر
نہین بیٹھتی تھی جس جانور پر آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے وہ
جانور بول و براز نکرتا اور جامۂ مبارک مین جون وغیرہ نہ پڑتی تہی آب دہن مبارک

ب دہن مبارک سے کہاری پانی کے کنوے شیرین ہو جاتے اور جس شیرخوار
فل کے منہہ مین پڑتا بہتر از شیر مادر قوت دیتا تمام دن اوسکو دودہ پینے کی حاجت
ہوتی اور سوتے وقت اگرچہ آنکہین آپ کی بند ہوتین دل آپکا بیدار رہتا تہا
شخص آپ کے پاس باتان کرتا سب سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہین
اتا تہا اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تہی غرض تمام اقسام کی خوبیان
درکمالات ظاہر کے اور باطن کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین موجود تہے
ن کی تفصیل مین بہت مجلد معتبر کتابان بہری ہوئی ہین اونکا شمار کرنا بہت
شوار ہے لاکن واسطے تبرک کے چند اوصاف اور شمائل مبارک بطریق نمونہ
کے بیان مین آئے۔

خاتمہ بیان مین فضائل اور ثواب اس اُمت کے فرمایا حق تعالی نے
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
یعنی کہو ای رسول اللہ کے کہ اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ کو تو اطاعت کرو میری
سبب دوست رکہیگا تمکو اللہ اور بخش دیگا تمکو تمہارے گناہون کو اور اللہ
بخشنے والا اور بڑا مہربان ہی اور فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ یعنی کہ تم بہتر ہو
سب اگلی اُمتون سے ظاہر کئے گئے ہو تمکو واسطے نصیحت کرنے لوگون کے
حکم کرتے ہو تم اچہے کامون کا اور منع کرتے ہو تم برے کامون سے اور